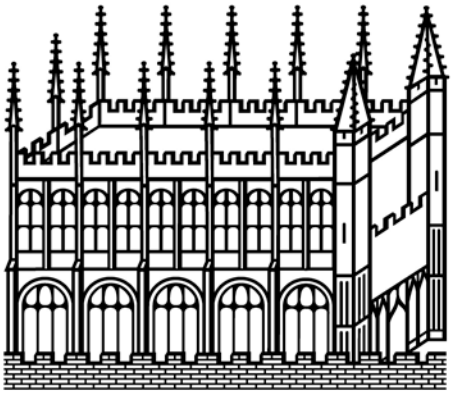


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.



INDIAN INSTITUTE

اشتہار

یہ کتاب ایکٹ بستم سنہ ۱۹۴۷ء

کے مطابق داخل بہی رجسٹری

ہی کوئی صاحب بے اجازت

راقم چھاپنے کا قصد نفرمائین

العبد

نذیر احمد وفقہ اللہ التزود لغد

دوسرے مکان مین چلی گئی نہین وہان جاکر بات بات کا حساب دینا ہوگا
زبان جھوٹ اور غیبت اور قسم اور فحش اور بیہودہ بکواس کیواسطے جوابدہی
کریگی آنکھ نظر بد کی سزا پائیگی کان کو کسیکی بدی اور راگ سننے کے عوض
مین گوشمالی دیجائیگی۔ ہاتھ نے کسی پر زیادتی کی ہی یا پرایا مال چرایا ہی
کاٹا جائیگا۔ پاؤن اگر بیراہ چلا ہی شکنجہ مین کسا جائیگا بڑا ٹیڑھا وقت
ہوگا۔ خدا ہی اپنے فضل سے بیڑا پار کرے تو ہوسکتا ہی جسکو ان باتون
سے فراغت ہو وہ کیسکے مرنے پر غم کرے یا کیسکے پیدا ہونے پر خوش
ہو تو بجا ہی لیکن دنیا مین کوئی ایسا ہی جو اپنی عاقبت سے بے فکر
ہو چکا ہو۔ اصغری اپنی خبر لو اور اوس دن کیواسطے سامان کرو جہان سوائے
عمل کے کچھ کام نہ آئیگا اور دعا کرو کہ خداوند عالم اپنے دوست
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے طفیل سے ہم سب کا انجام بخیر کرے۔ والدعا

گنہگار دوراندیش خان

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ علی احسانہ کہ کتاب لاجواب فیض انتساب پسند خاطر اولی الالباب
ہر دل مانوس مرآۃ العروس حسب اجازت مصنف عالی منزلت مطبع فیض منبع
جناب معالی القاب نامی و گرامی جمہور منشی نولکشور واقع کانپور مین اہتمام
فرخندہ فرجام منصرم ماکمال لالہ بشیشر دیال سے ماہ مئی ۱۸۸۱ عیسوی مین چھپی

ہین بھی اس امید کو دل مین جگہہ ندین کہ اولاد بڑی ہوکر اس پرورش کے
عوض کبھی ہماری خدمت کریگی یہ امید پیدا کرنا سخت درجہ کی نادانی ہی
بلکہ یہ سمجھنا چاہیے کہ خدا نے جو ہمارا مالک ہی انکی پرورش کی خدمت
ہمسے متعلق کی ہی ہم اولاد کو پالنے مین اوسکے حکم کی تعمیل کرتے ہین
یہ باغ خدا کا ہی اور ہم اوسکی طرف سے اس باغ کے مالی ہین اگر باغ کا مالک
کسی درخت کو قلم کرنے یا کاٹ ڈالنے کا حکم دے مالی کو یہ کہنے کا کب
منصب ہی کہ مین نے اس درخت کو بڑی محنت سے پالا ہی یہ کیون کاٹا اور
قلم کیا جاتا ہی دنیا کے تمام تعلّقات صرف اتنے واسطے ہین کہ آدمی ایک
دوسرے کو فائدہ پہونچائے ہم چند روز کے واسطے کسی مصلحت سے اس دنیا
مین بھیجے گئے ہین اور یہان ہمکو کسیکا باپ کسیکا بیٹا کسیکا بھائی بنا دیا ہی
اسواسطے کہ لوگ ہماری اور ہم لوگونکی مدد کرین اور صلحکاری اور سازگاری
مین اپنی زندگی جو مقرر کردی گئی ہی پوری کرجائین دنیا ہمارا گھر نہین ہی ہمکو دوسری
جگہہ جاکر رہنا ہوگا نہ کوئی ہمارا ہی نہ ہم کسیکے ہم اگر کسیکے باپ ہین تو صرف چند روز
کیواسطے اور اگر کسیکے بیٹے ہین تو بھی چند روز کیواسطے اگر ہم کسیکو مرتا دیکھین تو
افسوس کی کیا بات ہی افسوس تو جب کرین جب ہم یہان بیٹھے رہین ہمکو خود وہی
سفر درپیش ہی نہین معلوم کس گھڑی بلاوا ہو اور چلنا ٹھہر جائے پھر سب سے مشکل یہ ہی
کہ مرنا صرف یہی نہین ہی کہ بدن سے جان نکل گئی گویا روح ایک مکان سے

اوسکے بیٹون نے لی تو کیا اور اگر مال لاوارث قرار پاکر سرکار مین گیا تو کیا
یہ دولت عاقبت مین کچھ بکار آمد نہین مگر اوسی قدر جو خدا یتعالی کی راہ
مین ہم خود صرف کر جائین یا ہمارے بعد ہمارے نام سے خدا یتعالے کی
راہ مین صرف ہو جب ہمنے دولت کو خود صرف نکیا اور ایسا ضروری
کام اولاد کے ذمہ چھوڑ گئے تو ہمسے زیادہ کوئی احمق نہین جو اولاد مان
باپ کا اندوختہ مفت مین پا جاتے ہین ہرگز اونکو اوسکے خرچ کرنے مین دریغ
نہین ہوتا آدمی اوسی روپیہ کی قدر کرتا ہی جسکو وہ خود اپنی قوت بازو اور
عرق ریزی سے پیدا کرتا ہی اور بے محنت جو روپیہ ملتا ہی اوسکا حال یہی
ہوتا ہی کہ مال مفت دل بیرحم البتہ اولاد ناچ رنگ سیر تماشے مین خوب دولت کو
اوڑائینگی لیکن چاہیے کہ باپ کے نام پر جرے کے دلیے پر فاتحہ تک بھی دلائے
گیا مذکور کیا ایسی مثالین دنیا مین سیکڑون ہزارون نہین ہین کہ لوگ تجمل
اور خست سے عمر بھر جمع کرتے رہے اولاد نے دولت پاتے ہی وہ گلچھرے
اوڑائے کہ چند روز مین باپ کا اندوختہ عمری فنا کر دیا مصرع
اللہ اللہ کہ تلف کردو کہ اندوختہ بود ۔ اس بیان سے ظاہر ہوگا کہ جس قدر
تعلق اولاد کے ساتھ ہمنے اپنے دل سے بڑھا لیا ہی وہ ہمارے حق مین
نہایت ضرر کرتا ہی ہمکو اولاد کے ساتھ اسی قدر تعلق رکھنے کا حکم ہی کہ جب تک
وہ ہماری مدد کے محتاج رہین اونکو پرورش کرین اور اس پرورش کرنے

صاحب جو تشریف لائے تو اونکے دماغ نہین ملتے جب تک سسرے سے
جوتیان سیدھی نکرالین ہاتھ تک نہین دھوتے کھانے کی کون کہے چوتھی
نہین ہوئی کہ میان بیبی مین جوتی بیزار ہونے لگی بیٹی کی بیٹی ہی اور لڑائی کی
لڑائی مول لی پھر یہ نہین کہ کچھ ایک دن کی ہی نہین بس عمر بھر کو مصیبت کا چرخہ
چلا بیٹی کی اولاد ہونی شروع ہوئی ماں بے دامونکی لونڈی بے تنخواہ کی دایہ
عمر بھر اپنے بچے پالنے کی مصیبت جھیلتی رہی اب خدا خدا کر کے دو برس سے
آرام نصیب ہوا تھا بیٹی کے چینگلے پوتے سنبھالنے پڑے اور اگر بہو آئی تو
فساد کی گانٹھ لڑائی کی پوٹ ساس کو تو جوتی کے برابر نہین سمجھتی نندون کا
دم ناک مین کر رکھا ہی نہ جیٹھ کا حجاب نہ سسرے کا ادب عورت ہی کہ مردون کی پگڑی
اوتارے لیتی ہی خدا پناہ مین رکھے بیٹے نالائق کو دیکھیے کہ بی بی دی تو یہ آفت برپا
کر رکھی ہی یہ مردود بی بی کی حمایت کرتا ہی اور اولٹا ماں باپ سے لڑتا ہی یہان تک
کہ بیچارے ماں باپ گھر چھوڑ الگ کرائے کے مکان مین جا رہے۔ یہ نتیجہ اس وقت
کی اولاد سے ماں باپ کو ملتا ہی۔ بہت کم ہین وہ لوگ جو اولاد سے راحت
پاتے ہین پس ہم لوگ اپنی بیوقوفی سے اولاد کی کیا تمنا کرتے ہین گویا آفت
اور مصیبت کو آرزو کر کے بلاتے ہین اب رہا یہ خیال کہ مال و دولت کا کوئی
وارث ہو اس وجہ سے اولاد کی تمنا کیجاے یہ خیال جیسا مہمل اور بیہودہ اور
لچر اور خرافات ہی ظاہر جب آدمی خود دنیا سے اوٹھ گیا تو اوسکی دولت اگر

بھائی نیا جوڑا سوا کھانے کو چار ٹکے پیسے یہانتک بھی غنیمت ہی اب
ماں باپ چاہتی ہین کہ لڑکا کام سیکھے پڑھے اور لڑکا پاجی ہی کہ پڑھنے کے نام سے
کوسون بھاگتا ہی جب تک مکتب کے چار لڑکے نا نگ کر نہ لیجائین جانا قسم ہی اور وہان
گیا اوستاد کی آنکھ بچی کہین چوراہے جا نکلے کہین نہر پر کھڑے گیڑیان کھیلتے ہین
کہین بازارون مین خاک چھانتے پھرتے ہین اور ذرا بڑے ہوئے ماں باپ کو جواب
دینے لگے بچون کی صحبت بدمعاشون کا ساتھ نہ ناچ کا پرہیز ہی نہ بری صحبت سے
گریز باپ دادون کو بدنام کرتے پھرتے ہین اسطرح بعضے شاطر بدمعاش چور
جواری شراب خوار ہو جاتے ہین اب اولاد بیاہنے قابل ہوئی تمام شہر
چھان مارا کہین ڈھب کی بات نہین ملتی مشاطہ پاؤن توڑ توڑ کر تھکی میل ملاپ
والے ہار کر بیٹھ رہے کنبے کے لوگ ایک ایک سے کہہ چکے کوئی ہامی نہین بھرتا
ایک خرابی ہین جان ہی ماں بیچاری کہین منتین مانتی پھرتی ہین کہین کھڑی فال گوش
لے رہی ہین کہین گڑیا کا بیاہ ہو رہا ہی پانچون وقت دعا ہی الہی غیب سے کیسکو
بھیج خدا خدا کر کے نسبت نا ٹھہرا تو ایسی جگہہ کہ یہان ماں بیچاری کے پاس
چاندی کا تار تک نہین سمدھیانے والے چھکے کے بالے مانگتے ہین کسیطرح
اپنے تئین بیچکر بیاہ کیا چڑیا کی جان گئی کھانے والے کو مزہ نملا جیسا ہی
کہ پھنکا پھنکا پھرتا ہی سمدھن کہتی ہین اونی کیا دیا ایسی نہوت مین بیٹی
جننی کیا ضرور تھی کوئی چیز خاطر تلے نہین آتی بات بات مین طعنہ ہی داماد

پردادا اور سکڑ دادا گون بزرگ تھے دوسرے لوگونکو اونکے مُردونکی ہڈیان اوٹھانے
کی کیا ضرورت ہی پس کا بفرض نام چلا بھی تو ایک یا دو پشت آگے خیر صلاح اور ایک
یا دو پشت نام چلنا بھی صرف خیالی بات ہی دس برس سے مین پہاڑ پر ہون ہزارون
آدمی مجھکو جانتے ہین اور ہزارون کو مین جانتا ہون لیکن نہ وہ میرے باپ کو جانین نہ
مین اونکے باپون سے واقف ہون نہ کچھ باپکا نام بتانے یا پوچھنے کی کبھی ضرورت واقع
ہوتی ہی دوسری وجہ تمنای اولاد کی یہ فائدہ ہی کہ بڑھاپے مین مددگار رہون لیکن یہ
خیال بھی محض واہیات ہی یہ کیونکر یقین ہی کہ اونکے بڑے ہونے تک ہم جیتے رہینگے
یا ہمارے بڑھاپے تک یہ زندہ رہینگے اور بالفرض زندگی کا اتفاق بھی ہوا تو اولاد
کا مددگار ہونا محض خیالی بات ہی اِن وقتون مین ہم ایسی اولاد بہت کم پاتے
ہین جنکو مان باپکا ادب ملحوظ ہوتا ہی یا جنکو والدین کی خدمتگذاری کا خیال
ہوتا ہی ادب اور خدمتگذاری تو درکنار اب تو اکثر اولاد سے مان باپ کو ایذا اور
تکلیف پہونچتی ہی جس اولاد کی لوگ تمنا کرتے ہین شروع سے آخر تک اونکے ہاتھون
سے رنج پاتے ہین جب تک بچے چھوٹے ہین ہاپنا ایک مصیبت آج آنکھین دُکھتی ہین
کبھی پسلی کا دُکھنا ہی کبھی دانت نکلتے ہین کبھی چیچک نکلی ہی خدا خدا کر کے بڑے ہوئے
تو اونکے کھانے کپڑے کی فکر آدمی نہین معلوم کس حالت مین نوکر ہی یا نہین بیاہا
پاس ہی یا نہین اونکو جہان سے ہوسکے دینا ضرور مان باپ کو فاقہ ہو تو ہو اونکو سوداسلف
کچھ نہو تو بھی دمڑی روز کے چنے چاہیین عید ہو تو عید ہو میلہ ہو تیوہار ہو لاؤ

نہین بلکہ خداوند عالم جو بڑا دانشمند ہی اوسکا انتظام چاہتا ہی کہ ضرور ماں باپ
اپنی اولاد کی محبت ہو اولاد چند سال تک محتاج پرورش ہوتی ہی تاکہ اولاد کی
پرورش اچھی طرح ہو ماں باپ کو اولاد کی محبت لگا دی کہ اس محبت کی لگاؤ سے بچونکو
پالین اور بڑا کرین یہانتک کہ بڑی ہو کر خود دنیا مین رہنے سہنے لگین پس ماں
باپ پرورش اولاد کیواسطے اونکے خدمتگذار ہین پس اولاد کا پالدینا صرف اتنا
تعلق تو خدا کی طرف سی ماں باپ کو دیا گیا باقی یہ کھیڑے کہ اب اولاد کی تمنا ہی
نہین ہی تو دوا ہی اور علاج ہی اور تعویذ گنڈہ ہی عمل ہین اور دعا ہی یا اولاد ہوئی
تو یہ فکر ہی کہ بیٹی ہون بیٹیان نہون یا جو ہون نہ رہین یہ خود انسان کی اپنی
ہوس کے قصے ہین رہی یہ بات کہ اولاد کی تمنا جو آدمی نے خدا کی مرضی سی زیادہ
اپنے دل مین پیدا کی کس وجہ سی ہوتی ہی بیشک فائدہ اور غرض کیواسطے ہوتی ہی
لیکن فائدے کئی قسم کے ہین بعض یہ سمجھتے ہین کہ اولاد سے نام چلتا ہی بعض کو یہ خیال
ہوتا ہی کہ بڑھاپے مین ہمارے مددگار ہونگے بعض کو یہ تصور ہوتا ہی کہ ہمارا مال و دولت
ہمارے بعد لینگے اب ان خیالات پر غور کرو کس قدر بیہودہ اور غلط ہین نام چلنا
کیا معنی کہ لوگ یہ جانین کہ یہ فلانے کے بیٹے فلانے کے پوتے ہین اول تو
جب ہم خود دنیا مین نہ رہے تو اگر کسی نے ہمکو جانا تو کیا اور نہ جانا تو کیا علاوہ اسکے
غور کرو کہ کہانتک نام چلتا ہی کسی آدمی سے اوسکے باپ دادون کے نام پوچھو شاید
دادی تک تو سب کوئی بتا سکیگا اس سے اوپر خود اولاد کو نہین معلوم کہ ہمارے

تعلق قوی ہی اوسی قدر رنج زیادہ۔ نانی کی بھتیجی کی خالہ کی بہو کی پھوپھی کی
بھانجی اگر مری تو کیا دور کا واسطہ دور کا رشتہ بلکہ رشتہ ناتہ پر کیا موقوف ہی
محبت ملاپ مین بھی رنج ہوتا ہی اب سوچنا چاہیے کہ دنیا مین ہمکو کس سے زیادہ
تعلق ہی اسکے واسطے کوئی قاعدہ مقرر نہین قریب کا رشتہ ہوا اور سدا کی لڑائیان
سدا کا بگاڑ رہے تو ایسے رشتہ دار غیر داخل لیکن غیر ہی رشتہ نہین قرابت نہین محبت
ملاپ بہت کچھ وہ رشتہ داروں سے بڑھکر ہی پس ہر ایک شخص موافق اپنی حالت کے
خاص تعلق رکھتا ہی یہ دنیاوی تعلقات سب فائدے اور غرض سے ہوتی ہین اگر اپنا
سگا ہمارے فائدی مین خلل انداز ہو ضرور ہی کہ وہ ہمسے چھوٹ جائی اگر غیر آدمی ہمارے
کام آوے ضرور ہی کہ وہ ہمکو مثل اپنون کے عزیز ہو لیکن وہ فائدہ جس سے تعلق پیدا
ہوتا ہی ضرور نہین کہ روپیہ پیسہ کا ہو اگرچہ اکثر اسی قسم کا ہوتا ہی کبھی امیدوار
توقع سے بھی تعلق پیدا ہوتا ہی بہت لوگ ہمارے دوست ہین جو ہمکو کچھ دیتے نہین دیتے
لیکن یہ توقع کہ اگر کبھی ہمکو کسیطرح کی ضرورت ہو تو کام آنے والے ہین تعلق کے
پیدا ہونے کی وجہ ہوتی ہی مین اس بحث کو بہت طول دے سکتا ہون اور جس قدر
اس بحث کو طول دیا جاوی مناسب ہی لیکن اصل مطلب میرا اس خط مین صرف اولاد کے
تعلق سے بحث کرنا ہی اور اگر فرصت ملیگی تو انشاء اللہ اس تعلق پر ایک کتاب لکھکر
تمکو بھیجدونگا یہ تعلق جو اولاد سے ہی عام ہی کوئی ماں باپ بلکہ کوئی جانور تک
اس سے خالی نہین اس سے معلوم ہوتا ہی کہ صرف فائدہ اور غرض پر اسکی بنا

اور جبتک وہ چاہیگا اسی طرح یہ کارخانہ جاری رہیگا یہ دنیا صرف سات یا آٹھ
ہزار برس سے ہوا اور اسکی عمر بہت تھوڑی ہی یعنی اب قیامت بہت قریب ہی اور جلد تر
دنیا کو فنا ہونا ہی دنیا کی خانہ شماری سے ثابت ہوا ہی کہ ایک گھنٹے مین ساڑھے
تین ہزار آدمی کے قریب دنیا مین مرتا ہی یعنی ہر ایک پل مین ایک آدمی اوسی قدر
پیدا بھی ہوتا ہوگا اب حساب کرلو کہ صرف ایک مہینے مین کئی لاکھ آدمی دنیا مین
مرتے اور پیدا ہوتے ہین اور پھر غور کرو کہ سات ہزار برس سے یہی تار چلا آتا ہی یعنے
بیشمار آدمی اب تک دنیا مین مرچکے ہین پس موت ایک ضروری اور معمولی بات ہی
بڑے بڑے زبردست بادشاہ بڑے بڑے عالم بڑے بڑے حکیم یہانتک کہ بڑے بڑے پیغمبر جو
مُردون کو جلا سکتے تھے خود موت سے نہ بچ سکے دنیا مین جو پیدا ہوا ہی یہ خدا کا ضروری
حکم ہی کہ وہ ایکدن مرے پس اگر یہ حکم کسی دن ہمپر یا ہمارے کسی عزیز قریب پر جاری
کیا جائے تو ہمکو کوئی وجہ شکایت اور فریاد کی نہین یہ مضمون سرسری نہین ہی
اسکو خوب غور کرو اور جب تمکو موت کی حقیقت معلوم ہوجائیگی تو مجھکو یقین
ہی کہ تم میری طرح سمجھوگی کہ کسی کے مرنے پر رنج کرنا لاحاصل ہی اور بے سود ہی
کسیکی موت پر رنج کرنا تعلق پر موقوف ہی اگر ہم سُنین کہ ملک چین کا بادشاہ
مرگیا ہمپر اس خبر کا مطلق اثر نہین ہوتا اسواسطے کہ ہمکو اوس سے کچھ تعلق نہ تھا
بلکہ محلہ مین اگر کوئی غیر آدمی مرجائے جس سے کسی طرح کا واسطہ نہین تو ہمکو بہت
کم رنج ہوگا پس ہمکو رنج اوسی شخص کے مرنے کا ہوتا ہی جس سے ہمکو تعلق ہی اور جتنا

سدا خدا پر شاکر رہی کسینے کچھ کہا بھی تو یہی جواب دیا خدا کو جب منظور ہوگا تو
یون بھی وہ فضل کر سکتا ہی بتول کے مرنے کی خبر جب وزیر اندیشخان صاحب کو ہوئی
تو بہت مضطرب ہوئے اور اوس اضطراب مین بیٹی کے نام یہ خط لکھا۔ برخوردار
اصغری خانم کو بعد دعا کے معلوم ہو اس وقت دہلی کی خط سے مجھکو بتول کے انتقال کا
حال معلوم ہوا مین اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ مجھکو رنج نہین ہوا اگر میری
عقل اس قدر بیجا نہین ہوئی کہ نادان آدمیون کیطرح مین بیصبری کرون مجھکو بڑا
تردد تمھارا ہی عجب نہین کہ تمپر صدمہ بہت شاق ہوا ہو لیکن ہر ایک حالت مین انسان کو
عقل سے مشورہ لینا چاہیے عقل ہمکو اسیواسطے بخشی گئی ہی کہ رنج ہو یا خوشی ہم اپنی
عقل سے اوسمین بہتری نکالین دنیا کے حال پر غور کرنا نہایت ضرور ہی اور یہ غور فائدہ سے
خالی نہین زمین آسمان پہاڑ جنگل دریا انسان حیوان درخت لاکھون طرح کی چیزین دنیا مین
ہین اور دنیا کا ایک بہت بڑا بھاری کارخانہ ہی دنیا مین ایک معمول کے ساتھ آفتاب کا نکلنا
پھر رات کا ہونا اور چاند اور ستارون کا چمکنا کبھی گرمی کبھی سردی کبھی برسات اور پانی کی
اترسی انواع اور قسمون کے رنگ برنگ پھل اور پھولون کا پیدا ہونا ہر ایک بات غور کرنیوالے
کو برسون کے سوچنے کو کافی ہی خود آدمی کو اپنا حال غور کرنے کو کیا کم ہی کیونکر آدمی
پیدا ہوتا اور کیونکر پرورش پاتا اور بڑا ہوتا اور کیونکر لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپے
کی حالتین اوسپر گذر کرتی ہین اور کیونکر آخر مین دنیا سے سفر کر جاتا ہی یہ بڑا عمدہ
اور مشکل مضمون ہی یہ سب کارخانہ کسی مصلحت سے خدا نے جاری کر رکھا ہی اور

نشتر دیا گیا کہ ایسا ہنود والتون کی تکلیف کو بچہ سہار سکے چار برس کے
ہوئے اور چیچک کے بچاؤ کی نظر سے ٹیکا لگوا دیا گیا غرض جہانتک آدمی کی
عقل کام کرتی ہو سب طور کا بندوبست کیا جاتا تھا لیکن تقدیر کے آگے
کسیکی حکمت نہین چلتی محمد عادل چار برس کا ہوکر مرا بچپن ہوئی دست بند کرنے
کی دوا دی بخار آنے لگا سرسام ہوگیا پلا پلایا لڑکا ہاتھ سے جاتا رہا ابھی اوسکا
داغ تازہ تھا کہ بتول سات برس کی ہوکر بیمار پڑی کچھ ایسے بلا کے دست چھوٹے کہ
جان لیکر بند ہوئے دنیا جہان کی دوائین ہوئین موت کب دوا کو مانتی ہے ایک ہی
ہفتے مین لڑکی تحلیل ہوکر چلی گئی بتول کے مرنے کا اصغری پر بہت بڑا صدمہ ہوا
اول تو لڑکی دوسرے کچھ نے مروانی تھی یا کیا ایسی مان پر فریفتہ تھی کہ ایکدم کو الگ نہوتی
تھی مان نماز پڑھتی ہے تو جاے نماز پر بیٹھی ہے ساتھ سوتا ساتھ اوٹھنا مان کی دوا تک ہو
چکھ لینا ضرور اور اس چھوٹی سی عمر مین بس پڑھنے مین دھیان دسوین سپارے کا
ترجمہ شروع تھا جب محمد عادل مرا تھا عورتون نے اصغری کے ایمان مین خلل
ڈالنا شروع کیا تھا کوئی کہتی کوکھ کا خلل ہے مہر علی شاہ کا علاج کرو کوئی کہتی
دودھ پر نظر ہے چوراہے مین اوتار رکھواؤ کوئی کہتی مسان کا دکھ ہے رمضان شاہ سے
کرنت کراؤ کوئی کہتی مکان اچھا نہین میر علیم سے کہلواؤ کوئی کہتی سفر مین آئی
گئی ہو کوئی چڑیل لپٹ گئی ہے چھو چھو چلو گنڈے اور تعویذ اور عمل ٹونے اور ٹوٹکے تو
دنیا جہان کے لوگ بتاتے تھے لیکن واہ ری اصغری یون اوپر تلے دو بچے مرے لیکن

سدا خدا پر شاکر رہی کسینے کچھ کہا بھی تو یہی جواب دیا خدا کو جب منظور ہوگا تو
یون بھی وہ فضل کر سکتا ہی بتول کے مرنے کی خبر جب وزیر اندیشخان صاحب کو ہوئی
تو بہت مضطرب ہوئے اور اوس اضطراب مین بیٹی کے نام یہ خط لکھا۔ برخوردار
اصغری خانم کو بعد دعا کے معلوم ہو اس وقت دہلی کی خط سے مجھکو بتول کے انتقال کا
حال معلوم ہوا مین اس بات سے انکار نہین کر سکتا کہ مجھکو رنج نہین ہوا مگر میری
عقل اس قدر بیحیا نہین ہوئی کہ نادان آدمیون کیطرح مین بیصبری کرون مجھکو بڑا
تردد تمھارا ہی عجب نہین کہ تمپر صدمہ بہت شاق ہوا ہو لیکن ہر ایک حالت مین انسان کو
عقل سے مشورہ لینا چاہیے عقل ہمکو اسواسطے بخشی گئی ہی کہ رنج ہو یا خوشی ہم اپنی
عقل سے اوسمین مدد لین دنیا کے حال پر غور کرنا نہایت ضرور ہی اور یہ غور فائدہ سے
خالی نہین زمین آسمان پہاڑ جنگل دریا انسان حیوان درخت لاکھون طرح کی چیزین دنیا مین
ہین اور دنیا کا ایک بہت بڑا بھاری کارخانہ ہی دنیا مین ایک معمول کے ساتھ آفتاب کا نکلنا
پھر رات کا ہونا اور چاند اور ستارون کا چمکنا کبھی گرمی کبھی سردی کبھی برسات اور پانی کی
اثر سے انواع اور قسام کے رنگ برنگ پھل اور پھولون کا پیدا ہونا ہر ایک بات غور کرنیوالے
کو برسون کے سوچنے کو کافی ہی خود آدمی کو اپنا حال غور کرنے کو کیا کم ہی کیونکر آدمی
پیدا ہوتا اور کیونکر پرورش پاتا اور بڑا ہوتا اور کیونکر لڑکپن اور جوانی اور بڑھاپے
کی حالتین اوسپر گذر کرتی ہین اور کیونکر آخر مین دنیا سے سفر کر جاتا ہی یہ بڑا عمدہ
اور مشکل مضمون ہی یہ سب کارخانہ کسی مصلحت سے خدا نے جاری کر رکھا ہی اور

نشتر دیا گیا کہ ایسا نہو والدون کی تکلیف کو بچہ سہار نسکے چار برس کے
ہوئے اور چیچک کے بچاؤ کی نظر سے ٹیکا لگوا دیا گیا غرض جہانتک آدمی کی
عقل کام کرتی ہو سب طور کا بندوبست کیا جاتا تھا لیکن تقدیر کے آگے
کسیکی حکمت نہین چلتی محمد عادل چار برس کا ہوکر مرا انجین ہوئی دست بند کرنے
کی دوا دی بخار آنے لگا سرسام ہوگیا پلا پلایا لڑکا ہاتھ سے جاتا رہا ابھی اوسکا
داغ تازہ تھا کہ بتول سات برس کی ہوکر بیمار پڑی کچھ ایسے بلا کے دست چھوٹے کہ
جان لیکر بند ہوئے دنیا جہان کی دوائین ہوئین موت کب دوا کو مانتی ہو ایک ہی
ہفتے مین لڑکی تحلیل ہوکر چلی گئی بتول کے مرنے کا اصغری پر بہت بڑا صدمہ ہوا
اول تو لڑکی دوسرے کچھ نے مرنے کی تھی یا کیا ایسی ماں پر فریفتہ تھی کہ ایکدم کو الگ نہوتی
تھی ماں نماز پڑھتی ہو تو جاے نماز پر بیٹھی ہو ساتھ سونا ساتھ اوٹھنا ماں کی دوا تک ہو
چکھ لینا ضرور اور اس چھوٹی سی عمر مین بس پڑھنے مین دھیان سوین سیپارے کا
ترجمہ شروع تھا جب محمد عادل مرا تھا عورتون نے اصغری کے ایمان مین خلل
ڈالنا شروع کیا تھا کوئی کہتی کوکھ کا خلل ہو مہر علی شاہ کا علاج کرو کوئی کہتی
دودھ پر نظر ہو چوراہے مین اوتار رکھواؤ کوئی کہتی مسان کا دکھ ہو رضا شاہ سے
کرنت کراؤ کوئی کہتی مکان اچھا نہین میر علیم سے کہلواؤ کوئی کہتی سفر مین آئی
گئی ہو کوئی چڑیل لپٹ گئی ہو چھوچھی چلو گنڈے اور تعویذ اور عمل ٹونے اور ٹوٹکے تو
دنیا جہان کے لوگ بتاتے تھے لیکن واہ رہی اصغری یون اوپر کے دو بچے مرے لیکن

صلاح لیتی اب البتہ اصغری کو اپنی عقل آزمانے کا موقع ملا بڑا کارخانہ برتے
کام وہ وہ انتظام کیے کہ ارجمند خان کو خدا جھوٹھ نہ بلوائے وقت کا بادشاہ وزیر
بنا دیا کوئی سرکار اسکے مقابلہ کی دہلی کیا دور دور نتھی کہانتک یہ داستان لکھی جائے
اتنا لکھا جا چکا لیکن اگر سچ پوچھو تو ابھی من مین چھٹانک بھی نہین ہوا ابھی تک
تو اصغری مفلسی مین تھی ننگی نہاتی کیا اور نچوڑتی کیا لیکن اب اگر دولت ثروت
نصیب ہوئی انتظام کا قابو بندوبست کا موقع من مانتا ملا اس حالت مین جو جو کام اس
عورت نے کیے وہ البتہ قیامت تک زمانے مین یادگار رہینگے مگر افسوس ہی
کہ اونکے لکھنے کی فرصت نہین پھر بھی اگر نصیحت ماننے والا ہو اور بات کا سننے
اور سمجھنے والا تو جس قدر لکھا جا چکا کم نہین ہر طرح کی بات ہر قسم کی تعلیم اسمین موجود ہی
کہنے کو قصہ اور حکایت ہی لیکن حقیقت مین نصیحت اور ہدایت اب اس کتاب کو ختم
کرنے سے پہلے ایک بات اور لکھنی ضرور ہی وہ یہ ہی کہ اصغری بہت چھوٹی سی سن مین مان
بنگئی تھی ابھی تک کچھ اسکی اولاد کا تذکرہ نہین ہوا اصغری کے بچے تو بہت ہوئے لیکن خدا
کی قدرت زندہ کم رہی صرف ایک لڑکا محمد اکمل جو اخیر مین محمودہ کی اکلوتی بیٹی مسعودہ
سے بیاہا گیا زندہ رہا یہ لڑکا کئی بچون کے اوپر پیدا ہوا اس سے پہلے محمد عادل ایک
بیٹا اور بتول ایک لڑکی مر چکے تھے بچون کی پرورش مین احتیاط تو بہتیری ہوتی
تھی سردی گرمی کا بچاؤ کھانے تک کے وقت مقرر اور بندھا ہوا اندازہ اور خبردار
یہ کہ ثقیل اور روی چیز کبھی منہ مین نہ ڈالین دانت نکلنے شروع ہوئے اور مسوڑھون مین

کچھے دست بند۔ انگلیوں میں انگوٹھی چھلے جوڑ۔ پاؤں میں پازیب توڑے
چوڑیاں کچھے چکی چھلے۔ کارچوبی جالدار مصالحہ دار سب ملا کر پچاس جوڑے
دو سو برتن اور اسی حیثیت کا بالائی سامان غرض بڑی دھوم دھام سے عقد
ہو گیا محمودہ رخصت ہو میں قمر آستانی بیگم سسرال سے خطاب ملا حکیم فتح اللہ خان
بڑے متقی پرہیزگار باخدا آدمی تھے مدتوں سے حج کا ارادہ کر رہے تھے لیکن صرف رحمت خان
کے بیاہ کے منتظر تھے اب بیاہ ہونے کے بعد چند روز تک بہو کا رنگ ڈھنگ
دیکھتے رہے یہاں دیکھنے کی کیا حاجت تھی محمودہ تو بی اصغری صاحبہ کی خدا دیر
چڑھ چکی تھی کسیطرح کی کور کسر اوسمیں باقی نہ تھی حکیم صاحب نے جس قدر آزمایا بہو کو ہنر مند
عاقلہ سلیقہ شعار پایا کچھ تو خربزہ میٹھا اور کچھ اوپر سے ملا قند اول تو خود محمودہ
اپنی ذات سے اچھی اور اوسپر اصغری کی تعلیم اصغری کی صلاح بھلا پھر کیا پوچھنا تھا
غرض حکیم صاحب کو خوب یقین ہو گیا کہ قمر آستانی اچھی طرح گھر کو سنبھال لینگی اب
حکیم صاحب نے یکایک زور و شور کے ساتھ عرب کی طیاریاں کرنی شروع کیں یا تو حج
کی نیت تھی یا ہجرت کا ارادہ کر لیا نقد کی قسم سے جو کچھ تھا اپنے ساتھ لیا مکانات
دکانیں کھڑے گنج دیہات سرائیں سب کچھ بیٹے کے نام لکھدیا رشتے ناتے کے لوگوں
نے جیسا دستور ہے سمجھایا بھی لیکن حکیم صاحب کو تو خدا کی دھن تھی ایک نہ سنی
خدا کا نام دل پر کھڑی ہوئی اور دنیا بھر کی جائداد بیٹے بہو کو دیگئی محمودہ اگرچہ بیاہی
جا چکی تھی لیکن پھر بھی اصغری کا ادب لحاظ پہلے سے زیادہ کرتی تھی ذرا ذرا بات میں اصغری سے

کہ حضور کے خاندان سے کوئی شریک ہو لیکن اگر دیوان صاحب جو دہلی مین
ہین سرکار کی طرف سے زینب محفل ہون تو چشمون مین میرے لیے افزایش آبرو کا
باعث ہوگا رئیس نے محمد عاقل کی رخصت بھی منظور کی اور مولویصاحب کو آنے
جانے کا خرچ دیا اور دیوانصاحب کو حکم بھیجدیا کہ ہماری طرف سے مولویصاحب
کی محفل مین شریک ہونا اور پانسو روپیہ نیوتے کا دینا اصغری کی صلاح
سے بیٹھے بٹھائے یہ پانسو روپیہ مفت کا آگیا ادھر جڑاؤ کرسی تماشا خانم
کی معرفت نواب حاتم زمانی بیگم تک پہونچے دیکھکر لوٹ ہوگئین اور
آنکھ بند کرکے دو توڑے حوالہ کردیے اب تو روپیہ کی ہر طرف سے ریل پیل
ہوگئی اصغری کا اہتمام عمدہ سے عمدہ جوڑے طیار ہوئے اور جو ہر از پور بنا
وہ شادی ہوئی کہ مولویصاحب کی تو کوئی پشتو نہین ہوئی تھی اور سمدھیانے
والے بھی سامان دیکھکر دنگ ہوگئے جو سامان تھا معتدد اور بیش قیمت تھا اور جو چیز
تھی تو طور کی تھی دو جوڑی تو بیٹی والون کی طرف سے آئے ایک ریت کے واسطے
کہ کرتی ٹانس کا دوسرا جوتھی کیواسطے کارچوبی اور گہنے جیز اور چڑھاوے کے ملاکر تو
بڑا تھاتھا ناک مین نتھ اور کیل ماتھے کو ٹیکا جھومر بینا کا نو نہین بالی پتے جڑاؤ اور
سانے چھپکے کے بالے کان جھاڑ مگرمکیان جلیتان کرن پھول جھمکے
گلے مین گلوبند طوق چنپا کلی کنٹھی توڑا دھکدگی چندن ہار زنجیر مالا بازوبند
جوشن نورتن بھوجبند نوگے ہاتھون مین کڑے نوگری چوسے دستیان

مولویصاحب نے کہا صرف پانسو روپیہ ہی اصغری نے کہا بس بہت ہی جب
مین سیالکوٹ جانے لگی مکتب کی رقم کے چار سو روپیہ تھے وہ امانت رکھے ہین
میرے پیچھے دو سو روپیہ اور ہوا سو آدھا آپا کا حق ہی اور سو روپیہ محمودہ کا یہ
ملا کر مکتب کی رقم کو پانسو ہو جائینگے محمودہ کے چھوٹے بھائی کو مین نے خط لکھا ہی اور
تین سو روپیہ منگوایا ہی دو سو روپیہ بھائی جان نے بھیجنے کو لکھا ہی اسطور پر ڈیڑھ ہزار
روپیہ نقد اس وقت موجود ہی ہزار کے کپڑے جو حسن آرا کے بیاہ مین مجھکو ملے تھے
میرے کس کام کے ہین میرا ارادہ تھا کہ محمودہ کو چڑھا دون لیکن پھر غور کیا تو
اوسی گھر کے کپڑے اوسی گھر مین جانے مناسب نہین معلوم ہوتے مین انکو بیچ ڈالونگی
تماشا خانم کی معرفت بازار مین بھیجے تھے پنّا مل تیرہ سو روپیہ دیتا تھا محمودہ کی
تقدیر سے اگر کوئی حاجتمند ملگیا انشاء اللہ پندرہ سو وصول ہو جائینگے اور ایک
تدبیر یہ ذہن مین آتی ہی کہ آپ بھائی جان کے لانے کو لاہور جائیے اور رئیس پر حضت
کی تقریب مین یہ بات ظاہر کر دیجیے رئیس بڑا سیر چشم ہی امید ہی کہ ضرور کچھ مدد
کریگا ہمیشہ سے ہندوستانی سرکارون کا دستور رہا ہی ایسی تقریبات مین اپنے معتمد
نوکرون کی اعانت کی ہی۔ غرض اصغری نے سسرے کو لاہور بھیجا مولویصاحب
رئیس کے سلام کو جو گئے تو رئیس نے پوچھا مولویصاحب کیونکر تشریف لائے
مولوی صاحب نے عرض کیا کہ بندہ زادی کا عقد ہی اس غرض سے حاضر ہوا ہون
کہ محمد عاقل کو ایک مہینے کی رخصت مرحمت ہو اور یہ تو عرض نہین کر سکتا

سامان کا فکر کچھ نہ کیجیے ادھر سے جواب گیا کہ بہت خوب ہمکو بھی رجب مین
عقد کر دینا منظور ہی ستائیس تاریخ رجب کی مقرر ہوئی اور دونون طرف
سامان ہونے لگے سامان کا شروع ہونا تھا کہ مولویصاحب کو فکر پیدا ہوئی کبھی
کہتے تھے کہ ہزار بیل سے قرض لون کبھی سوچتے تھے گھی کا کٹرہ بیچڈالون یا گروی
رکھدون اصغری نے مولویصاحب کو پریشان دیکھکر پوچھا کہ آپنے کیا تدبیر کی ہی
مولویصاحب نے کہا کیا بتاؤن شادی کی تاریخ سر پر چلی آتی ہی اور روپیہ کی
صورت کہین سے بن نہین پڑتی ہزار بیل سے مین نے روپیہ مانگا تھا وہ بھی ٹال گیا
گھی کے کٹرے کو جدا کر دینے کا ارادہ کیا تھا کوئی خریدار نہین کھڑا ہوتا اصغری نے کہا
ہرگز ہرگز آپ قرض نہ لیجیے اور نہ جائداد کو فروخت کیجیے قرض سے بدتر کوئی چیز
نہین ہی اور جایداد کا جدا ہونا کیا مشکل ہی لیکن اسکا بہم پہونچنا بہت دشوار
ہوتا ہی مولویصاحب نے کہا قرض تو لون نہین اور جائداد کو جدا نکرون تو کیا مین
کیمیاگر ہون یا دست غیب جانتا ہون روپیہ کہان سے آوے اصغری نے
کہا پہلے گھر کا حساب دیکھ لیجیے کپڑے تو کچھ پہلے سے طیار ہین صرف تھوڑا
مصالح درکار ہوگا سو میرے جوڑون مین بعضے بہت بھاری ہین انمین سے کم
کرکے اتنا مصالح نکل آئیگا کہ محمودہ کے جوڑون کو کافی ہوجائیگا برتن موجود ہین
کوئی مول لینا نہین کاٹ کباڑ سامان بالائی یہ سب مین اپنا دیدونگی بفایدہ
پڑا پڑا خراب ہوتا ہی میرے کسی مصرف کا ہی اور آخر آپکی پاس بھی کچھ روپیہ نقد ہوگا

تدبیرین کین خدا کے فضل سے کوئی کار گر نہوئی آپ یہ نہین کرنی چاہیے پرسون
دن بھی اچھا ہی ادھر سے مٹھائی آجائی بات پکی ہوجائے پھر بیاہ کو دیکھا جائیگا
محمد عاقل کی مان یہ سنکر حیران رہگئین اور کہا کہ بات تو بہت اچھی ہی ہماری
لیاقت سے کہین زیادہ ہی لیکن اونکے لائق سامان ہمسے ہونا مشکل ہی اصغری نے
کہا خدا مسبب الاسباب ہی جب محمودہ کی تقدیر ایسی اونچی گھر مین لڑکی ہی تو خدا اپنی
قدرت سے وقت پر کچھ سامان بھی کردیگا محمد کامل کی مان نے کہا اپنے
سسر کو آنے دو مٹھائی کیواسطے اونسے پوچھ دون تھوڑی دیر مین مولویصاحب
آئے اور منگنی کا حال سنکر بہت خوش ہوئے اور کہا کہ بے تامل پرسون مٹھائی
آوے اصغری نے حسن آرا کو کہلا بھیجا روز مقررہ پر پانچ من مٹھائی اور سو
روپیے آگئے سوا من مٹھائی اور سوا سو روپیہ گیا ہر طرف سے مبارکسلامت
ہوگئی منگنی کا ہونا تھا کہ چھوٹے حکیم صاحب نے بیاہ کا تقاضا شروع کیا
اور مولویصاحب سے کہلا بھیجا کہ مدت سے میرا ارادہ حج کو جانے کا ہی اور صرف اسی بات کا
انتظار ہی زندگی کا اعتماد نہین ہین چاہتا ہون کہ رجب کے مہینے مین عقد ہوجائے مولویصاحب
نے اصغری سے پوچھا اصغری نے کہا بالفعل یہ کہلا بھیجنا چاہیے کہ ہم فکر مین ہین
جہانتک ہوسکتا ہی تدبیر کرتے ہین سامان مختصر جو دینا منظور ہی اگر اس عرصہ مین
جمع ہوجاتا ہی تو ہمکو بھی یہ فرض آخر ادا کرنا ہی جسقدر جلد ہو بہتر حکیم صاحب نے پھر کہلا بھیجا
کہ ہمنے جہیز اور سامان کی امید سے آپکی یہان رشتہ نہین کیا مجھکو لڑکی چاہیے آپ

کیا تنے محمودہ کا اسیطرح کا اوٹھتا اوداس نکاح تجویز کیا ہو۔ اصغری۔
بیشک مین تو لوگون کے کہنے سُننے کی کچھ پروا نہین کرتی میرا بس چلے تو
محمودہ کا نکاح کفایت اللہ کی بیٹی کا جواب ہوا وغون نے دو چار مہان بھی
بلائے تھے اور میرے نزدیک اسکی بھی ضرورت نہین۔ محمد کامل کی مان
نہ ہوا خدا کے لیے ایسا غضب تومت کرو اس بڑھوتی مین میری تو بھی
ایک بچی بیاہنے کو ہو اب کیا مین قبر سے کسیکا بیاہ برات کرنے پھر آونگی
اصغری۔ نہین۔ ایسا تو میرا بھی ارادہ نہین ہو مگر البتہ یہ بات ضرور
مین نے اپنے دل مین ٹھان رکھی ہو کہ نہ تو ایک پیسہ قرض کا لیا جاہی اور نہ کوئی
جایداد گروی رکھی جائی جو کچھ جوڑا بٹورا اسکے نام کا رکھا ہو اور جو کچھ اسکی تقدیر
سے عین وقت پر ہو جائی بس کافی ہو محمد کامل کی مان۔ سبحان اللہ ایسا ہو تو
کیا بات ہو مگر جب دوسری طرف والے بھی ہامی بھرین اصغری نے کہا اور اگر
وہ راضی ہو جائین محمد کامل کی مان بولین اونکا راضی ہونا کیا ہنسی ٹھٹھا ہی
اللہ آمین کا ایک تو بیٹا نہین معلوم کیا کیا حوصلے اونکے دل مین ہین وہ تو
برابر کی ٹکر کا گھر دیکھکر بات کرینگے اور سب سے مان نکالینگے اصغری نے کہا جب سے
مین سیالکوٹ سے آئی ہون اس بات کی تدبیر کر رہی ہون اوتو ہر طرح ٹھیک ٹھاک
ہو گیا ہی ابھی جمال آرا اور حسن آرا بھاگی ہوئی آئین تھین چھوٹی حکیم صاحب
کو بھی منظور ہے شاہ زمانی بیگم نے اپنی بیٹی کے واسطے بہت بہت

مال کا مول نہین ملتا مصالح کے دام تک بھی نہین کھڑے ہوتے اور یہی
حال جُڑاؤ زیور کا ہی مولوی کفایت اللہ کی بیٹی کا بیاہ آپنے سُنا ہی ہوگا ایسے بیاہ
مجھکو پسند ہین۔ محمد کامل کی ماں۔ کون مولوی کفایت اللہ۔ اصغری۔ لڑکونکے مدرسہ
کی افسر۔ محمد کامل کی ماں۔ وہ تو شاید شہر کی رہنے والے نہین ہین۔ اصغری۔ نہین اگرے
کی طرف کے رہنے والے ہین بیوی نے بچونکو اپنے پاس بُلا لیا ہی بیٹی کی منگنی اہی شہر مین کی
تھی بیوی کی مرضی یہ تھی کہ اپنے شہر مین جاکر بیٹی کا بیاہ کرین یہان سے برات جائے
مولویصاحب نے بیوی کو سمجھا بجھا کر راضی کر لیا ایکدن دو چار میل ملاپ والون کو
بُلا بھیجا مہمان جو گھر مین پہونچے تو سُنا کہ بیٹی کا نکاح ہی تھوڑی دیر کے بعد سمدھی
لڑکے کو ساتھ لے آموجود ہوئے شرع محمدی نکاح پڑھا دیا اللہ اللہ خیر صلاح دان جہیز
جہی جم دیا نکاح کے بعد بانسو روپیہ نقد مولویصاحب نے بیٹی داماد کے آگے لاکر رکھدیے
اور کہا کہ بس بھائی میری کمائی مین تمھاری تقدیر کا اسیقدر تھا اگر مین چاہتا تو
اسمین ساجھیداری بھی کر دیتا اور دنیا کے دستور موافق ایک دو بھاری جوڑے بھی
بنا لیتا مگر مین نے سوچا تو یہی مناسب معلوم ہوا کہ نقد روپیہ تمکو دینا بہتر ہو اب تم
جسطرح چاہو اسکو کام مین لاؤ۔ محمد کامل کی ماں سنکر بولین کہ ہان پردیس مین
مولویصاحب جو چاہتے سو کرتے کہنے سننے والا کون تھا۔ اصغری کیون کہنی سُننے
والی گھر والی بیوی اور پردیس پر کیا موقوف ہی ہمت چاہی کرنے والا ہو تو شہر مین
بھی کر گذرے۔ کہنے والون کو کہنے دیا اپنے کام سے کام۔ محمد کامل کی ماں

ہین موقوف کرین۔ محمد کامل کی مان۔ خرچ کے فضول ہونے کی جو تم نے
کہی تو جسکو خدا نے دیا ہی کچھ فضول نہین ہان جسکے پلے کوڑی نہین اوسکو تو سبھی
فضول ہی۔ اصغری۔ یہ نفرمایئے شادی بیاہ مین تو وہی خرچ کم ہی فضول
باتون مین بہت روپیہ اوٹھ جاتا ہی ہمارے خاندان مین تو ناچ تماشا بجا گا جا
آتشبازی نوبت نقارہ کچھ ہوتا ہوتا نہین مگر جنکے یہان ہوتا ہی اسمین
سیکڑون ہزارون پر پانی پھر جاتا ہی۔ محمد کامل کی مان۔ ناچ تماشا جنکے یہان
ہوتا ہو وہ جانین بھلا ہمارے یہان کون خرچ فضول ہی۔ اصغری۔ کیون نہین
منگنی تیج تیوہار ساچق منہدی برات بہوڑا چوتھی چالے بہت بھاری
بھاری جوڑے جڑاؤ گہنا سبھی فضول ہین۔ محمد کامل کی مان۔ تو سیدھی سیدھی ایک
بات کیون نہین کہتین کہ سرے سے بیاہ ہی فضول ہی۔ اصغری ہنسنے لگی اور کہا
کہ بیاہ تو فضول نہین مگر اوسکے لازمے البتہ ناحق کے ڈھکوسلے ہین۔ محمد کامل کی مان
بھلا رسمین تو رسمین تم تو کپڑون اور زیور کو بھی فضول بتاتی ہو۔ نرے
کپڑے اور نرا زیور تو کام کی چیز ہو مگر بھاری بھاری جوڑے آپ ہی
انصاف فرمایئے کہ کس کام آتے ہین خود میرے جوڑے پڑے گلتے ہین
گھر مین پہننے سے کم بخت دل کڑھتا ہی۔ کبھی کبھار شادی بیاہ مین
پہن گئے یا عید بقرعید کو ذرا کی ذرا نکلے باقی بارہ مہینے گٹھری مین
بندھے رکھے ہین آئے دن دھوپ دینا مفت کا دردسر اور جو بیچنے اوٹھو تو

کہ ہوا بیٹا بیٹی کا دینا آنکھوں سکھ کلیجے ٹھنڈک تھی کہان کیا تھی ہی مین مگر اپنی
ہنڈیا کی خیر منانی بھی ضرور ہی کہنے کو تو مین اتنا کہہ گذری مگر پیچھے مجھکو پچتاوا بھی
آیا کہ سلمیٰ کی بہن سمجھی ہوگی کہ ستانی جی لینا ایک دینا دو ناحق بھانجی مارتی ہین
محمد کامل کی ماں نے کہا ہان سچ ہی مگر کمبخت دنیا مین رہنا ہی کیا کرین کہان جائین
ہوا یہہ کرنا ہی پڑیا ہی دنیا کی سنی نکرین تو نکو کون بنے انگشت نما کون ہو مین نے
مولوی اسحٰق صاحب کے درس مین سنا تھا کہ اگلے وقتون مین عرب کے لوگ بیٹیون کو
پیدا ہوتے ہی مار ڈالتے تھے اصغری نے کہا آما جان دو کیون جاؤ ہمارے ملک مین ایسی بات
بھی تو یہی غضب کرتی تھے اب انگریزون کی روک ٹوک سی بندی ہوئی ہی ایسی
بھی کئی دفعہ بھنک سن پڑی ہی کہ چوری چھپے خون ہوے محمد کامل کی ماں نے
کہا عقل کیا کرے غیرت نہین قبول کرتی اصغری بولی غریبی مین غیرت کی
کیا بات ہی دنیا مین غریب لوگ زیادہ ہین اگر غریب ہونا غیرت کی بات ہی تو دنیا مین بےغیرت
بہت ہین امیری غریبی سب اپنی اپنی قسمت ہی سب یکسان کہان ہو سکتے ہین
محمد کامل کی ماں بولی آئی ہی بلا سے شادی بیاہ مین بہت خرچ کرنی کی تو کچھ
انگریزی سرکار سے منا ہی ہو جاتی تو جھگڑا مٹتا۔ اصغری۔ اخبار سے تو معلوم
ہوتا ہی کہ انگریز لوگ کچھ بندوبست کرنے والے ہین ہمارے شہر کے رئیس بھی
تو سب بلانے گئے تھے اور سنا ہی کہ خرچ کی ایک حد باندھی گئی ہی مہر کا اندازہ
مقرر ہوا ہی مگر یہ کام ہم لوگون کے کرنے کے ہین سب اکٹھا کر کے جتنے خرچ فضول

پاؤن دھو دھو کر پیا کرینگی ایسا بھی کیا اندھیر ہی کیا بیاہ ہوتے کے ساتھ
آنکھون پر ٹھیکری رکھ لینگی حسن آرا کو جیسی محبت محمودہ کے ساتھ ہی آپ دیکھتی ہین
رہین جمال آرا سو دل کی خدا جانے ظاہر مین جب ملتی ہین بچھی جاتی ہین مین بھی تو
آخر جیتی بیٹھی ہون محمودہ کو بُری طرح رکھینگی تو مجھکو کیا مُنہ دکھائینگی اور سوبات
کی ایک بات تو مین یہ جانتی ہون کہ ساس نندین بھی ہوا دیکھا کرتی ہین
لڑکے کو ریجھا ہوا دیکھینگی تو کسیکی مجال نہین کہ محمودہ کو آنکھ بھر کر دیکھ لے
محمد کامل کی ماں نے کہا آخر تمھاری مرضی کیا ہی شربت کے پیالے پر نکاح پڑھا
دون اصغری نے کہا یہ تو میرا مطلب نہین اور نہوت مین شربت بھی نہین مُجرتا
تو کیا بیٹا بیٹی کے کام کاج نہین کرتے دینا دلانا بھی ایک نیا جہان کی رسم ہی
جتنی چادر دیکھے اتنے پاؤن پھیلائی مقدور موافق جو بن پڑا دیا نہ بن پڑا نہ دیا نام
نمود کے پیچھے گھر کا دیوالہ نکال بیٹھنا بھی عقل کی بات نہین میرے مکتب مین سلمی
لڑکی پڑھتی ہی اوسکے ابا کو غدر کے پیچھے سرکار سے دس ہزار روپیہ انعام کا ملا تھا
کسی میم کی جان بچائی تھی دس ہزار روپیہ اونکو اتنا تھا کہ عمر بھر آبرو سے رہتے
ایک بیٹا اور ایک بیٹی بیاہنے کو اوٹھے شیخی مین آکر دس ہزار سرکار کا دیا ہوا اوٹھا
بیٹھے اور ہزار ہا پنسوا روپے قرض لیکر لگا دیا اوس وقت تو خوب ہر طرف سے واہ واہ ہوئی
اب گھر مین اسقدر تنگی ہی کہ کھانے تک کو حیران ہین بیاہ مین مجھکو بھی بلاوا آیا تھا سامان
دیکھکر میری تو ہوش اوڑ گئی بلکہ شاید سلمی کی اماں نے جی مین بُرا مانا ہو مین نے تو کہدیا تھا

ایک محمد کامل کی ہان نے کہا آخر کچھ دینے کو بھی چاہیے ابھی تھوڑی دیر ہوئی کہ
تمھارے مکتب کی لڑکی پڑھ رہی تھی شعر یا مکن با فیلبانان دوستی + یا درے
افراز بر بالائے پیل + یعنی با فیلبانون سے میل مت کر اور جو کرتا ہی تو ہاتھی کی آمد و رفت
کے لائق گھر کا دروازہ اونچا بنا ہم غریبون کے پاس اونکی شان کے لائق دینے لینے کو
کہان ناحق بیٹھے بٹھائے اپنی ہنسی کرانی کیا ضرور ہی اور فرض کیا بات ہو بھی گئی
اور لڑکی وہان نظر و نمین حقیر رہی تو نقصان ہا یہ وشماتت ہمسایہ صغری نے کہا
عزت اور ذلت کچھ جہیز پر منحصر نہین میان بی بی کی موافقت تو اور ہی چیز ہی
جمال آرا کیا کم جہیز لیکر گئی تھین لیکن ایک دن بھی سسرال مین رہنا نصیب نہوا
دور کیون جاؤ ہماری آپا کو بھی ہماری برابر بلاتھا پھر کیون وہ لڑائی ہوتی ہی
یہ تو اپنا اپنا مزاج اور اپنا اپنا سلیقہ ہی محمد کامل کی ہان بولین یہ تو مین نے مانا
کہ میان بی بی کا پیار اخلاص جہیز پر موقوف نہین لیکن کنبے قبیلے کے لوگ
بے کہے کب باز آتے ہین اور لڑکے نے خیال نکیا تو کیا ہی ساس نند مین ہی موقع
پاکر کبھی بات مین بات کہہ گذرین آخر دل کو برا لگتا ہی ہی ایک تو بیوی والی کا
یون ہی سر نیچا ہوتا ہی اوپر سے ان جہیز والی اور غضب ہی نہ ہوا یہ بیل منڈھے چڑھتی
نظر نہین آتی۔ صغری نے کہا کنبے والون سے کیا مطلب کنبے والے ہر روز تھوڑی ہی
پاس بیٹھے رہتے ہین ہان ساس نندون کے رات دن کے طعنے بیشک
غضب کا سامنا ہی سو حسن آرا اور جمال آرا طعن و تشنیع کا تو کیا ذکر محمودہ کے

جو ماشاء اللہ ہماری محمودہ مین ہی وہ اونکے بڑونمین بھی نصیب نہوا ہوگا محمد کامل
کی مان نے کہا جو اودولت کے آگے ہتھ باندھے کھڑا رہتا ہی سونڈی کا چھپر کھٹ
پہلے بنوالون تب اونسے بات کرنے جاؤن ہرگز ہرگز تم اسکا خیال مت کرو
ای لو علوی خان مین کیا برائی تھی رقعہ بھیجکر اونھونے اُلٹا منگوالیا جو اغریبون کی
کھپت غریبونمین ہوسکتی ہی اصغری نے کہا ہزار دولت کی ایک دولت تو خوبصورتی ہی
چشم بد دور ہماری محمودہ سے بہتر کُنبے مین تو ڈھونڈھ لین محمد کامل کی مان بولین ہوا تم
کیسی لڑکیونکی سی باتین کرتی ہو حسن بھی ہمسری کی حالت مین پوچھا جاتا ہی اور پھر
بات منہ سے کہنے کی ہی کہ ہماری لڑکی خوبصورت ہی اورین تو نہین سمجھتی کہ خوبصورتی
کیا بلا ہی بڑی بڑی خوبصورتون کو دیکھا ہی کہ جوتیون کی برابر قدر نہین اور شکلین
ہین کہ لالون کی لال بنی بیٹھی ہین اصغری نے کہا خوبصورتی بھی ایسی چیز ہی کہ
آدمی اوسپر فریفتہ ہو مگر اکثر آدمی جنکی صورت اچھی ہوتی ہی سیرت کی خراب اور
مزاج کے گندے ہوتے ہین اونکو اپنی صورت پر ناز ہوتا ہی اسوجہ سے اونکی دال
کہین نہین گلنے پاتی اور اونکا مزاج اونکے حسن کی قیمت گھٹا دیتا ہی اسکی مثال ایسی ہی
کہ ایک گھوڑا ہی رنگ کا صاف ہاتھ پاؤن کا اچھا بال بھونری سی پاک جوڑ بند کا درست
لیکن بدرفتار کٹھرہی دولتی الگ چلاتا ہی سوار مین الف ہوتا ہی اولٹ جاتا ہی ایسے
نامراد گھوڑے کی صورت لیکر کوئی کیا کرے لیکن اگر پاکیزگی صورت کے ساتھ شائستہ خدمتگار
اور غریب بھی ہو تو نایاب چیز ہو جیسی ہماری محمودہ صورت سیرت دونون باتون مین لاکھ مین ایک ہی

کی ٹوکری آموجود ہوئی اصغری اکبری حسن آرا جمال آرا سب نے ملکر خوب کھائی
اور جو بچی مکتب مین بھیجدی اب چلتے ہوئے اصغری نے کہا اس وقت تک مین نے
اماجان کو خبر نہین کی تھی اب اونسے تذکرہ کرکے انشاء اللہ پرسون اچھی تاریخ
اور اچھا دن ہی معمولی رسم ادا ہو جائے یہ دونون تو رخصت ہوئین اصغری نے
ساس سے کہا اماجان کچھ محمودہ کی بھی فکر ہو ساس بولین کیا فکر کرون کہین سے
بات بھی آئے ہین ایک جگہہ سوچے بیٹھی ہون محمد صالح کے ساتھہ محمودہ کا بیاہ
کردونگی اصغری نے کہا کجا محمد صالح اور کجا محمودہ بھائی محمد صالح کی عمر
بھائی جان سے کچھ کم نہوگی محمد کامل کی ماں بولین ہان عاقل چھہ مہینے محمد صالح
بڑا ہی ایک ہی برس کے دونون پیدا ہین اصغری نے کہا بھلا پھر تھوڑا فرق ہی محمد کامل
کی ماں نے کہا اور تو کہین سے سلام پیام نہین اصغری نے کہا مین نے ایک بات سوچی ہی
اگر آپکو پسند ہو تو ذکر چلاؤن محمد کامل کی ماں نے پوچھا وہ کیا اصغری بولی حکیم
فتح اللہ خان کے لڑکے سے محمد کامل کی ماں بولین بھلا میٹی جھوپڑی کا رہنا اور
محلون کے خواب دیکھنا کجا حکیم جی کا گھر آج اونکے یہان وہ دولت ہی کہ شہر مین اونکا
ثانی نہین اور کجا ہم غریب کہ رہنے تک کا جھوپڑا بھی درست نہین یہان کی
بات کیا اونکی خاطر مین آویگی ناحق کہکر بھی پشیمان ہونا ہی اصغری نے کہا وہ
دولتمند ہین تو اپنے واسطے ہین ہم کیا خدا نکرے کچھ اونکے دست نگر ہین وہ اپنے بلاؤ
زردے مین مست ہین تو ہم اپنے دال لیدہ مین مگن ہین ذات مین ہم اونسے ہیٹے نہین ہین

جمال آرا نے کہا پھر کیا تامل ہی بسم اللہ کیجیے حسن آرا نے کہا گو غریبی ہی لیکن
استانی جی بڑی چال کی آدمی ہین منہ سے نہین کہتین تو کیا ہی وقت پر
حیثیت سی بڑھکر کرینگی سلطانہ نے کہا اچھا تمھاری آبا آلین تو اونسی بھی صلاح
پوچھی جائے چھوڑو حکیم صاحب آئے تو جمال آرا اور حسن آرا نے محمودہ کے مقدمہ کو اس طرح
پیش کیا جیسے کچہری مین وکیل اپنے موکل کے مقدمہ کو پیش کرتی ہین غرض چھوٹے
حکیم صاحب نے بھی محمودہ کی بات کو پسند کیا اتنے دونون بہنین بے تحاشا اصغری
کے پاس دوڑی گئین محمد کامل کی ماں کو صلا ان باتون کی خبر بھی تھی اونھون نے
پوچھا بھی کیا ہی بیگم صاحب اس طرح کیون دوڑتی ہو بچے تو اوٹھا کر چلو حسن آرا نے کہا
کچھ نہین استانی جی کی پاس جاتے ہین اصغری کی پاس جاتے ہی حسن آرا نے کہا لیجیے استانی جی
مبارک مبارک ہمارا انعام دلوائیے اصغری نے کہا خدا تم سب صاحبون کو بھی مبارک
کرے اور انعام دینے کا میرا کیا منہ ہی میرا انعام ہی دعا سو شبانہ روز مین تمھاری
دعا گو ہون حسن آرا نے کہا نہین استانی جی ہم تو آج اپنا منہ ضرور میٹھا کرائینگے
اصغری نے کہا بیٹھیے بیٹھیے مٹھائی کھائیگا دیانت کو بلایا اور پانچ روپیے
نکال اوسکے ہاتھ دیئے اور کہا گھنٹے والے کی دکان پر سے بہتر عمدہ
قلاقند اور روپیے کے ٹکڑے سے پیٹھے کی مٹھائی اور شاہ تارا کی گلی سی موتیا پاک
اور چاندنی چوک سے لوزات اور نیل کے کٹرے سے گھی کی تلی دال اور خانم کی
بازار سے نمش ابھی جا کر لاؤ اتنے مین دونون کو گلوریان بنا کر دین اور مٹھائی

استانی جی مین نے اور آپا نے خوب طرح پر امان سے کہا ہی اور اب یہ سب
باتین مین امان سے اور کہونگی امید تو ہی کہ یہی بات ورہے غرض اصغری نے
یہ سب پٹی پڑھا کر حسن آرا کو رخصت کیا وہان شاہ زمانی نے سلطانہ سے جاکر
کہا بوا مین نے تو استانی کے منہ پر صاف کہدیا کہ تمھارا اونکا جوڑ نہین آدمی کو
سمجھکر بات منہ سے نکالنی چاہیے لیکن بیچ یہ آپڑا تھا کہ شاہ زمانی اپنی منہ سے
اپنی لڑکی کیواسطے نہین کہہ سکتی تھی شاہ زمانی کے دل مین تو یہ بات تھی لیکن یہ
سوچ رہے تھی کہ مردون مردون مین بات ہوجائیگی اب محمودہ کی بات مین غریبی پر
بڑا اعتراض تھا آخر شاہ زمانی سے الگ ہوکر سلطانہ بیگم نے اپنی دونون بیٹیون سے
جو صلاح کی تو حسن آرا نے کہا امان بات صاف تو یہ ہی کہ خالہ امان ولدار کیواسطے
تجویز کرتی ہین سلطانہ نے کہا بھلا ارجمند سے بھی تو ہنسی ہنسی مین پوچھو جمال آرا نے
بھائی کو بلایا اور کہا کہ کیون بھائی تمھاری شادی بیاہ کی تجویز ہو رہی ہی تم بھی تو
کچھ بولو ولدار جہان سے راضی ہو مان کے منہ پر تو لحاظ کے سبب ارجمند کچھ نہ بولا
لیکن اشارے سے اپنی بہنون سے انکار کیا اسکا انکار جمال آرا حسن آرا کو محبت ہوگیا
حسن آرا نے کہا صورت شکل ہنر سلیقہ یہ باتین تو محمودہ کے پاسنگ بھی کسی لڑکی مین
نہ ملینگی اسکا ذمہ تو مین کرتی ہون ہان چاہو کہ سونے کا چھپر کھٹ ملے سو یہ ان
بیچارے غریبون کے پاس کہان سلطانہ بولی بوا اصل تو لڑکی کا دیکھنا ہی خدا کے
فضل سے ہمارے گھر مین خود کسی چیز کی کمی نہین ہمکو بھاری جہیز لیکر کیا کرنا ہی

نہین ہی تو آپ دلدار جہان سے نسبت کر دیجیے شاہ زمانی نے کہا ابھی دلدار
بچہ ہی اور میرا ارادہ ہی کہ اوسکو غیر جگہہ دون رشتے مین رشتہ بے لطفی سے خالی
نہین ہوتا شاہ زمانی تو یہ کہکر رخصت ہوئین حسن آرا بیٹھی رہگئی خالہ نے کہا بھی
کہ بیٹا چلو حسن آرا بولی آپ چلیے مین اُستانی جی سے کئی برس مین ملی ہون باتین
کرونگی جب شاہ زمانی چلی گئی تو حسن آرا نے کہا اُستانی جی امان تو راضی ہین
یہی حضرت بات کو بگاڑ رہی ہین مُنہ سے انکار کرتی ہین تو کرنے دو انکا
اصل مطلب یہی ہی کہ دلدار اکی بات ٹھہر جائے صغری نے کہا اب تقدیر کی بات ہی
بھلا انکے ہوتے ہماری کیا اصل ہی لیکن بوا حسن آرا مین نے تو کچھہ بیجا بات نہین
سوچی تھی پیوند مین پیوند ملتا دیکھہ لیا تھا تمھارا اتنا بڑا گھر واللہ آمین کا ایک
لڑکا جو کچھہ مال و متاع ہی سب اسیکا ہی پس اتنے بڑے کارخانہ کے سنبھالنے کو
بھی بڑی عقل درکار ہی اور بڑا سلیقہ چاہیے۔ محمودہ غریب گھر کی ہی تو کیا ہی
اللہ رکھے حوصلہ اور سلیقہ امیرون ایسا ہی تمھارے گھر مین اگر کوئی بے سلیقہ
آئی اور جہیز کے چھکڑے لائی تو کس کام کے اوسکو اپنے جہیز کا رکھنا اوٹھانا
مشکل پڑ جائیگا تمھارے گھر کا انتظام کیا کر سکے گی محمودہ تو ماشاء اللہ
ملک کا انتظام کرنے والی ہی پھر بولی حسن آرا یہ بات سوچنی چاہیے کہ رشتہ ناتہ
کس غرض سے ہوتا ہی دنیا مین جہانتک ہو سکے میل ملاپ کو بڑھانا چاہیے
گھر کے گھر مین نسبت ناتا کر لیا تو کیا شادی بیاہ جب کرے غیر جگہہ حسن آرا بولی

آپکو تو لڑکی چاہیے سو لڑکی آپکی دیکھی ہوئی ہی کوئی حال اوسکا آپسے مخفی
نہین ذات جو کچھ بُری بھلی ہی آپکو معلوم ہی شاہ زمانی نے کہا کیا ہوا پھر بھی جوڑ
دیکھکر بات کیجاتی ہی اصغری نے کہا بیگم صاحب خطا معاف اب جوڑ کہان ہی جوڑ تو
اون دنون تھا جب علی نقی خان نے اسی گھر مین بہن کو بیاہ دیا تھا یا یہ وہی گھر ہی
کہ بیٹی لینے کیواسطے بھی جوڑ نہین اب کیا اس گھر مین کیڑے پڑ گئے ہین دولت
نہین سو یہ بڑا بول خدا کو نہین بھاتا اصغری نے شاہ زمانی کو ایسا آڑے ہاتھون
لیا کہ بات نہ بن پڑی اور شاہ زمانی نے کہا اُستانی جی تم تو خفا ہوتی ہو اصغری نے
کہا بیگم صاحب میری کیا مجال ہی مجھکو تو امید تھی کہ آپ اس بات مین امداد کیجیگا
نہ کہ خود آپ ہی کو ناگوار ہی شاہ زمانی نے کہا اُستانی جی بُرا مانو یا بھلا جوڑ نہین ہے
اصغری نے کہا دولت مین ہم جوڑ نہین ہین ذات مین برابری کا دعوی ہی ہم نہین
انشاء اللہ وہ ہمارے جوڑ نہ ٹھہرینگے کیا مضائقہ ایک بات مین وہ کم ایک بات مین ہم کم
ہماری ایسی بہو دنیا مین چراغ لیکر ڈھونڈھتی پھرینگی تو نہ ملیگی شاہ زمانی بیگم نے
کہا اُستانی جی اقبال مند خان کے لڑکے کا رقعہ کیون نہین منگواتین اصغری نے
کہا مین نے سنا تھا کہ آپکے گھر بات ہو رہی ہی اس سے مین نے خیال نہین کیا
اور رقعون کی کیا کمی ہی لڑکیون کو لڑکے بہت اور لڑکون کو لڑکیان بہت
مین نے تو یہ سوچا تھا کہ ہنر اور دولت کا ساتھ ہی یہ چیز امیرون کے لائق ہی اور
امیر اسکو زیبا ہین بات ٹھہر جاے تو دونون کے لیے اچھا ہی لیکن اگر منظور

نسبت گفتگو کی تو سلطانہ بیگم نے شاہ زمانی بیگم سے کچھو بھیجا کہ آپکی نزدیک
یہ بات کیسی ہی شاہ زمانی یہ حال سنکر بہت گھبرائی اور اس فکر مین ہوئی کہ
محمودہ کی بات دب جاے تو دلدار جہان کی بات ٹھہرادون اوس وقت کہلا بھیجا
کہ مین سوچکر جواب کہلا بھیجونگی اگلے دن بخت و بدولت آموجود ہوئین اور جب ذکر چلا
تو سلطانہ سے کہا کہ کہان تم کہان مولویصاحب مین آسمان کا کیا جوڑ یہ بات
یہان کون لایا تھا سلطانہ نے کہا استانی جی شاہ زمانی نے کہا مین خود استانی جی
کے پاس جاتی ہون حسن آرا کو ساتھ لے اصغری کے پاس گئین اور کہا کہ استانی جی
تم اتنی بڑی تو عقلمند اور تم اتنا نہ سمجھین کہ رشتہ ناتہ برابر کے ساتھ ہوتا ہی علو یخان
کے گھر سے اس بات پر رقعہ پھرا کہ اونھون نے سونے کا پھر کھٹ نہین مانا بھلا
تم محمودہ کو کیا دوگی اصغری نے کہا بیگم صاحب مین نے تو لڑکی کے بیاہ کیواسطے
ایک بات کہدی تھی کچھ لڑکی کے مول تول کا پیام نہین دیا شہر مین اگرچہ اب
کل سمین بگڑ گئی ہین لیکن لینے دینے کا چکوتا کہین نہین سنا جو بیٹی دیگا وہ کیا
اودھار رکھیگا باقی رہی برابری سو ظاہر ہی کہ دولت کے اعتبار سے ہمکو کچھ نسبت
نہین علو یخان کا چوتھائی بھی یہان تو نہین لیکن آپ تو لڑکا بیاہتی ہین آپکو
جہیز کی کیا فکر لڑکی دینی ہو تو انسان یہ بھی سوچ کرے کہ بھائی لڑکی کا گذر دیکھ لو
یا کوئی غریب ہو اور بہو کے جہیز پر اودھار کھائے بیٹھا ہو وہ اوسکی فکر کرے تو
بجا ہی آپ تو بیٹی لیتی ہین اور سب کچھ خدا کا دیا ہوا آپکے یہان موجود ہے

کھڑی ہوگئی اور اپنا مطلب بیان کیا سلطانہ بیگم نے کہا اچھا استانی جی آپ
بیٹھیے تو سہی اصغری نے کہا اب مین اپنی مراد لیکر بیٹھونگی سلطانہ بیگم نے ہاتھ
پکڑکر بٹھا لیا اور کہا کہ بٹیا بیٹیون کے کام مشکل کام ہین کمہار کے یہان سے
دیگ کا پیالہ لیتے ہین تو ٹھوک بجا لیتے ہین اور یہ تو عمر بھر کی کمائیون کے بیوہار
ہین سوچ سمجھکر صلاح مشورہ ہوکر کرنا چاہیے آپنے ذکر کیا اب مین انکے باپ
سے اور اپنی بڑی بہن سے اور کنبے کے اور دو چار آدمیون سے صلاح کرون
پھر جیسا ہوگا دیکھا جائیگا اور ابھی تو ارجمند لڑکا ہی اوسکے بیاہ کی کیا جلدی
ہی اصغری نے کہا حوصلہ سے بڑھکر مین نے سوال کیا ہی جسطرح مصر مین کوئی بڑھیا عورت
سوت کی انٹی لیکر حضرت یوسف کی خریدار بنی تھی اسی طرح میرے پاس غریبی اور
عاجزی کے سوا کچھ دینے لینے کو نہین ہی اب صرف آپکی مہربانی درکار ہی ہر چند
سلطانہ بیگم نے زبان سے کچھ نہ کہا لیکن انداز سے معلوم ہوا کہ بات ناگوار
نہین ہوئی چلتے ہوئے اصغری جمال آرا اور حسن آرا سے کہتی گئی کہ اب اسکا نباہ
آپ لوگون کے اختیار مین ہی اصغری کے جانے کے بعد دونون بہنون نے
محمودہ کی حد سے زیادہ تعریف کی سلطانہ تو نیم راضی ہوگئی لیکن شاہ زمانی بیگم
کی بھی ایک بیٹی تھی دلدار بیگم اور شاہ زمانی کا یہ ارادہ تھا کہ ارجمند سے
اپنی بیٹی کی منگنی کرے لیکن اتنا غنیمت تھا کہ ابھی تک شاہ زمانی نے
اپنی بہن سے کچھ اسکا تذکرہ نہین کیا تھا جب اصغری نے محمودہ کی

چندے ماہتاب اس صورت کے آدمی کہان نظر آتے ہین اصغری نے کہا پھر
بوا سو اغریبی کے اور ہم مین کیا بُرائی ہی اگرچہ چھوٹا مُنہ بڑی بات ہے لیکن
علی نقی خان مرحوم کو دو چار پشتین نہین گذرین آخر ہم بھی اونھین کے نام لیوا ہین
دونون بہنون نے کہا اُستانی جی تم ہماری سرتاج ہو اور ہم اور تم کیا دو دو ہین
ایک ذات ایک خون اصغری نے کہا پھر کیا تامل ہی میری درخواست کو قبول فرمایئے
حسن آرا نے کہا اچھا اُستانی جی آج ہم اس بات کا مذکورا ماں سے کرینگے اصغری نے کہا
مذکور نہین مذکور تو مین بھی کر سکتی ہون بلکہ دل سے آمین مدد کرو اور اب یہ بات
چھڑی ہی تو ایسا ہو کہ پوری ہو جائے دونون بہنون نے وعدہ کیا کہ اُستانی جی جیسا
آپکا ارادہ ہی انشاء اللہ ویسا ہی ہوگا غرضکہ اوس وقت دونون بہنین رخصت
ہوگئین اگلے دن اصغری خود سلطانہ بیگم سے ملنے کو گئی دو سو روپیہ کا بہت عمدہ
شالی رومال جو سیالکوٹ سے لائی تھی سلطانہ بیگم کو نذر دیا سلطانہ بیگم نے
کہا اُستانی جی تم ہمکو بہت شرمندہ کرتی ہو ہمکو تمھاری خدمت کرنی چاہیے
نہ کہ اُلٹا تمسے لین اصغری نے کہا یہ رومال مین نے صرف آپکے واسطے فرمایش
کر کے بنوایا اور اسکو آپ قبول فرمایئے ڈیڑھ برس سے اسی امید مین میری گٹھری مین
بندھا تھا کہ دہلی چلکر مین خود پیش کرونگی سلطانہ بیگم نے کہا مین اسکو بطور
تبرک کے لیے لیتی ہون لیکن مجھکو خدا کی قسم شرم آتی ہی کبھی آپنے بھی تو
کچھہ فرمایش کی ہوتی کہ میرا جی خوش ہوتا اتنا سہارا پاکر اصغری دست بستہ

مگر ہم سے اس معاملہ مین کچھہ بات نہین ہوئی علوی خان مین کیا برائی تھی خدا جانے
رقعہ پھیروا کیون لیا اسیطرح بات مین بات اور ہونے لگی اصغری نے کہا صاحبو
میرا مطلب ہاجاتا ہی بیان کا جواب مجھکو دیجیے جمال آرا نے کہا اُستانی جی بھلا
ہم کیونکر ہامی بھر سکتے ہین اصغری نے کہا دولت سیرت صورت تین چیزین
ہوتی ہین دولت تو ہم غریبون کے پاس نام کو نہین رہی سیرت سو بوا حسن آرا
تم محمودہ سے بخوبی واقف ہو دو برس تمھارا اوسکا ساتھ رہا تم سچ کہنا شرم لحاظ
ادب قاعدہ یکجہتی ہر کام کا سلیقہ اور ہر طرح کا ہنر لکھنا پڑھنا سینا پرونا پکانا
یہ سب باتین محمودہ مین ہین یا نہین کچھہ اسپر موقوف نہین ہی کہ محمودہ میری نند
یا میری شاگرد ہی نہین وہ لڑکی کچھہ خدا نے بہمہ صفت موصوف پیدا کی ہی کیون
بوا حسن آرا مین جھوٹھ کہتی ہون تو تم بولو حسن آرا نے کہا اُستانی جی بھلا چاند پر
کوئی خاک ڈال سکتا ہی محمودہ بیگم ماشاء اللہ بڑے گھر وبمین اپنا ثانی نہین
رکھتین بھلا کوئی محمودہ بیگم کا پاسنگ تو ہوے اصغری نے کہا اور صورت سو
ناک کان آنکھہ جیسے آدمی مین ہوتے ہین محمودہ مین بھی ہین وہ بھی آدمی کا بچہ
ہی حوان ہونے پر کچھہ اس سے زیادہ صورت نکل آئیگی جمال آرا بولی ای اُستانی جی
محمودہ بیگم کو آدمی کا بچہ کہتی ہو خدا کی قسم حور کا بچہ ہی بڑے گھر وبمین اونچی
دوکان پھیکا پکوان ہم نے تو کوئی صورت دار نہ دیکھا ہم دونون بہنین موجود
ہین خدا کی قسم بعض لونڈیان ہمسے اچھی ہین اور محمودہ تو چندے آفتاب اور

چندے ماہتاب اس صورت کے آدمی کہان نظر آتے ہین اصغری نے کہا پھر
بوا سوا غریبی کے اور ہم مین کیا بُرائی ہی اگرچہ چھوٹا مُنہ بڑی بات ہے لیکن
علی نقی خان مرحوم کو دو چار پشتین نہین گذرین آخر ہم بھی اونھین کے نام لیوا ہین
دونون بہنون نے کہا اُستانی جی تم ہماری سرتاج ہو اور ہم اور تم کیا دو دو ہین
ایک ذات ایک خون اصغری نے کہا پھر کیا تامل ہی میری درخواست کو قبول فرمایئے
حسن آرا نے کہا اچھا اُستانی جی آج ہم اس بات کا مذکورا ماں سے کرینگے اصغری نے کہا
مذکور نہین مذکور تو مین بھی کر سکتی ہون بلکہ دل سے آمین مدد کرو اور اب یہ بات
چھڑی ہی تو ایسا ہو کہ پوری ہو جائے دونون بہنون نے وعدہ کیا کہ اُستانی جی جیسا
آپکا ارادہ ہی انشاء اللہ ویسا ہی ہوگا غرضکہ اوس وقت دونون بہنین رخصت
ہوگئین اگلے دن اصغری خود سلطانہ بیگم سے ملنے کو گئی دو سو روپیہ کا بہت عمدہ
شالی رومال جو سیالکوٹ سے لائی تھی سلطانہ بیگم کو نذر دیا سلطانہ بیگم نے
کہا اُستانی جی تم ہمکو بہت شرمندہ کرتی ہو ہمکو تمھاری خدمت کرنی چاہیے
نہ کہ اُلٹا تمسے لین اصغری نے کہا یہ رومال مین نے صرف آپکے واسطے فرمایش
کر کے بنوایا اور اسکو آپ قبول فرمایئے ڈیڑھ برس سے اسی امید مین میری گٹھری مین
بندھا تھا کہ دہلی چلکر مین خود پیش کرونگی سلطانہ بیگم نے کہا مین اسکو بطور
تبرک کے لیے لیتی ہون لیکن مجھکو خدا کی قسم شرم آتی ہی کبھی آپنے بھی تو
کچھ فرمایش کی ہوتی کہ میرا جی خوش ہوتا اتنا سمجھا یا کر اصغری دست بستہ

مگر ہم سے اس معاملہ مین کچھہ بات نہین ہوئی علوی خان مین کیا بُرائی تھی خدا جانے
رقعہ پھر واکیون لیا اسیطرح بات مین بات اور ہونے لگی اصغری نے کہا صاحبو
میرا مطلب ہاجاتا ہی ہان تا کا جواب مجھکو دیجیے جمال آرا نے کہا اُستانی جی بھلا
ہم کیونکر ہامی بھر سکتے ہین اصغری نے کہا دولت سیرت صورت تین چیزین
ہوتی ہین دولت تو ہم غریبون کے پاس نام کو نہین رہی سیرت سو بوا حسن آرا
تم محمودہ سے بخوبی واقف ہو دو برس تمھارا اوسکا ساتھ رہا تم سچ کہنا شرم لحاظ
ادب قاعدہ نیکبختی ہر کام کا سلیقہ اور ہر طرح کا ہنر لکھنا پڑھنا سینا پرونا پکانا
یہ سب باتین محمودہ مین ہین یا نہین کچھہ اسپر موقوف نہین ہی کہ محمودہ میری بند
یا میری شاگرد ہی نہین وہ لڑکی کچھہ خدائی بہمہ صفت موصوف پیدا کی ہی کیون
بوا حسن آرا مین جھوٹھ کہتی ہون تو تم بولو حسن آرا نے کہا اُستانی جی بھلا چاند پر
کوئی خاک ڈال سکتا ہی محمودہ بیگم ماشاء اللہ بڑے گھر وبمین اپنا ثانی نہین
رکھتین بھلا کوئی محمودہ بیگم کا پاسنگ تو ہو اصغری نے کہا اور صورت سو
ناک کان آنکھہ جیسے آدمی مین ہوتے ہین محمودہ مین بھی ہین وہ بھی آدمی کا بچہ
ہی حوران بہشت پر کچھہ اسسے زیادہ صورت نکل آئیگی جمال آرا بولی ای اُستانی جی
محمودہ بیگم کو آدمی کا بچہ کہتی ہو خدا کی قسم حور کا بچہ ہی بڑے گھر وبمین اونچی
دُکان پھیکا پکوان ہم نے تو کوئی صورت دار نہ دیکھا ہم دونون بہنین موجود
ہین خدا کی قسم بعض لونڈیان ہمسے اچھی ہین اور محمودہ تو چندے آفتاب اور

بات ہی اصغری نے کہا بوا بڑا مشکل کام ہی تم وعدہ کرو کہ مجھکو ناامید نکروگی تو
مین کہون حسن آرا اور جمال آرا نے جانا کیسی نوکری چاکری کیواسطے کہینگی
دونون نے کہا استانی جی خدا کی قسم تمھاری واسطے ہم دل و جان سے حاضر ہین لو ہمکو
تو بڑی تمنا ہی کہ تم ہمسے کچھہ فرمایش کرو اصغری نے کہا وہ کام میرے نزدیک تو
بڑا ہی لیکن اگر آپ دونون صاحب دل سی آمادہ ہون تو کچھہ بڑا نہین دونون بہنون
نے کہا استانی جی خدا جانتا ہی ہمارے کرنے کا کام ہو تو ہمکو ہرگز دریغ نہین
جب خوب پکا وعدہ کرالیا تو اصغری نے کہا میری یہ آرزو ہی کہ محمودہ کو اپنی
فرزندی مین قبول کرو یہ سنکر دونون بہنون نے سکوت کیا پھر ادھر اودھر کی
باتین ہونے لگین جب دونون اوٹھنے کو ہوئین تو اصغری نے ایک ہاتھہ سے
حسن آرا کا دوپٹہ پکڑا اور دوسرے ہاتھہ سے جمال آرا کا اور کہا کہ مین اپنا حق اب
لڑجھگڑ کر لونگی اور جبتک میرا سوال پورا نہوگا خدا کی قسم جانے نہ دونگی حسن آرا نے
کہا استانی جی بھلا اسمین ہمارا کیا اختیار ہی ابھی تو ارجمند خان لڑکا ہی دوسرے
ایسی باتو نمین ماں باپ کے ہوتے بہنون کو کیا دخل اصغری نے کہا بڑی لڑکیان
ہوئی بہنین بھی ماں کے برابر ہوتی ہین اور رشتے ناتے بے سبکی صلاح کے
نہین ہوتے ایسا ممکن نہین ہی کہ تم سے مشورہ نہو حسن آرا نے کہا ابھی ہمارے یہان
تو کچھہ ذکر مذکور کہین کا نہین ہی اصغری نے کہا تمکو معلوم نہوگا علوی خان
بہان رقعہ گیا تھا واپس آیا جمال آرا نے کہا استانی جی تمنے سنا ہی تو گیا ہوگا

کی جگہہ محمد عاقل کو پوری تنخواہ پر رکھہ لیا اصغری دہلی مین آئی تو اوسنے محمودہ
کی فکر کی حسن آرا بھی سے اپنے گھر آئی ہوئی تھی اور اونھین دونون جمال آرا بھی
سسرال سی چھوٹی بہن سے ملنے آئی تھی حکیم جی کا تو تمام گھر اصغری کا مرید تھا
دونون بہنین اصغری کے آنے کی خبر سنکر دوڑی آئین ہر طرح کی باتین ہوتی
رہین جمال آرا نے کہا استانی جی کیسا جی تم مین پڑا تھا کہ بیان نہین ہوسکتا
بھلا حسن آرا تو تمھاری شاگرد ہین لیکن مین شاگردون سے بھی زیادہ ہون میرا
اُجڑا ہوا گھر تمھین نے بسوایا اصغری نے کہا مین کس لائق ہون جمال آرا نے کہا
واہ استانی جی مین تو جیتے جی تمھارا سلوک نہین بھولونگی اور کیا کرون تم ہم
لوگونکی خدمت کسی طرح قبول نہین کرتین نہین تو اپنی کھال کی جوتیان تمکو
بنوا دیتی تب بھی شاید تمھارا حق ادا نہوتا اصغری نے کہا اول تو کچھہ خدمت مجھسے
نہ بن پڑی اور باقتضای سرداری کوئی کام آپکو پسند ہوا تو بیگم صاحب آپکو فدائی
سب قابل بنایا ہی ہم غریبون کا خوش کردینا کون بڑی بات ہی حسن آرا بولی
آئی ہی استانی جی تم اپنے منہ سے کیسی بات کہتی ہو اصغری نے کہا سنو بوا حسن آرا
استانی گری اور شاگردی تو اب باقی نہین وہ مکتب تک تھی اب اللہ رکھے
تم بیاہی گئین ادھر تم پوتڑون کی امیر اور امیرونکی سرتاج ادھر یہ سردار اور
سردارونکی بیٹی بہو اب اس شہر مین تمسے بڑھکر تو دوسرا امیر نہین تم تک پہونچکر
جو آدمی محروم رہے تو اوسکی قسمت کا قصور ہی حسن آرا نے کہا اچھی استانی جی کیا

کی کچہری مین جایا کرین رئیس کے مقدمات کی خبر لینا اور صبح و شام محلون مین جانا
چنانچہ مولویصاحب رات کو آتے تو بہت تھک جاتے تھے اصغری نے کہا
ابا جان اب آپ کی عمر اس مشقت کے قابل نہین مناسب ہے کہ آپ گھر بیٹھنے
کی فکر کیجیے ایک کتاب مین مین نے پڑھا ہو کہ انسان عمر کے تین حصے کرے پہلا
حصہ بچپن کا اور دوسرا دنیا کے کامون کے بندوبست کا تیسرا آرام اور یاد الٰہی کا
پس اب آپ گھر بیٹھ کر آرام سے بیٹھیے مولویصاحب نے کہا اول تو رئیس نہین چھوڑتا
دوسرے آخر کوئی ہمیری جگہہ کام کرنے والا بھی تو چاہیے اصغری نے کہا رئیس سے
جب آپ اپنی ضعیفی کا عذر کیجیے گا تو غالب ہو کہ مان جائے اور کام کرنے کو تو
بھائی جان کیا کم ہین مولویصاحب نے کہا وہ کچہری دربار کا دستور قاعدہ کیا جانے
اصغری نے کہا چند روز اونکو بلا کر ساتھ رکھیے دیکھنے بھالنے سے سب معلوم
ہو جائیگا وہ تو مولوی آدمی ہین ہندو لوگ تو دو چار فارسی کی کتابین پڑھکر
کچہری کی نوکری کرنے لگتے ہین مولویصاحب کو اصغری کی بات پسند آئی اصغری
تو دہلی پہونچی اور مولویصاحب نے محمد عاقل کو بلا بھیجا چند روز مین محمد عاقل نے
باپ کا سب کام اوٹھایا اور رئیس کو اپنی خدمت سے بہت خوش کیا تب مولویصاحب
نے رئیس سے کہا کہ یہ لڑکا اب حضور کی خدمت مین حاضر رہے مجھکو آزاد
فرمائیے شعر رسم ست کہ مالکان تحریر آزاد کنند بندۂ پیر رئیس
دل کا بڑا سخی تھا بیس روپیہ ماہیات مولویصاحب کی پنشن کر دی اور مولویصاحب

کہ مین جواب دون اصغری نے کہا جب انمین مروت نہین تو تمکو مروت کا لحاظ کیا
ضرور ہی اگر ہمسے بچے تو کنبے مین بہت سے غریب ہین اونکا حق مقدم ہی غیرونکو اور
غیرون مین سے بھی ایسون کو دینے سے کیا فائدہ اور یہ ضرور نہین کہ تم سختی
سے جواب دو کسی طور پر اونکو سمجھا دو خلاصہ یہ کہ یہی لوگ محمد کامل کے شیطان
تھے اصغری نے حکمت عملی سے انکو نکلوا دیا نوکرون مین جو جو بد وضع تھے چھانٹ
چھانٹ کر نکالے گئے اور ڈیڑھ برس اصغری نے رکہا اندر باہر سب انتظام
درست کر دیا اب میان مسلم کی شادی ہونے والی تھی اصغری کی طلب مین خط گیا
اور تماشا خانم نے بہت اصرار کے ساتھ لکھا از بسکہ بہت دن ہو چکے تھے اصغری نے
دہلی آنیکا ارادہ کیا لیکن اپنے دل مین سوچی کہ محمد کامل کو اکیلا چھوڑ جانا مصلحت نہین
محمد کامل سے کہا کہ مسافرت مین تنہا رہنا مناسب نہین کوئی اپنا شستہ دار
ساتھ رہنا ضرور ہی سو میرے نزدیک تم اپنے خالہ زاد بھائی محمد صالح کو بلا لو وہ
یہان تمھارے پاس کچہری کا کام بھی سیکھے گا اور پڑھے گا بھی اور شاید کہین
اوسکی نوکری بھی لگجائے امیر بیگم کو خط گیا اور اصغری کے رہتے محمد صالح پہونچگیا
یہ لڑکا نہایت درجے کو نیکبخت تھا اور محمد کامل سے صرف دو برس چھوٹا تھا اب
اصغری کو اطمینان ہوا تو سیالکوٹ سے رخصت ہو لاہور پہونچی یہان مولوی
محمد فاضل صاحب کے پاس ایک ہفتہ مقیم رہی مولوی محمد فاضل کی عمر ساٹھ برس
کے قریب تھی اور مختاری کی نوکری مین محنت بہت تھی روز بلا ناغہ سب جا کمون

تمکو بے مطلب دیجاتی ہین جب دیکھتے ہین کہ کام بگڑتا ہی نہ دینگے تو مقدمہ خراب
ہوگا عاجزا کر قرض وام لیکر گھر والیون کے زیور بیچکر رشوت دیتے ہین محمد کامل نے
کہا مین خود نہین لیتا پھر آپمین کیا ڈر ہی اصغری بولی اول تو رشوت چھپ نہین
سکتی علاوہ اسکے فرض کیا کہ آدمی پر ظاہر نہوئی خدا جو پردو نہین دیکھتا ہی وہ تو
جانتا ہی بندون کا گناہ جمع کرنا اور عاقبت کی جوابدہی ہمیشہ بڑی ہیبا کی کی
بات ہی غرض پس و پیش سمجھا کر اصغری نے محمد کامل سے توبہ کرائی چند روز رہکر
اصغری نے پوچھا یہ چار آدمی جنکو باہر کھانا جاتا ہی کون لوگ ہین محمد کامل نے کہا
نوکری کی امیدوار ہین بیچارے غریب الوطن ہین مین نے کہا اچھا جبتک تمھاری نوکری
لگے تبتک میرے پاس رہو اصغری نے پوچھا پھر اب تک انکو نوکری نہین ملی محمد کامل
نے کہا نوکری تو ملتی ہی لیکن انکی حیثیت سے کم ہی اصغری نے کہا جب انکی حالت
یہانتک پہونچی ہی کہ دوسرے کے سر پر پڑے ہوئے روٹیان کھاتے ہین تو
حیثیت سے کیا بحث باقی رہی تھوڑی بہت جو ملے کرلین محمد کامل نے کہا
خدا جانے تم کیا کہتی ہو عزت سے گھٹکر کیونکر کرلین اصغری نے کہا کم درجہ کی نوکری
مین تو بیغیرتی ہوتی ہی اور دوسرے کے سر ڈھئی دینے مین بیغیرتی نہین جب ان
لوگون مین اتنی غیرت نہین تو اور عادتین بھی انمین ضرور بُری ہونگی انکا
ساتھ اچھا نہین ضرور تمھارے نام سے کچھ یہ لیتے بھی ہونگے انسے کہو کہ یا
نوکری کرین یا رخصت ہون محمد کامل نے کہا میری مروت تو مقتضی نہین ہوتی

کی خبر لے لیجیے اور مکتب کی رقم کا حساب کتاب محمودہ کو لکھا دیجیے الغرض اصغری
رخصت ہوئین ڈاک پر سوار ہو سیدھی سیالکوٹ پہونچین یہان محمد کامل و فعتہً
اصغری کے پہونچنے سے سخت متعجب ہوا اور پوچھا کہ خیریت ہی کہین اماں
سے تو نہین لڑ آئین اصغری نے کہا توبہ کرو کیا اماجان میرے برابر کی
ہین کہ مین اونسے لڑنے جاؤنگی اس چار برس مین کبھی تمنے مجھکو اونسے
یا کسی سے لڑتے دیکھا یہان محمد کامل نے خوب ہاتھ پاؤن نکالے تھے اور
بڑی صحبت مین مبتلا تھا خوشامدی لوگ جمع تھے اور وہ اوسکو الو بنائے ہوئے
تھے بازار رشوت گرم تھا ناچ رنگ تک بھی احتراز باقی نرہا تھا امیری ٹھاٹھ
تھے تنخواہ سے چار چند کا معمولی خرچ اگر یہی حال چندے اور رہتا ضرور جمعیت صاحب
کو بدگمانی پیدا ہوتی اور آخر کو نوکری جاتی رہتی اچھی وقت اصغری جا پہونچی فوراً
اونسے ہر طرف سے رخنہ بندیان کین اور سمجھایا کہ تمکو خدا نے سنبھالنا کر کر دیا اوسکا یہی
شکریہ ہی کہ تمکو اوپر قناعت نہین محمد کامل نے کہا کہ جو خوشی سے دیدی اوسمین کیا قباحت
ہی اصغری نے کہا سبحان اللہ روپیہ بھی ایسی چیز ہی کہ کوئی اوسکو بیوجہ خوشی سے
دیتا ہی اندنون لوگ روپیہ کے اسقدر حاجتمند ہین کہ عزت تک کی پروا نہین کرتے
مگر روپیہ نہین چھوڑتے آدمی اپنے اوپر قیاس کرے کہ ہم کسیکو کیا دیا کرتے ہین ایک
زکوٰۃ کی بھی کچھ اصل ہی سیکڑے پیچھے برسوین دن چالیسوان حصہ ڈھائی روپیہ دیتے
ہوئے جان نکلتی ہی لوگون کے پاس ایسا کہان کا خزانہ قارون بھرا پڑا ہی کہ وہ

مکتب کو کیا کرچلیں اصغری نے کہا مکتب اور گھر سب آپ کے حوالے کیے جاتی ہون -
محمد عاقل نے کہا واہ کیا خوب مجھکو گھر سے تعلق نہ مکتب سے واسطہ مین کیا کرسکتا ہون
اصغری نے کہا تعلق رکھنا اور نہ رکھنا سب آپکی اختیار مین ہی محمد عاقل نے کہا تمیز دار ہو
یہ بات تمھارے منہ سے زیبا نہین بھلا میرا کیا اختیار ہے گھر تمھاری آپا نے چھڑوایا
رہا مکتب سو لڑکیون کا ہی لڑکون کا مکتب ہوتا تو مین خوشی سے سبکو پڑھا دیا کرتا
اصغری نے کہا اب آپا اور آپ دونون گھر مین چلکر رہیے اماجان اکیلی ہین محمد عاقل
نے کہا اپنی بہن کو سمجھاؤ اصغری نے کہا سمجھانیکی کیا ضرورت ہی آپا تو خود جانتی
اور سمجھتی ہین یہان اکیلے آپ کو تکلیف ہوتی ہے نہ بچونکا کوئی سنبھالنے والا
ہی نہ گھر کا کوئی دیکھنے والا دکھہ سکھہ آدمی کے ساتھہ ہین بے ضرورت جدا
رہنا مناسب نہین اور پچھلی باتین گئی گذری ہوئین آپس کی نا اتفاقی کیا اور
باہم کی رنجش کیسی اکبری جدا گھر کرنیکا مزہ خوب چکھہ چکی تھی اور بہانہ ڈھونڈھتی تھی
کہ پھر ساتھہ رہنے کو کوئی کہے فوراً راضی ہوگئی اور اصغری دونونکو اپنے ساتھہ لوالائی
محمد کامل کی مان کو اصغری کی جانیکا سخت قلق تھا اونکی بھی تسلی ہوگئی کہ خیر ایک بہو
گئی تو دوسری موجود ہی محمودہ کو البتہ بڑی فکر تھی کہ دیکھیے کیا ہو لیکن اصغری نے
ادھر تو محمودہ کی تسلی کی اور سمجھا دیا کہ اب وہ باتین نہین ہین ادھر اپنی آپا کو
سمجھا دیا کہ محمودہ اب بڑی ہوگئی ہی کوئی سخت بات اسکو نہ کہیے گا مکتب کیواسطے
محمد عاقل سے اتنا کہدیا کہ پڑھانا لکھانا وغیرہ سب محمودہ کرلیا کرینگی آپ صرف بالائی انتظام

خرچ نہین کیا صرف پچاس روپے نقد اور بیس کپڑے کیواسطے تمھاری بھائی جان
کو سیالکوٹ جاتے ہوئے ضرور دیے تھے سو بھی قرض مین اور باقی کوڑی کوڑی
کا حساب لکھا ہوا موجود ہی دیکھ لو عورتونکی کمائی بھی کوئی کمائی ہی اگر عورتون کی
کمائی سے گھر بسا کرین تو مرد کیون ہون میرا اپنا گھر بنا رہی تو مین ایسی ایسی دس مکتبون
کے اجرنے کی بھی پروا نہین کرتی تماشا خانم نے کہا ایسی بھری برسات مین کہان
جاؤ گی جاڑا آنے دو اوس وقت کھلے موسم مین دیکھ لینا اصغری نے کہا اوی بہو
دیر کرنا تو غضب ہی اب جو کام سمجھا ذرا سے نکلیگا پھر بڑے جھگڑون سے بھی طے نہین
ہوگا تماشا خانم نے کہا اوی بہو آپا گھر چھوڑتی ہوئے تمھارا جی نہین کڑھتا اصغری نے
کہا کیون نہین کڑھتا کیا مین آدمی نہین ہون لیکن یہ تھوڑی دیر کا کڑھنا بہتر تا
عمر بھر کا جلاپا تماشا خانم نے کہا تمنے اپنی ساس سے بھی اجازت لی اصغری نے
کہا بھلا وہ اجازت دینگی لیکن ہماری ساس بیچاری سیدھی آدمی ہین مین سمجھا دونگی
تو یقین ہی نرو لیکن غرض یہ کہ اصغری نے اپنا ارادہ اور اوسکے وجوہات اپنی ساس سے
ایکدن بیان کیے بات معقول تھی اوسمین کون گفتگو کر سکتا تھا اصغری کا جانا
ٹھہر گیا ایک روز جاکر اصغری سب کچھ حال اپنی ماں سے بھی کہہ آئی اور رخصت
ہوآئی مکتب کیواسطے لڑکیون کو سمجھا دیا کہ محمودہ تم سب کے پڑھانی کو بہت ہین
مین صرف دو مہینے کیواسطے جاتی ہون سب لڑکیان بدستور آیا کرین رخصت ہونے
کی تقریب سے اپنی آپا کی پاس گئی محمد عاقل نے پوچھا کیون بھائی تمیزدار ہو تم جاتی ہو

دانشمند تھی سمجھ گئی کہ وال مین کالا ہی بہت دن تک اصغری فکر مین رہی کہ اب
کیا تدبیر کرون آخر کو سوا اسکے کچھ سمجھ مین نہ آیا کہ خود جانا چاہیے ہر چند اصغری نے
سیالکوٹ جانے کا عزم مصمم کر لیا تھا لیکن تماشا خانم کو صلاح کیواسطے بلا بھیجا اور سب
حال اوس سے کہا تماشا خانم نے کہا بوا کوئی ویرانی ہوئی ہی شہر چھوڑ کر اب کہان
سیالکوٹ جاتی پھر بگی اصغری نے کہا مجھکو شہر سے کیا مطلب ہین تو جسکے ساتھ وابستہ ہون
وہین شہر ہی تماشا خانم نے کہا ای ہی کنبے والے کیا کہینگے ہمارے کنبے مین سے آج تک
کوئی باہر نہین گیا اصغری نے کہا اسمین عیب کی کیا بات ہی آخر یہی کہینگے کہ میان
کے پاس چلی گئی تو بُرا کیا کیا اور کنبے کی رسم کو جو پوچھو تو پچھلے دنون مین ڈاک
بھی نہ ریل نہ رستے آباد تھے عورتون کا سفر کرنا بہت مشکل تھا اس سبب سے لوگ
نہین جاتے تھے اب کیا مشکل ہی اگر آج ڈاک مین بیٹھون اور خدا اصل خیر رکھے تو
پرسون سیالکوٹ داخل گویا میرٹھ گئی تماشا خانم نے کہا کیا طلبی کا خط آیا ہی اصغری نے
کہا خط تو نہین آیا تماشا خانم بولی بن بلائے جانا تو مناسب نہین اصغری نے کہا تم
مناسب نامناسب سب دیکھتی ہو اور مین کہتی ہون کہ اگر مین نہ جاؤنگی تو عمر بھر کو گھر غارت ہو جائیگا
تماشا خانم بولی اے آپا ایسی تم کیون گری پڑتی ہو تمکو اوفتی کیا پروا ہی خدا تمھارے
مکتب کو سلامت رکھے تم دس کو روٹی کھلایا کرو اصغری نے کہا واہ آپکی بھی کیا سمجھ ہی یہ
مکتب تو مین نے اپنا جی بہلنے کیواسطے بھالیا ہی مجھکو اوس سے کمائی کرنی منظور نہین خدا
جانے تمکو یقین آوے یا نہ آوے آج تک مین نے مکتب کی رقم سے ایک پیسا اپنے اوپر

قدیم الخدمتہ ہین اور ہمکو ہر طرح سے انکی پرورش مدنظر رہتی ہی لیکن اب تو
جانتی ہین اب گنجایش نہین ہیں اگر آپ انکے بیٹے کی پرورش فرمائینگے تو ہم آپکے ممنون ہونگے
جیمس صاحب پہلے سے محمد کامل کے حال پر ملتفت تھا ایسے وقت مناسب پر تقریب
ہوگئی کہ جیمس صاحب کو بہت خیال ہوگیا اول تو جوان عمر دوسرے شریف تیسرے رئیس کا
سفارشی چوتھے خود صاحب کا رفیق پانچوین لائق اتنے حقوق محمد کامل کو حاصل ہوگئے
صاحب نے پہلے دن کچہری کرتے ہی محمد کامل کو پچاس روپے کا نائب سررشتہ دار کیا اور مولوی
محمد فاضل صاحب کو خط لکھا کہ بافضل ہمنے آپکے بیٹے کو پچاس کی نوکری دی ہی اور ہم جلد
اسکی ترقی کرینگے آپ رئیس کی خدمت مین اطلاع کردیجیے مولوی صاحب نے بطرز مناسب
صاحب کا شکریہ ادا کیا اور وہ محمد کامل جو کبھی امیدواری کا محتاج تھا اور چھوٹے چھوٹے
عہدہ دارونکی عوضیان کرتا تھا اور صرف دس روپے کا روزنامچہ نویس تھا اور پندرہ کے
وعدہ پر صاحب کے جوتنے سے جیمس صاحب کے ساتھ سیالکوٹ آیا تھا اب ایکدم سے پچاس کا
عہدہ دار ہوگیا محمد کامل کی ماں اگرچہ آتے وقت ناخوش ہوئیں تھین پچاس کا نام
سنکر اونکی باچھین بھی کھل گئین آتے گھر مین چوگنی برکت ہوگئی اصغری کا انتظام
اور بیس کی جگہہ اسی ساٹھ روپے مہینا گھر مین آنے لگا کیا پوچھنا ہی محمد کامل آخر ایک ہی
برس مین سررشتہ دار ہوگیا لیکن سررشتہ دار ہونے تک سنبھلا ہوا تھا خرچ بھی
برابر آتا تھا خط بھی متواتر چلے آتے تھے لیکن کمبخت جوان آدمی تھا خود مختار ہوکر رہا
صحبت بری ملگئی بہک چلا خطونمین کمی ہونی شروع ہوئی اصغری تو بڑی

محمد کامل نے کہا ہان رخصت منظور ہونی پڑی ہے اصغری نے کہا منظور ہونے کو
کیا ہوا اوسی جمیس صاحب سے کہو وہ چٹھی لکھدیگا غرض اصغری نے زبردستی جوت کر
محمد کامل کو جانے پر راضی کیا اپنے پاس سے پچاس روپیہ نقد دیا اور چھ جوڑے
نئے کپڑے بنوا دیے دیانت کے بیٹے رفیق کو ساتھ کر دیا مولوی محمد کامل
سیالکوٹ تشریف لیگئے ادھر اصغری نے مولوی محمد فاضل صاحب کو یہ تمام
حال خط مین لکھا اور یہ بھی لکھدیا کہ جمیس صاحب سیالکوٹ کو جاتے ہوئے ضرور لاہور
ہوکر جائینگے اگر ایسا ہوسکے کہ آپ وہان اونسے ملاقات کرکے انکی سفارش مجھ
رئیس سے کرادین تو بہت مفید ہوگا مولویصاحب نے جمیس صاحب کی جستجو کی اور
رئیس کے کچھ دیہات ضلع سیالکوٹ مین بھی تھے مولویصاحب نے رئیس کی طرف سے
صاحب کی دعوت کی اور رئیس کے باغ مین ٹھہرایا کھانے کے بعد صاحب اور رئیس دونون
بیٹھے ہوئے باتین کر رہے تھے کہ مولویصاحب نے جمیس صاحب سے کہا دہلی کی رعایا کو آپکی
مفارقت کا بہت قلق ہے اگرچہ آپ صرف دو برس دہلی مین حاکم رہے لیکن آپکے
انصاف آپکی شرفا پروری سے وہان کے لوگ بہت خوش تھے ایک بندہ زادہ بھی
آپکی خدمت مین حاضر تھا اوسکے لکھنے سے سب حال معلوم ہوتا رہتا تھا صاحب نے پوچھا
کیا کوئی آپکا لڑکا بھی میری کچہری مین تھا مولویصاحب نے کہا محمد کامل
صاحب نے کہا وہ تو ہمارے ساتھ آتا ہی وہ آپکا بیٹا ہی مولویصاحب نے کہا آپکا
غلام ہی رئیس نے اس تقریب مین صاحب سے کہا کہ مولویصاحب ہماری ریاست کے

اب کیا وہ تیرے لیے بیٹھا رہیگا یا تیرے لیے سپاہی بھیج رہا ہی محمد کامل نے کہا
نہین بی مین اوس سے وعدہ کر آیا ہون اپنے جیمین کہیگا ہندوستانی کیسے
خود مطلبی ہوتے ہین چلتے وقت ہم سے جھوٹ بولا محمد کامل کی ماں نے کہا اچھا
جاکر کہہ آؤ کہ میرا جانا صاحب نہین ہوسکتا محمد کامل نے اصغری سے پوچھا کیون
صاحب تمھاری کیا صلاح ہی اصغری نے کہا صلاح اور ہوتی ہی اور دل کی خواہش
اور ہوتی ہی دل کی خواہش تو یہ تھی کہ تم یہان رہو گھر کا انتظام صرف تمھارے دم سے
ہی آخر گھر مین کوئی مرد بھی چاہیے اور صلاح پوچھو تو جانا مناسب ہی جب ایک حاکم
خود بے کہے تمکو ساتھ لیے جاتا ہی تو ضرور اپنی جگہہ پہونچکر بہت سلوک کریگا
محمد کامل نے کہا پانچ روپیہ کے واسطے کیا دو تین سو کوس کا سفر میرا تو دل جانے کو نہین
چاہتا وہ مثل ہی (گھر کی آدھی نہ باہر کی ساری) اصغری نے کہا یون تمکو اختیار
ہی لیکن ایسا موقع تقدیر سے ملا ہی پھر ہاتھہ نہ آئیگا اور سفر کون نہین کرتا ہمارے
ابا تمھارے ابا دیکھو ان لوگون نے عمر مین سفر مین تیر کر دین اور بالفعل پانچ سو لیے
گئے پیچھے دیکھو گے کتنے پانچ ہین اور اگر نہین جاتے تو پھر دس روپیہ سے بیدلی
مت ظاہر کرنا محمد کامل نے کہا تو یہانکی نوکری کو استعفا دیجاؤن اور فرض کیجیے کہ وہان
کچھہ صورت نہوئی تو اودھر سے بھی گیا اور ادھر سے بھی گیا اصغری نے کہا اول تو یہ فرض
کرنا کہ وہان کچھہ صورت نہ نکلے خلاف عقل ہی جیمیں صاحب اتنا بڑا حاکم اور تمکو کام دینا چاہے
اور صورت نہ نکلے میری سمجھہ مین تو نہین آتا اور پھر استعفا کیون دو مہینے دو مہینے کی رخصت لو

یہ حاکم محمد کامل پر بہت مہربانی کرتا تھا دن کو کچہری مین یہ حال معلوم ہوا شام کو
محمد کامل گھر مین آیا تو بہت افسردہ خاطر تھا اصغری نے پوچھا خیریت ہے آج
کیون اوداس ہو محمد کامل نے کہا کیا بتاؤن جیمس صاحب کی بدلی سیالکوٹ کو
ہوگئی وہی تو اپنی ایک مہربان حال تھے اب کچہری مین رہنے کا فرہ نہین اصغری نے
بہت دیر تک سکوت کیا پھر کہا کہ بیشک جیمس صاحب کا بدل جانا افسوس کی بات ہی
لیکن اسقدر کہ جتنا تمکو ہی دوسرا جو اونکی جگہہ آویگا خدا اوسکے دل مین بھی رحم
ڈالدیگا آدمی کو آدمی پر بھروسا نہین کھنا چاہیے اصغری نے پوچھا جیمس صاحب کب جائینگے
محمد کامل نے کہا کل شام کو ڈاک مین سوار ہوجائینگے اصغری نے کہا تم اونکی بنگلہ پر
نہین گئے محمد کامل نے کہا اب کیا جانا اصغری نے کہا واہ یہی تو ملنے کا وقت ہی کچھہ
نہوگا تو کوئی چٹھی پروانہ تمکو دیجائینگے محمد کامل نے کہا اچھا صبح کو جاؤنگا بہت
سویرے کپڑے پہن پہنا محمد کامل جیمس صاحب کے بنگلہ پر گیا جیمس صاحب نے کہا محمد کامل
ہم اب سیالکوٹ جاتا ہی اور ہم تم سے بہت راضی تھا اب تم چاہی تو ہمارے ساتھہ
سیالکوٹ چلی ہم تمکو وہان نوکری دیگا نہین اپنی پاس سے پندرہ روپیہ دیگا محمد کامل نے
سوچکے کہا کہ اسکا جواب مین حضور کو پھر حاضر ہوکر دونگا اپنی والدہ سے پوچھہ لون غرض
محمد کامل گھر لوٹ کر آیا تو ذکر کیا کہ جیمس صاحب مجھکو ساتھہ لیجاتے ہین محمد کامل کی ماں نے
تو سنتے ہی غل مچایا اصغری بھی سناٹے مین ہوگئی آخر محمد کامل نے پوچھا کہ صاحبو
بتاؤ کہ مین جاکر کیا جواب دون محمد کامل کی ماں بولین کہ جواب کیا دینا ہی

کسی عملہ کو رخصت کی ضرورت ہوئی وہ آدھی تنہائی تنخواہ پر عوضی اسکو دیگیا یہانتک
کہ اتفاق سی ایک دن روپیکا روزنامچہ نویس تین مہینی کی رخصت پر گیا تھا تین
مہینے بعد اوسنے استعفا بھیجدیا اور مولوی محمد کامل صاحب اوسکی جگہہ مستقل ہوگئے
کبھی کبھی اصغری سی نوکری کا تذکرہ آتا تو محمد کامل حقارت کی ساتھ کہا کرتا تھا
کہ کیا واہیات نوکری ہی دن بھر پسینا اور دس روپیہ نہ اوپر سے کچھہ پیدا ہی نہ آیندہ
کو ترقی کی امید ہین تو اسکو چھوڑ دونگا اصغری ہمیشہ ایسے خیالات پر ملامت کرتی
کہ سخت درجہ کی ناشکری تم کرتے ہو وہ دن بھول گئے کہ امیدواری بھی نصیب
نہ تھی یا اب برسرکار ہو تو قدر نہین کرتے گھر کے گھر مین دس روپیہ کیا کم ہی اپنے
بڑے بھائی کو دیکھو کہ کئی برس تک سوداگر کے یہان دس روپیکی نوکری کرتے رہے
اور جب تم نوکری سی ایسے دل برداشتہ ہو تو تم سے کام بھی کیا خاک ہوتا ہوگا
آخر کو نوکری خود چھوٹ جائیگی اور اسیطرح تھوڑے سے بہت بھی ہوتا ہی ہمارے
ابا پہلے آٹھہ روپیے مہینے کے نقل نویس تھے اب خدا کے فضل سے تحصیلدار
ہین اور خدا نے چاہا تو اور بھی بڑھینگے اوپر کی آمدنی پر کبھی بھولکر بھی نظر
مت کرنا حرام کے مال مین ہرگز برکت نہین ہوتی تقدیر سے بڑھکر مل نہین
سکتا پھر آدمی نیت کو ڈانوان ڈول کیون کرے اگر اس سے زیادہ ملنی والا ہی
تو خدا حلال سے بھی دیسکتا ہی۔ غرض اصغری ہمیشہ محمد کامل کو سمجھاتی رہتی تھی
یہانتک کہ جس حاکم کے پاس محمد کامل نوکر تھا اوسکی بدلی سیالکوٹ کو ہوئی

یہ حاکم محمد کامل پر بہت مہربانی کرتا تھا دن کو کچہری مین یہ حال معلوم ہوا شام کو
محمد کامل گھر مین آیا تو بہت افسردہ خاطر تھا اصغری نے پوچھا خیریت ہے آج
کیون اوداس ہو محمد کامل نے کہا کیا بتاؤن جیمس صاحب کی بدلی سیالکوٹ کو
ہوگئی وہی تو اپنے ایک مہربان حال تھے اب کچہری مین رہنے کا مزہ نہین اصغری نے
بہت دیر تک سکوت کیا پھر کہا کہ بیشک جیمس صاحب کا بدل جانا افسوس کی بات ہی
لیکن اسقدر کہ جتنا تمکو ہی دوسرا جو اونکی جگہہ آویگا خدا اوسکے دل مین بھی رحم
ڈالدیگا آدمی کو آدمی پر بھروسا نہین رکھنا چاہیے اصغری نے پوچھا جیمس صاحب کب جائینگے
محمد کامل نے کہا کل شام کو ڈاک مین سوار ہوجائینگے اصغری نے کہا تم اونکی بنگلہ پر
نہین گئے محمد کامل نے کہا اب کیا جانا اصغری نے کہا واہ یہی تو ملنے کا وقت ہی کچھہ
نہوگا تو کوئی چٹھی پروانہ تمکو دیجائینگے محمد کامل نے کہا اچھا صبح کو جاؤنگا بہت
سویرے کپڑے پہن پہنا محمد کامل جیمس صاحب کے بنگلہ پر گیا جیمس صاحب نے کہا محمد کامل
ہم اب سیالکوٹ جاتا ہی اور ہم تم سے بہت راضی تھا اب تم چاہی تو ہمارے ساتھہ
سیالکوٹ چلی ہم تمکو وہان نوکری دیگا نہین اپنی پاس سے پندرہ روپیہ دیگا محمد کامل نے
سوچکے کہا کہ اسکا جواب مین حضور کو پھر حاضر ہوکر دونگا اپنی والدہ سے پوچھہ لون غرض
محمد کامل گھر لوٹ کر آیا تو ذکر کیا کہ جیمس صاحب مجھکو ساتھہ لیجاتے ہین محمد کامل کی ماں نے
تو سنتے ہی غل مچایا اصغری بھی سنّاٹی مین ہوگئی آخر محمد کامل نے پوچھا کہ صاحبو
بتاؤ کہ مین جاکر کیا جواب دون محمد کامل کی ماں بولین کہ جواب کیا دینا ہی

کسی عملہ کو رخصت کی ضرورت ہوئی وہ آدھی تنہائی تنخواہ پر عرضی اسکو دیگیا یہانتک
کہ اتفاق سی ایک دن دس روپیہ کا روزنامچہ نویس تین مہینہ کی رخصت پر گیا تھا تین
مہینے بعد اوسنے استعفا بھیجدیا اور مولوی محمد کامل صاحب اوسکی جگہہ مستقل ہوگئے
کبھی کبھی صغری سی نوکری کا تذکرہ آتا تو محمد کامل حقارت کی ساتھ کہا کرتا تھا
کہ کیا واہیات نوکری ہی دن بھر پسینا اور دس روپیہ نہ اوپر سے کچھ پیدا ہی نہ آیندہ
کو ترقی کی امید ہین تو اسکو چھوڑ دونگا صغری ہمیشہ ایسے خیالات پر ملامت کرتی
کہ سخت درجہ کی ناشکری تم کرتے ہو وہ دن بھول گئے کہ امیدواری بھی نصیب
نہ تھی یا اب برسرکار ہو تو قدر نہین کرتے گھر کے گھر مین دس روپیہ کیا کم ہی اپنے
بڑے بھائی کو دیکھو کہ کئی برس تک سوداگر کے یہان دس روپیہ کی نوکری کرتے رہے
اور جب تم نوکری سی ایسے دل برداشتہ ہو تو تم سے کام بھی کیا خاک ہوتا ہوگا
آخر کو نوکری خود چھوٹ جائیگی اور اسیطرح تھوڑے سے بہت بھی ہوتا ہی ہمارے
ابا پہلے آٹھ روپیہ مہینے کے نقل نویس تھے اب خدا کے فضل سے تحصیلدار
ہین اور خدا نے چاہا تو اور بھی بڑہینگے اوپر کی آمدنی پر کبھی بھولکر بھی نظر
مت کرنا حرام کے مال مین ہرگز برکت نہین ہوتی تقدیر سے بڑھکر مل نہین
سکتا پھر آدمی نیت کو ڈانوان ڈول کیون کرے اگر اس سے زیادہ ملنی والا ہی
تو خدا حلال سے بھی دیسکتا ہی۔ غرض صغری ہمیشہ محمد کامل کو سمجھاتی رہتی تھی
یہانتک کہ جس حاکم کے پاس محمد کامل نوکر تھا اوسکی بدلی سیالکوٹ کو ہوئی

ارادہ کرے تو خدا پر توکل کرکے نا امیدی کا تصور ذہن مین نہ آنے دی مانا کہ
ہزارون نوکری کی جستجو مین لاحاصل پھرتے ہین لیکن جو نوکر ہین وہ بھی تمھین ایسے
آدمی ہین اور سو بات کی ایک بات تو یہ ہی کہ نوکری تقدیر سے ملتی ہی بڑی لائق
دیکھتے رہجاتے ہین اور اگر خدا کو دینا منظور ہوتا ہی تو نہ وسیلہ ہی نہ لیاقت چھپر
پھاڑ کر دیتا ہی گھر سے بلا کر نوکر رکھ لیتے ہین محمد کامل نے کہا تو غرض ہی گھر بیٹھا
رہون صغری نے کہا یہ ہرگز میرا مطلب نہین ہی جہانتک اپنے سے ہو سکے ضرور کوشش
کرنی چاہیے محمد کامل نے کہا یہی تو مشکل ہی کہ کیا کوشش کرون صغری نے کہا جو لوگ
نوکری پیشہ ہین انسے ملاقات پیدا کرو اونسے محبت بڑھاؤ اونکے ذریعہ سے تمکو نوکری
کی خبر لگتی رہیگی اور اونھین کے ذریعہ سے تم کسی حاکم تک پہونچ جاؤگے محمد کامل نے
یہی کیا کہ نوکری والون سے ملاقات کرنی شروع کی یہانتک کہ سررشتہ دار تحصیلدار
ایسے لوگون مین بھی آنے جانے لگا روز کی آنے جانے سے سبکو معلوم ہوا کہ انکو بھی نوکری
کی جستجو ہی یہانتک کہ بندہ علی بیگ نے جو کچہری مین اظہار نویس تھے محمد کامل
سے کہا کہ میان نوکری کی تلاش ہی تو میرے ساتھ کچہری چلا کرو چندے
امیدواری کرو سررشتہ کے کام سے واقفیت پیدا کرو حاکمون کو صورت
دکھاؤ اسطرح کبھی نہ کبھی ڈھب لگجائیگا محمد کامل کچہری جانے لگا اور بندہ علی بیگ کے
ساتھ کام کیا کرتا تھا یہانتک کہ حاکم سے دستخط کرالاتا حاکم لوگ سکو جاننے لگے
اسی اثنا مین کچھ چھوٹے عہدہ وارونکی دو چار عوضیان بھی محمد کامل کو ملگئین

ایسی تھوڑی نوکری مین اونکی اپنی گذر نہین ہوسکتی دوسری کو کہان سے دی سکتی
ہین پس سوا اسکے کہ تم نوکری کرو اور کوئی صورت نہین لیکن پہاڑ پر جانے کی
میری صلاح نہین آیا تو تمھارے واسطے کوشش کرینگے اور غالب ہی کہ جلد تر
اچھی نوکری بھی ملجائے لیکن کسیکا سہارا پکڑ کر نوکری کرنا کچھ ٹھیک بات نہین
بلا سے تھوڑی ہو پر اپنے قوت بازو سی ہو گو ابا کوئی غیر نہین ہین پر شتی مین بھی
تم سے اونکا ہاتھ اونچا ہی اونسے لینا کیا بلکہ مانگنا بھی عیب نہین پھر بھی خدا
کسیکا احسانمند نکرے خدا کو آنکھ جھکجاتی ہی اونھون نے منہ پر نہ رکھا تو کبھی مین
اللہ رکھے سو آدمی ہین منہ در منہ نہ کہینگے تو پیٹھ پیچھے ضرور کہینگے کہ دیکھو سسر کی
سہارے سے نوکر ہوئی محمد کامل نے کہا پھر کیا کرون لاہور چلا جاؤن اصغری نے کہا
لاہور مین کیا ہی رئیس کی سرکار خود تباہ ہی ابا جان کو بھی نہین معلوم پہلے کا لحاظ نا
وہ کس طرح پچاس روپیہ دیتا ہی نئے آدمی کی گنجایش اوسکی سرکار مین کہان
محمد کامل نے کہا اور بہت سرکارین ہین اصغری نے کہا جب سے انگریزی ہوئی سب
رئیس اسیطرح تباہ ہین پچھلی نام نمود کو سب نباہتے ہین اس سے ذلیل پانچ صورتین اور
یہان لگی لپٹی رہتی ہین سو بھی کیا خاک برسون تنخواہ نہین ملتی محمد کامل نے کہا پھر
کیا علاج اصغری نے کہا انگریزی نوکری تلاش کرو محمد کامل نے کہا انگریزی نوکری
تو بے سعی سفارش کے نہین ملتی ہزارون لاکھون آدمی مجھسے بہتر بہتر مارے
پھرتے ہین کوئی نہین پوچھتا اصغری نے کہا ہان سچ ہی لیکن جب آدمی کسی بات کا

چڑچڑا پن بڑی غریب لکھی پڑھی ہنرمند پیاری بیٹی بنگئی جمال آرا کا برسون کا اُجڑا ہوا
گھر اصغری کی بدولت خدا نے پھر آباد کیا لیکن یہ تمام قصہ دوسری کتاب مین لکھا جائیگا
خلاصہ یہ کہ حکیم جی کا تمام گھر چھوٹی بڑی اصغری کی پانون دھو دھو کر پیتے تھے
سلطانہ بیگم نے لاکھ لاکھ حکمتین کین کہ اصغری کچھ لے مگر اس خدا کی بندی نے کچھہ نہ لیا جب
حسن آرا کا بیاہ ہونے لگا تو بڑی حکیم صاحب نے مولوی محمد فاضل کا دباؤ ڈالکر اصغری کو ہزار
روپیہ کے جڑاؤ کڑے دیے اور کہا سنو تم میری پوتی اور نواسیون کے برابر ہو تمکو اُستانی گری
کی روسی نہین دیتا بلکہ اپنا بچہ سمجھکر دیتا ہون ادھر مولویصاحب نے سمجھایا تو اصغری
نے کڑے لیلیے بیان مین ہم دوسری بات لکھنے لگے۔ ادھر تو اصغری اپنے
مکتب مین مصروف تھی اودھر محمد کامل بے روزگاری سے گھبراتا تھا ایکدن اصغری
سے کہنے لگا کہ اب میرا جی بہت گھبراتا ہی اگر تمھاری صلاح ہو تو مین تحصیلدار صاحب کے
پاس پہاڑ پر چلا جاؤن اور اونکے ذریعہ سے نوکری تلاش کرون اصغری نے تھوڑی
دیر تامل کرکے کہا کہ نوکری کرنی تو بہت ضرور ہی اسواسطے کہ تم دیکھتی ہو کیسی تنگی سے
گھر مین گذر ہوتی ہی ابا جان اب بڈھے ہوے مناسب یہ ہے کہ وہ گھر مین بیٹھین اور
تم کما کر اونکی خدمت کرو علاوہ اسکی محمودہ بڑی ہوتی جاتی ہی مین اسکی منگنی کی
فکر مین ہون اور ارادہ یہ ہی کہ بہت اونچی جگہہ اسکا بیاہ ہو اور مین تم بیر کر رہی ہون
انشاء اللہ اسی برس اسکی بات ٹھہری جاتی ہی لیکن اسکے واسطے بڑا سامان درکار ہوگا
اور اس وقت تک کسی قسم کی کوئی چیز موجود نہین بھائی جان اول تو الگ ہین اور پھر

ہنر حاصل کرنے سے باز رکھین نام کو تو محبت اور حقیقت مین اولاد کے حق مین کانٹے
بوتیان ہین اولاد کو ناہموار اوٹھاتی جاتی ہین اور محبت کا نام بدنام کرتی ہین یہان
پہونچکر سب نے سکوت کیا تو فضیلت نے اپنی کہانی پھر شروع کی آور اوس بادشاہ
کے کوئی بیٹا نتھا اکیلی ایک بیٹی تھی بادشاہ نے یہ سمجھکر کہ میرے بعد یہی لڑکی وارث سلطنت
ہوگی اوس لڑکی کو خوب پڑھوایا لکھوایا اور ملکداری کا قانون قاعدہ سب اوسکو اچھی
طرح سکھایا آور اپنی جیتے جی اوسکو ملک کا کام سونپ دیا فضیلت یہانتک پونہچی تھی کہ
اصغری خانم نے کہا بوا تم تو جب جب کہانی کہتی جاتی ہو اور میرے دل مین پوچھنے کو
ہزارون باتین بھری ہین پر کیا کرون من تو ہو چکنے پر آیا اور مجھکو خالہ کے گھر
جانا ضرور ہی شام کے وقت کیسکے گھر عیادت کو جانا بھی منع ہی مین تو اب نہین
ٹھہر سکتی تم لڑکیان آپسمین کہو سنو اور سفینہن سے کہا کہ لو بوا اللہ بیلی ہین تو جاتی
ہون تمھارا دل چاہے تو تم بیٹھی رہو یا کل پھر آجانا یہان تو روز ہی ہوا کرتا ہی غرض
اصغری خانم تو خالہ کے گھر روانہ ہوئین اور سفینہن تو ایسی رجھین کہ پہر رات تک
لڑکیون مین بیٹھی رہگئین اصغری خانم کے پیچھے محمودہ اور حسن آرا نے کہانی کہنی شروع کی
منے کی باتین نکالین - اس بیان سے اصغری کی مکتب کا انتظام اور اوسکی تعلیم اور
تلقین کا طریقہ بخوبی ظاہر ہو اصغری بیشک حسن آرا کو بہت چاہتی تھی اور
اوس سے زیادہ اپنی نند محمودہ کو حسن آرا کو اس خوبی سے پڑھایا کہ دو برس مین فارسی
پڑھنے لگی اور اردو مین خط لکھ لیتی تھی نہ وہ بدمزاجی حسن آرا کی باقی رہی نہ وہ

سمندر سے ڈرنے کی کیا بات ہی مزے مین جہاز پر بیٹھے لیے اچھا خاصہ خانہ روان
بنگلیا سفیہن ہی ہی ہی استانی جی ڈوبنے کا کیسا بڑا کھٹکا ہی لو پارسال کی بات ہی کہ
نواب قطب الدین خان کے ساتھ میری خلیا ساس حج کو گئین تھین کچھ ایسی گھڑی کی
گئین کہ پھر لوٹ کر آنا نصیب نہوا اصغری خانم - ہان اتفاق کی بات ہی جہاز کبھی کبھا
ڈوب بھی جاتے ہین اور اگر خدانخواستہ آئے دن ڈوبا کرین تو سفر دریا کا کوئی نام
نلے ابتو دریا کا راستہ خشکی کی سڑکون سے زیادہ آباد ہوا ہی ہزارون لاکھون جہاز رات
دن آتے جاتے رہتے ہین انگریز اور اونکی بیوی بچے اور کل انگریزی سب جہاز
کی راہ یہان آتا ہی سفیہن - انگریزونکی عورتونکا کیا ذکر وہ تو کچھ اور ہی طرح کی
عورتین ہین ہماری اونکی کیا ریس وہ تو باہر پھرتیان ہین سنتی ہون ننھے ننھے بچونکو
ولایت بھیجدیتی ہین اونکا دل نہین کڑھتا نہین معلوم کس قسم کی ماین ہین کیونکر
اونکے دل کو صبر آتا ہی پھر باہر کی پھرنے والیان اور لوہے کی دل انکو ایک سمندر کیا
ہوا پر اوڑنا بھی کچھ مشکل نہین - اصغری خانم - باہر کے پھرنے کی جو تمنے کہی تو اونکے
ملک مین پردے کا دستور نہین غدر کے دنون مین ہم لوگ ایک گانو مین بھاگ کر گئی تھی
وہان بھی پردے کا دستور نتھا سبکی بہو بیٹیان باہر نکلتیان تھین لیکن مین تو چار مہینے
وہان ہی باہر کی پھرنے والیون مین مجھ شرم لحاظ دیکھا کہ خدا ہم سب پردے والیونکو
نصیب کرے اور بچونکو ولایت بھیجدیتی ہی تم کیونکر سمجھین کہ اولاد کی محبت نہین البتہ ان
لوگونکی محبت عقل کے ساتھ ہی یہانکی مادون کیطرح بادلی محبت نہین کہ اولاد کو بڑھنے سے روکین

سفیہن۔ اچھی ملکہ کو ہزارون کوس دور بیٹھے یہانکی کیا خبر ہوتی ہوگی۔ اصغری کیون
نہین ذرا ذرا خبر ہوتی ہی ڈاک اور تار برقی پر رات دن خبرین آتی جاتی ہین ہزارون
اخبار ولایت جاتے ہین۔ سفیہن ملکہ کو کیونکر دیکھین۔ اصغری۔ کیونکر بتاؤن لیکن اونکی
تصویر البتہ دیکھ سکتی ہو۔ سفیہن غیر تصویر ہی دیکھ لیتی۔ اصغری بوا تم بھی تماشے کی باتین
کرتی ہو کیا تمنے روپیہ نہین دیکھا۔ سفیہن۔ کیون نہین دیکھا۔ اصغری۔ عورت کا
چہرہ جو بنا ہی وہ ملکہ کی تصویر ہی۔ خطون کے ٹکٹ پر ملکہ کی تصویر ہی اور میرے پاس
ملکہ کی ایک بڑی عمدہ تصویر اور ہی میرے ابا کو کسی انگریز نے دی تھی وہ اونھون
نے میرے پاس بھیجدی تھی محمودہ میرا صندوقچہ تو اوٹھالاؤ صندوقچہ مین سے
اصغری نے ملکہ کی تصویر نکالکر دکھائی اور سب لڑکیون نے نہایت شوق
سے ملکہ کی تصویر کو دیکھا۔ سفیہن۔ کیا اچھی تصویر ہی عین مین ملکہ کھڑی ہین
اصغری۔ بیشک یہ تصویر ہو بہو ملکہ کی ہی روپیے کے چہرے سے ملاکر دیکھو کتنا
فرق ہی یہ تصویر ہاتھ کی بنائی ہوئی نہین ہی ایک آئینہ ہوتا ہی اوسکو کچھ مصالح
لگاکر سامنے رکھدیتی ہین خود بخود جیسے کا تیسا عکس اوتر آتا ہی۔ سفیہن۔ حسن آرا نے
لندن کو پانچہزار کوس دور بتایا تو کہین ہر سو نہین یہان سے وہان تک آتے جاتے
ہونگے۔ اصغری۔ نہین سمندر ایک مہینے مین بافراغت پہونچ جاتی ہین
سفیہن۔ آندھی ہو سمندر ہو کر جانا پڑتا ہی انگریزون کے بھی کیسے دل ہین انکو سمندر سے
ڈر نہین لگتا میرے تو سمندر کا نام سنتے سے رونگٹے کھڑے ہوتی ہین۔ اصغری

سمندر سے ڈرنے کی کیا بات ہی مزے مین جہاز پر بیٹھے لیے اچھا خاصہ خانہ روان
بنگیا سفیہن - ای ہی استانی جی ڈوبنے کا کیسا بڑا کھٹکا ہی لوہا رسال کی بات ہی کہ
نواب قطب الدین خان کے ساتھ میری خلیا ساس حج کو گئین تھین کچھ ایسی گھڑی کی
گئین کہ پھر لوٹ کر آنا نصیب نہوا اصغری خانم - ہان اتفاق کی بات ہی جہاز کبھی کبھا
ڈوب بھی جاتے ہین اور اگر خدانخواستہ آئے دن ڈوبا کرین تو سفر دریا کا کوئی نام
نلے ابتو دریا کا راستہ خشکی کی سڑکون سے زیادہ آباد ہوتا ہی ہزارون لاکھون جہاز رات
دن آتے جاتے رہتے ہین انگریز اور اونکی بیوی بچے اور کل انگریزی اسباب سب جہاز
کی راہ یہان آتا ہی سفیہن - انگریزونکی عورتونکا کیا ذکر وہ تو کچھ اور ہی طرح کی
عورتین ہین ہماری اونکی کیا ریس وہ تو باہر پھرتیان ہین سنتی ہون ننھے ننھے بچونکو
ولایت بھیجدیتی ہین اور اونکا دل نہین کڑھتا نہین معلوم کس قسم کی مائین ہین کیونکر
اونکے دل کو صبر آتا ہی پھر باہر کی پھرنے والیان اور لوہے کی دل انکو ایک سمندر کیا
ہوا پر اوڑنا بھی کچھہ مشکل نہین - اصغری خانم - باہر کے پھرنے کی جو تمنے کہی تو اونکے
ملک مین پردے کا دستور نہین غدر کے دنونمین ہم لوگ ایک گانو مین بھاگ کر گئی تھی
وہان بھی پردے کا دستور نتھا سبکی بہو بیٹیان باہر نکلتیان تھین لیکن مین تو چار مہینے
وہان ہی باہر کی پھرنے والیونمین جو شرم لحاظ دیکھا کہ خدا ہم سب پردے والیونکو
نصیب کرے اور بچونکو ولایت بھیجدینے سے تم کیونکر سمجھین کہ اولاد کی محبت نہین البتہ ان
لوگونکی محبت عقل کے ساتھہ ہی یہانکی مادون کیطرح بادلی محبت نہین کہ اولاد کو بڑھنے سے روکین

سفیہن۔ اچھی ملکہ کو ہزارون کوس دور بیٹھے یہانکی کیا خبر ہوتی ہوگی۔ اصغری کیون
نہین ذرا ذرا خبر ہوتی ہی ڈاک اور تار برقی پر رات دن خبرین آتی جاتی ہین ہزارون
اخبار ولایت جاتے ہین۔ سفیہن ملکہ کو کیونکر دیکھین۔ اصغری۔ کیونکر بتاؤن لیکن اونکی
تصویر البتہ دیکھ سکتی ہو۔ سفیہن غیر تصویر ہی دیکھ لیتی۔ اصغری بوا تم بھی تماشے کی باتین
کرتی ہو کیا تمنے روپیہ نہین دیکھا۔ سفیہن۔ کیون نہین دیکھا۔ اصغری۔ عورت کا
چہرہ جو بنا ہی وہ ملکہ کی تصویر ہی۔ خطون کے ٹکٹ پر ملکہ کی تصویر ہی اور میرے پاس
ملکہ کی ایک بڑی عمدہ تصویر اور ہی میرے ابا کو کسی انگریز نے دی تھی وہ اونھون
نے میرے پاس بھیجدی تھی محمودہ میرا صندوقچہ تو اوٹھا لاؤ صندوقچہ مین سے
اصغری نے ملکہ کی تصویر نکالکر دکھائی اور سب لڑکیون نے نہایت شوق
سے ملکہ کی تصویر کو دیکھا۔ سفیہن۔ کیا اچھی تصویر ہی عین مین ملکہ کھڑی ہین
اصغری۔ بیشک یہ تصویر ہو بہو ملکہ کی ہی روپیے کے چہرے سے ملاکر دیکھو کتنا
فرق ہی یہ تصویر ہاتھ کی بنائی ہوئی نہین ہی ایک آئینہ ہوتا ہی اوسکو کچھ مصالح
لگاکر سامنے رکھدیتی ہین خود بخود جیسے کا تیسا عکس اوتر آتا ہی۔ سفیہن۔ جس آرام سے
لندن کو پانچہزار کوس دور بتایا تو کہین ہر سو نہین یہان سے وہانتک آتے جاتے
ہونگے۔ اصغری۔ نہین سمندر سمندر ایک مہینے مین بافراغت پہونچ جاتی ہین
سفیہن۔ اتنی ہی سمندر ہو کر جانا پڑتا ہی انگریزون کے بھی کیسے دل ہین انکو سمندر سے
ڈر نہین لگتا میرے تو سمندر کا نام سنتے سے رونگٹے کھڑے ہوتی ہین۔ اصغری

ہوتی جاتی ہی سفیہن - اچھی استانی جی عورت بادشاہ ہی - اصغری - ہمین تعجب کی
کیا بات ہی سفیہن - تعجب کی بات کیون نہین عورت ذات کیا کرتی ہوگی -
اصغری - جو مرد بادشاہ کرتے ہین وہی عورت کرتی ہی ملک کا بندوبست رعیت کا پالنا
سفیہن - عورت تو کیا کرتی ہوگی کرتی سب کچھ انگریز ہونگے برای نام عورت کو بادشاہ
بنا رکھا ہوگا - اصغری - یہ سب انگریز ملکہ کے نوکر ہین ہر ایک کا کام الگ ہی ہر ایک کا اختیار جدا ہی
اپنے اپنے کام پر مستعد رہتے ہین اور جب مرد بادشاہ ہوتے ہین تب بھی وزیر وزیر سب کام کیا کرتے ہین
سفیہن - میرا جی تو قبول نہین کرتا کہ عورت ذات بادشاہت کر سکے - اصغری - بھوپال کی
بیگم کا نام سنا ہی سفیہن - کیون سنا کیون نہین خود میرے سسرے بھوپال مین نوکر ہین
اصغری - بس اسی طرح سمجھ لو بھوپال ذرا سا ملک ہی اور ملکہ وکٹوریا کے پاس بڑی سلطنت ہی جس طرح
بھوپال کی بیگم اپنے چھوٹے ملک کا بندوبست کرتی ہین ملکہ وکٹوریا اپنی بڑی سلطنت کا
انتظام کرتی ہین بھوپال چھوٹی سرکار ہی نوکر چاکر کم ہین اور تھوڑی تنخواہ پاتے ہین ملکہ وکٹوریا
کی سرکار بڑی عالیجاہ سرکار ہی بڑے کارخانے لاکھون نوکر تنخواہین بیشقرار سفیہن - اچھی ملکہ کا
کوئی میان ہی - اصغری - ہان مگر موت پر کسیکا زور نہین چلتا چاند کو بھی جدائی داغ لگا دیا
ہی کئی برس ہوئے ملکہ بیوہ ہوگئین سفیہن - ملکہ کی اولاد ہی - اصغری - ہان خدا
رکھے بیٹے پوتے نواسیان سب کچھ ہی سفیہن - اچھی ملکہ اس ملک مین کیون نہین
آتین - اصغری - وہان بھی بڑا ملک ہی وہانکے کامون سے فرصت نہین ملتی لیکن
اندنون ملکہ کا بیٹا آنیوالا ہی بڑی طیاریان ہو رہی ہین مین نے اخبار مین دیکھا ہی

نام ہی۔ فضیلت۔ نہین سیکڑون ہزارون انگریز ہین اصغری۔ کیا سب انگریز
بادشاہ ہین فضیلت۔ اور کیا۔ یہ سنکر پھر لڑکیان ہنسین اصغری نے حسن آرا کی طرف
اشارہ کیا کہ تم جواب دو حسن آرا نے کہا اُستانی جی ہمارا بادشاہ ملکہ وکٹوریا ہی
اصغری۔ مرد ہی یا عورت حُسن آرا۔ عورت ہی اصغری۔ کہان رہتی ہین حُسن آرا۔
لندن مین اصغری۔ لندن کہان ہی حُسن آرا۔ انگریزون کی ولایت مین ایک
بہت بڑا شہر ہی۔ اصغری کتنی دور ہوگا حُسن آرا۔ مین نے ایک کتاب مین پانچہزار
کوس لکھا دیکھا ہی۔ اصغری۔ کوس کتنا لمبا ہوتا ہی حُسن آرا۔ اُستانی جی سلطان
نظام الدین کو ۳ کوس کہتے ہین یہ سنکر محمودہ ہنسی اور کہا کہ ۶ گز کا ہوتا ہی اصغری
نے محمودہ سے پوچھا کہ اوس مرتبہ جو مین قطب صاحب گئی تھی اور تم بھی میرے ساتھ تھین
تمنے بھی دیکھا تھا کہ تھوڑی تھوڑی دور سڑک پر پتھر گڑے تھے اور پتھرون پر لکھا ہوا
تھا وہ پتھر کیسے تھے۔ محمودہ۔ مین اٹکل سی یہی سمجھتی تھی کہ کوسون کے پتھر ہین لیکن گاڑی
ایسی تیز تھی کہ پتھرون پر نگاہ نہین جمتی تھی مین خوب نہین پڑھ سکی کہ اُنپر کیا لکھا تھا
اصغری۔ وہ کوسون کے پتھر نہین تھے میلون کے پتھر تھے آدھ کوس کا میل ہوتا ہی اور ہر
میل پر پتھر گڑا ہوا اوسمین یہی لکھا ہوتا ہی کہ یہان سے دہلی اسقدر میل ہی اور قطب صاحب
اتنی میل اسکے بعد اصغری پھر حسن آرا کیطرف مخاطب ہوئی اور پوچھا ہان بوا لندن
کس طرف ہی حسن آرا۔ اوتر مین ہی اصغری۔ وہ ملک گرم ہی یا سرد حسن آرا۔ یہ تو مین
نہین جانتی محمودہ۔ بڑا سرد ہی جتنا اوتر کو جاؤ گرمی کم ہی اور جتنا دکھن کو چلو گرمی زیادہ

تو حکیم کے پاس لیجاتے ہین سفیہن نے کہا اُستانی جی تمنے مہربانی کرکے مجھکو اپنے
مکتب کا سب انتظام تو دکھایا للہ ذرا دم کے دم ٹھہر جاؤ تو مین دیکھہ لون لڑکیان
کیونکر کہانیان کہتی ہین۔ کہا نیو مین کیونکر تم تعلیم کرتی ہو۔ صغری نے کہا بوا مجھکو تو
دیر ہوتی ہی پھر تمھاری خاطر ہی اچھا لو کیون آج کسکی باری ہی محمودہ نے کہا باری تو
امۃ اللہ کی ہی لیکن فضیلت سے کہلائیے۔ صغری نے کہا اچھا فضیلت کوئی بہت جھوٹی
سی کہانی کہو۔ فضیلت نے کہانی شروع کی کہ ایک تھا بادشاہ۔ صغری نے پوچھا
بادشاہ کسکو کہتی ہین۔ فضیلت بولی جیسے دہلی مین بہادر شاہ تھے۔ صغری۔ یہ تو
تمنے ایسی بات کہی کہ جو دہلی اور بہادر شاہ کو جانتا ہو وہی سمجھے۔ فضیلت نے کہا
بادشاہ حاکم کو کہتے ہین۔ صغری۔ تو کوتوال تھانہ دار بھی بادشاہ ہین۔ فضیلت
نہین کوتوال تھانہ دار تو بادشاہ نہین ہین یہ تو بادشاہ کے نوکر ہین۔ صغری
کیون کیا کوتوال حاکم نہین ہی۔ فضیلت۔ حاکم تو ہی لیکن بادشاہ سب سے بڑا حاکم
ہوتا ہی اور سب پر حکم چلاتا ہی۔ صغری۔ ہمارا بادشاہ کون ہی۔ فضیلت۔ جب سے
بہادر شاہ کو انگریز پکڑ کر کالے پانی لیگیے تب سے تو کوئی بادشاہ نہین ہی۔ یہ سنکر سب لڑکیان
ہنس پڑین۔ صغری نے کہا فضیلت تم بڑی بیوقوف ہو تمنے خود کہا کہ جو سب سے بڑا
حاکم ہو اور سب پر حکم چلاوے وہ بادشاہ ہوتا ہی اور یہ بھی جانتی ہو کہ بہادر شاہ کو انگریز پکڑ کر
کالے پانی لیگیے تو انگریز بادشاہ ہوئے یا نہوے۔ فضیلت۔ ہان ہوئے تو سہی۔ صغری۔ اچھا
اب بتاؤ ہمارا کون بادشاہ ہی۔ فضیلت۔ انگریز۔ صغری۔ کیا انگریز کسی خاص شخص کا

جی بہلائینگی کہانیان کہنے سے انکی تقریر صاف ہوتی ہی ادا ہی مطلب کی استعداد
بڑھتی جاتی ہی اور جب کبھی مجھکو فرصت ہوتی ہی تو مین کہانیون کے بیچ مین انسے الجھتی
جاتی ہون اور جیسی انکی سمجھ ہی یہ میری بات کا جواب دیتی ہین اگر نا درست ہوتا ہی
مین بتا دیتی ہون پہیلیون کے بوجھنے سے انکی عقل کو ترقی اور انکے ذہن کو تیزی
ہوتی ہی لیکن تم انمین بیٹھکر سیر دیکھو مجھکو آج عالیہ کی ماں نے بلا بھیجا ہی اونکے بچی
کا جی اچھا نہین بہت بہت منتین کہلا بھیجی ہین نجاؤنگی تو برا مانینگی اور میرا جی
بھی نہین مانتا سفیہن بولی ہان مین نے بھی سنا ہی کہ اونکی لڑکے نے کئی دن سے
دودھ نہین پیا بیچاری بہت ہراسان ہو رہی ہین ای ہی خدا کرے نگوڑا جیتا رہے
بڑے اللہ آمین کا بچہ ہی دس برس مین پھڑک پھڑک کر خدا نے یہ صورت دکھائی ہی
عالیہ کی اوپر بھی تو ایک بچہ ہوا ہی اُستانی جی تمکو علاج کیواسطے بلایا ہوگا صغری
نے کہا علاج ولاج تو مجھکو کچھ بھی نہین آتا ایکمرتبہ پہلے اس لڑکے کو پیاس ہو گئی تھی
مین نے زہر مہرہ بنسلوچن گلاب کا زیرہ چھوٹی الائچی زیرے کی گری کباب چینی
خرفہ اسطرح کی دو چار دوائین بتا دی تھین خدا کا کرنا لڑکا اچھا ہو گیا سفیہن نے
کہا اُستانی جی تم سب گنون پوری ہو صغری نے کہا آمین گن کی کیا بات ہی
ہمارے میکے مین دوا درمن کا بہت خیال ہی جب مین چھوٹی تھی جو دوا آتی
مین ہی اوسکو چھانتی بناتی اور خیال رکھتی اسطرح پر سنی سنائی دو چار دوائین بابت جسکو ضرورت
ہوئی بتا دیتی اور بچونکا علاج تو عورتین ہی کر کرایا کرتی ہین جب ایسی ہی مشکل آپڑتی ہی

ملائے سردی ہوجائیگا لیکن ہلکا کیا سی ہوگا اچھا سُرخی کی قند کو نہین رنگا جاتا
اور اگر قند کی جگہ بانات کا رنگ کاٹا جاہی تو وہ عمدہ رنگ آتا ہی کہ سبحان اللہ
لیکن اندنون مجنبٹن ایسا چلا ہی کہ سب رنگون کو مات کیا ہی کپڑے تو کپڑے مٹھائی
کھانیکا گوٹا مجنبٹن مین نہایت خوشرنگ رنگا جاتا ہی بڑی آپا جان نے مجنبٹن کے
رنگ کا زردہ پکا کر بھیجا تھا زعفران سے بہتر رنگ تھا اصغری خانم نے گھبرا کر پوچھا
حسن آرا کہین تمنے تو وہ مجنبٹن کے رنگے ہوئے چاول نہین کھائے حسن آرا نے کہا مین نے
کھائے تو نہین لیکن استانی جی کیون کیا کچھ بُری بات ہی اصغری خانم نے کہا ہی
مجنبٹن مین سنکھیا پڑتی ہی خبردار مجنبٹن کی کوئی چیز زبان پر مت رکھنا حسن آرا نے کہا
مین نے تو مجنبٹن کا رنگا ہوا گوٹا محرم مین بہت کھایا ہی اصغری خانم نے کہا
کیا ہوا رمق برابر مجنبٹن مین تو بہتیرا گوٹا رنگا جاتا ہی اس سبب سے تمکو کچھ نقصان
نکیا لیکن یاد رکھو کہ اسمین زہر ہی حسن آرا نے کہا مجنبٹن کی رنگی ہوئی مٹھائی لوگ منون
کھاتی ہین اصغری خانم نے کہا بہت بُرا کرتے ہین ہر جب اپنی معتاد پر پہونچ جائیگا
ضرور اثر کریگا شام ہوئی تو لڑکیان اپنے کشیدے اور کتاب رکھ کھا معمول تھا جب
کھیلنے اور کہانیان اور پہیلیان کہنے سننے کو آبیٹھین اصغری نے سفینہ سے
کہا کہ یہان چڑے چڑیا کی کہانیان نہین ہوتین کہانیون کی ایک بہت عمدہ کتاب ہی
جسمین بڑی اچھی اچھی کہانیان ہین اور ہر ایک کہانی ہی ایک نصیحت کی بات
نکالی ہی اس کتاب کی زبان بھی بہت شستہ ہی اب یہ لڑکیان ہر دسی کتاب کی کہانیون

بیبی نند محمودہ یاسمن آرا توبہ توبہ کرکے کہتی ہون کہ اگر انکو کسی بڑے
بھرے پُرے گھر کا انتظام اس وقت سونپ دیا جاے تو انشاء اللہ ایسا کرینگی جیسے کوئی بڑی
مشاق اور تجربہ کار کرتی ہی میں تو صرف پڑھنے پر تاکید نہین کرتی انکو دنیا کی کام کاج
بناتی ہون جو چند روز بعد انکے سر پڑیگا یہ کہکر صغری نے حسن آرا کو بلایا اور کہا کہ بوا
تمھاری گڑیا کا گھر تو خوب آراستہ ہی صرف ایک کسر ہی کہ تمھاری گڑیون کے پاس رنگین
جوڑی نہین معلوم ہوتے شاید تمکو رنگنا نہین آتا حسن آرا نے کہا رنگ تو مجھکو محمودہ بیگم نے
بہت سکھایے ہین یون ہی نہین رنگے صغری نے کہا بھلا بتاؤ تو حسن آرا بولی
اُستانی جی برسات کے رنگ سرخ نارنجی گل انار گل شفتالو سرمئی دھانی آودا اور
جامنی کے گیندئی جوگیا عنابی کاہی تیلیا کاگریزی سیاہ نیلا گلابی زعفرانی کوئی
کرنجوئی اور گرمی کے پیازی آبی جنبیئی کپاسی بادامی کافوری دودھیا خشخاشی
فالسئی ملاگیری سیمندوریا اور رنگ تو اور بہت ہین مگر مین نے وہی بیان کیے جو اکثر پہنے
جاتی ہین صغری نے پوچھا رنگون کے نام تو تمنے بہت سے گنوادیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ سب
رنگ تمکو رنگنے آتے ہین حسن آرا نے کہا مین نے اونھین رنگون کا نام لیا جو مجھکو خود
رنگنے آتے ہین صغری نے کہا بھلا بتاؤ تو سہی کیونکر رنگتے ہین حسن آرا نے کہا
کاہی قند اچھی گہرے رنگ کی آدھ گز منگوالی اور پانی کو خوب جوش کرکے
پھٹکری ڈالکر ہلادیا پھٹکری کی تاثیر سے قند کا رنگ کٹجائیگا پھر اوسمین کپڑا رنگ لیا
صغری نے کہا بھلا اور جو قند نہ ملے حسن آرا نے کہا تو ٹیسو کے پھولونکو جوش کرکے پھٹکری ملیکے

ملائے سردی ہوجائیگا لیکن ہلکا کیا سی ہوگا اچھا سُرخی کی قند کو نہین نگا جاتا
اور اگر قند کی جگہ بانات کا رنگ کاٹا جاہی تو وہ عمدہ رنگ آتا ہی کہ سبحان اللہ
لیکن اندنون مجنبٹن ایسا چلا ہی کہ سب رنگون کو مات کیا ہی کپڑے تو کیا مٹھائی
کھانیکا گوٹا مجنبٹن مین نہایت خوشرنگ نگا جاتا ہی ٹبی آپا جان نے مجنبٹن کے
رنگ کا زردہ پکا کر بھیجا تھا زعفران سے بہتر رنگ تھا اصغری خانم نے گھبرا کر پوچھا
حسن آرا کہین تمنے تو وہ مجنبٹن کے رنگے ہوئے چاول نہین کھائے حسن آرا نے کہا مین نے
کھائے تو نہین لیکن استانی جی کیون کیا کچھ بُری بات ہی اصغری خانم نے کہا ای ہی
مجنبٹن مین سنکھیا پڑتی ہی خبردار مجنبٹن کی کوئی چیز زبان پر مت رکھنا حسن آرا نے کہا
مین نے تو مجنبٹن کا رنگا ہوا گوٹا محرم مین بہت کھایا ہی اصغری خانم نے کہا
کیا ہوا رمق برابر مجنبٹن مین تو بہتیرا گوٹا نگا جاتا ہی اس سبب سے تمکو کچھ نقصان
نکیا لیکن یاد رکھو کہ اسمین زہر ہی حسن آرا نے کہا مجنبٹن کی رنگی ہوئی مٹھائی لوگ شوق
کھاتی ہین اصغری خانم نے کہا بہت بُرا کرتے ہین زہر جب اپنی معتاد پر پہونچ جائیگا
ضرور اثر کریگا شام ہوئی تو لڑکیان اپنے کشیدے اور کتاب رکھ کر معمول کے موجب
کھیلنے اور کہانیان اور پہیلیان کہنے سننے کو آبیٹھین اصغری نے سفینہ سے
کہا کہ یہان چڑے چڑیا کی کہانیان نہین ہوتین کہانیونکی ایک بہت عمدہ کتاب ہی
جسمین بڑی اچھی اچھی کہانیان ہین اور ہر ایک کہانی ہی ایک نصیحت کی بات
نکالی ہی اس کتاب کی زبان بھی بہت شستہ ہی اب یہ لڑکیان ایسی کتاب کی کہانیو

بیٹی نند محمودہ یا حسن آرا توبہ توبہ کرکے کہتی ہون کہ اگر انکو کسی بڑے
بھرے پُرے گھر کا انتظام اس وقت سونپ دیا جاے تو انشاء اللہ ایسا کرینگی جیسے کوئی بڑی
مشاق اور تجربہ کار کرتی ہو میں تو صرف پڑھنے پر تاکید نہین کرتی انکو دنیا کے کام کا
بناتی ہون جو چند روز بعد انکے سر پڑیگا یہ کہکر اصغری نے حسن آرا کو بلایا اور کہا کہ بوا
تمھاری گڑیا کا گھر تو خوب آراستہ ہے صرف ایک کسر ہے کہ تمھاری گڑیون کے پاس رنگین
جوڑے نہین معلوم ہوتے شاید تمکو رنگنا نہین آتا حسن آرا نے کہا رنگ تو مجھکو محمودہ بیگم نے
بہت سکھایے ہین یون ہی نہین رنگے اصغری نے کہا بھلا بتاؤ تو حسن آرا بولی
اُستانی جی برسات کے رنگ سبز نارنجی گل انار گل شفتالو سرئی دھانی آودا اور
جاڑے کے گیندئی جوگیا عنابی کاہی تیلیا کاکریزی سیاہ نیلا گلابی زعفرانی کوئی
کر سنجوئی اور گرمی کے پیازی آبی جنبیٹی کپاسی بادامی کافوری دودھیا خشخاشی
فالسئی ملاگیری سیندوریا اور رنگ تو اور بہت ہین مگر مین نے وہی بیان کیے جو اکثر پہنے
جاتی ہین اصغری نے پوچھا رنگون کے نام تو تمنے بہت سے گنوادیے بھلا یہ تو بتاؤ کہ یہ سب
رنگ تمکو رنگنے آتے ہین حسن آرا نے کہا مین نے اونھین رنگون کا نام لیا جو مجھکو خود
رنگنے آتے ہین اصغری نے کہا بھلا بتاؤ تو سہی کیونکر رنگتے ہین حسن آرا نے کہا
کاہی قند اچھی گہرے رنگ کی آدھ گز منگوائی اور پانی کو خوب جوش کرکے
پھٹکری ڈالکر ہلادیا پھٹکری کی تاثیر سے قند کا رنگ کٹجائیگا پھر اوسمین کپڑا رنگ لیا
اصغری نے کہا بھلا اور جو قند نہ ملے حسن آرا نے کہا ٹیسو کے پھولونکو جوش کرکے پھٹکری ملیکے

گھر دور ہین اگر کل آؤ تو گڑیون کی سیر تمکو دکھائین اور شام تک رہو تو کہانیان
بھی سنوائین سب لوگ رخصت ہوئے سفیہن چلتے چلتے اصغری کے آگے ہاتھ جوڑ
کر کہنے لگی کہ استانی جی للہ میرا قصور معاف کیجیے گا اگلے روز جو سفیہن آئی تو
لڑکیون کے کپڑے اور لڑکیون کے بنے ہوئے گوٹے لڑکیون کے موڑے ہوئے
گوکھرو لڑکیون کی بنائی ہوئی طوطیان اور چنپا لڑکیون کے قطع کیے ہوئے اور سیے
ہوئے مردانے اور زنانے کپڑے اصغری نے سب کھائے جنکے دیکھنے سے
سفیہن کو نہایت اچنبھا پیدا ہوا اسکے بعد لڑکیون کی گڑیون کے گھر دکھائے
ان گھرونمین خانہ داری کا سب لوازمہ فرش فروش گاؤ تکیے اوگالدان چلمچی
آفتابہ پیاری پردہ چلمن چھنگیری پنکھا مسہری پلنگ ہر طرح کے برتن ہر طرح کا
سامان آرایش اپنے اپنے ٹھکانے سے رکھا ہوا تھا اور گڑیان ایسی سجی ہوئی
تھین کہ عین ہین شادی کے گھر مین مہمان جمع ہین جب گڑیون کے گھرون کو
دیکھ چکی تو اصغری نے سفیہن سے کہا کہ لڑکیون کے سب کھیلون مین مجھکو
گڑیون کا کھیل بہت پسند ہی اسکے ذریعہ سے لڑکیان سینا پرونا کپڑونکی قطع اور
گھر کا بندوبست ہر طرح کی تقریبات چھٹی کھیر چٹائی دودھ چھڑائی بسم اللہ روزہ
منگنی عیدی سانوٹنی محرم کی قتلیان اور گوٹا تیج تیوہار ساچق برات ہوڑا بیاہ
چالے چوتھی کی راہ ورسم سے واقفیت حاصل کرتی ہین بوا سفیہن تمھاری لڑکی تو بھی تھوڑے
دنون سے آتی ہی جو لڑکیان میرے مکتب مین بہت دنون سے ہین جیسی یہ بیٹھی ہی ہم البتہ

اِنکو سب کے ساتھ کھاتے گھن آتی ہی حسن آرا نے کہا نہین استانی جی گھن کی بات
نہین ہی مین دسترخوان پر سب لڑکیون سے پیچھے آئی اس سے اکیلی رہگئی آپ محمودہ بیگم سے
دریافت کر لیجیے امۃ اللہ نے کہا کیون تم ابھی تھوڑی دیر ہوئی میرا جھوٹا پانی پینے پر
لڑ چکی ہو حسن آرا نے کہا مین لڑی تھی یا صرف اتنی بات کہی تھی کہ جتنی پیاس ہوا کرے
اوسی قدر پانی لیا کرو گلاس مین جھوٹا پانی چھوڑ دینا عیب کی بات ہی پھر اصغری نے
محمودہ سے پوچھا وہ رسالہ الوان نعمت جو مین نے تمکو دیا تھا اوسمین کے تم سب کھانے
پکا کر دیکھ چکین یا ابھی نہین محمودہ نے تھوڑی دیر تامل کر کے کہا مین اپنی دانست مین
سب پکوا چکی ہون بلکہ کئی کئی بار نوبت آچکی ہی جتنی بڑی لڑکیان ہین معمولی روزمرہ
کے کھانونکی ترکیب سبکو معلوم ہی اسکے علاوہ بھی ہر قسم کے کباب سیخ کے پسندیدہ کے
شامی گولیون کے کوفتہ پلاؤ زردہ متنجن کچی بریانی نورمحلی قورمہ پلاؤ سموسے میٹھے سلونے
قلمی بڑے دہی بڑے سہال سیوگھی کی تلی دال کچوریان پاپڑ پوری فیرنی حلوا سوہن
پیڑی کا نرم اندرسے کی گولیان سب چیزین بار بار پک چکی ہین اور سب لڑکیون
نے پکتے دیکھین بلکہ اپنے ہاتھون پکائی ہین اور یہ تو آپکو معلوم ہی کہ ہمارے
مکتب مین ہنڈکلھیا کا تو نام ہی جو چیز پکتی ہی خاصے ایک کنبے کو لائق پکتی ہی
اور حسن آرا کو تو چٹنیون اور مربون سے بہت شوق ہی یہ چیزین انکے سوا
اور لڑکیان کم جانتی ہین اسکے بعد اصغری نے سفیہہ سے کہا کہ بوا اب تمکو یہان کی
ہنڈکلھیا کا فائدہ تو معلوم ہو گیا ہوگا رات زیادہ گئی بعض لڑکیون کے

گھر دو ہین اگر کل آؤ تو گڑیون کی سیر تمکو دکھائین اور شام تک رہو تو کہانیان
بھی سنوائین سب لوگ رخصت ہوئے سفیہن چلتے چلتے اصغری کے آگے ہاتھ جوڑ
کر کہنے لگی کہ ستانی جی للہ میرا قصور معاف کیجیے گا اگلے روز جو سفیہن آئی تو
لڑکیون کے کپڑے اور لڑکیون کے بنے ہوئے گوٹے لڑکیون کے موڑے ہوئے
گوکھرو لڑکیون کی بنائی ہوئی طوطیان اور چنپا لڑکیون کے قطع کیے ہوئے اور سیے
ہوئے مردانے اور زنانے کپڑے اصغری نے سب دکھائے جنکے دیکھنے سے
سفیہن کو نہایت اچنبھا پیدا ہوا اسکے بعد لڑکیون کی گڑیون کے گھر دکھائے
ان گھرونمین خانہ داری کا سب لوازمہ فرش فروش گاؤ تکیے اوگالدان چلمچی
آفتابہ پٹاری پردہ چلمن چھنگیری پنکھا مسہری پلنگ ہر طرح کے برتن ہر طرح کا
سامان آرایش اپنے اپنے ٹھکانے سے رکھا ہوا تھا اور گڑیان ایسی سجی ہوئی
تھین کہ عین مین شادی کے گھر مین مہمان جمع ہین جب گڑیون کے گھرون کو
دیکھ چکی تو اصغری نے سفیہن سے کہا کہ لڑکیون کے سب کھیلون مین مجھکو
گڑیون کا کھیل بہت پسند ہی اسکے ذریعہ سے لڑکیان سینا پرونا کپڑونکی قطع اور
گھر کا بندوبست ہر طرح کی تقریبات چھٹی کھیر چٹائی دودھ چھڑائی بسم اللہ روزہ
منگنی عیدی سانوٹنی محرم کی قفلیان اور گوٹا تیج تیوہار ساچق برات ہوڑا بیاہ
چالے چوتھی کی راہ و رسم سے واقفیت حاصل کرتی ہین تو اسفیہن تمھاری لڑکی تو ابھی تھوڑے
دنون سے آتی ہی جو لڑکیان میرے مکتب مین بہت دنون سے ہین جنہین پڑھتی ہی ہم السبق

اِنکو سب کے ساتھہ کھاتے کھن آتی ہی حسن آرا نے کہا نہین استانی جی کھن کی بات
نہین ہی مین دسترخوان پر سب لڑکیون سے پیچھے آئی اِس سے اکیلی رہگئی آپ محمودہ بیگم سی
دریافت کر لیجیے امۃ اللہ نے کہا کیون تم ابھی تھوڑی پر ہوئی میر اجھوٹا پانی پینے پر
لڑچکی ہو حسن آرا نے کہا مین لڑی تھی یا صرف اتنی بات کہی تھی کہ جتنی پیاس ہوا کرے
اوسی قدر پانی لیا کرو گلاس مین جھوٹا پانی چھوڑ دینا عیب کی بات ہی پھر اصغری نے
محمودہ سے پوچھا وہ رسالہ الوان نعمت جو مین نے تمکو دیا تھا اوسمین سے تم سب کھانے
پکا کر دیکھہ چکین یا ابھی نہین محمودہ نے تھوڑی دیر تامل کر کے کہا مین اپنی دانست مین
سب پکوا چکی ہون بلکہ کئی کئی بار نوبت آچکی ہی جتنی بڑی لڑکیان ہین معمولی روزمرہ
کے کھانونکی ترکیب سبکو معلوم ہی اسکے علاوہ بھی ہر قسم کے کباب سیخ کے پسند دان کے
شامی گولیون کے کوفتہ پلاؤ زردہ متنجن کچی بریانی نورمحلی قورمہ پلاؤ سموسے میٹھے سلونے
قلمی بڑے دہی بڑے سہال سیو گھی کی تلی دال کچوریان پاپڑ پوری فیرنی حلوا سوہن
پیڑی کا نرم اندرسے کی گولیان سب چیزین بار بار پک چکی ہین اور سب لڑکیون
نے پکتے دیکھین بلکہ اپنے ہاتھون پکائی ہین اور یہ تو آپکو معلوم ہی کہ ہمارے
مکتب مین ہنڈکلھیا کا تو نام ہی جو چیز پکتی ہی خاصے ایک کُنبے کی لائق پکتی ہی
اور حسن آرا کو تو چٹنیون اور مربّون سے بہت شوق ہی یہ چیزین انکی سوائے
اور لڑکیان کم جانتی ہین اسکے بعد اصغری نے سفیہن سے کہا کہ بوا اب تمکو یہان کی
ہنڈکلھیا کا فائدہ تو معلوم ہوگیا ہوگا رات زیادہ گئی بعض لڑکیون کے

تو سُنا و محمودہ جا حساب کی کتاب اوٹھا لائی اور کہا اُستانی جی چھ سیر چاول سیر بھر
پونے تین آنے کے اور ایک پیسے کی ڈنڈیان اور لونگین دو سیر کا گھی ہے پون پاؤ منگوایا
آدھ پاؤ بگھارتے وقت ڈالا اور چھٹانک بھر کشمش کُرکُرا کر دم دیتی وقت ڈیڑھ آنے
کا گھی ہوا اور چوسیری کھانڈ سیر بھر چار آنی کی ایک پیسے کی کشمش کُل پونے گیارہ آنے
کے پیسے خرچ ہوئے دس لڑکیون کا ساجھا تھا پونے دو آنے تو میرے تھے اور فضیلت
ایک عقیلہ دو حسن آرا تین امۃ اللہ چار عالیہ پانچ سلمیٰ چھ ام البنین سات شکیلہ جمیلہ
دونون بہنین نو سبکا ایک آنہ اصغری نے کہا محمودہ تمنے دھوکا کھایا محمودہ نے سوچا
تو کہا ہان اُستانی جی چاولونمین کوڑیان بہین وہ نامراد بنیے نے ہضم کین اَمی ای
ڈنڈیان اور لونگین اوسمین آجاتین تو ایک پیسا بچتا دیانت جاتو بنیے سے
کوڑیان لا اصغری نے کہا این این کیا کرتی ہو کوڑیون کا معاملہ برسون کی
بات اب کچھ مت کہو تمھاری غلطی کی سزا ہے کہ اتنا نقصان سہو اصغری حسن آرا کی
طرف مخاطب ہو کر بولی زردے کی ترکیب اور لاگت تو معلوم ہوئی بھلا دیکھ بھر سیر بھر زردہ
تم سب نے کیا کیا حسن آرا نے جواب دیا مجھولی دور کا بیان چوٹی وار بھر کر تو اللہ کے نام کی
مسجد مین بھیجدین باقی ہین تیرہ تشتریان بھری گئین مکتب مین ہم سب بچے پیس لڑکیان ہین
دو دو مین ایک ایک تشتری آئی تیرھوین تشتری ہین مین اکیلی تھی اصغری نے پوچھا کیا تمنے
دوہرا حصہ لیا حسن آرا بولی نہین تو میری تشتری آدھی تھی سب سے پوچھ لیجیے اصغری نے کہا
پھر تم برادری سے الگ کیون ہین حسن آرا تو چپ ہوئی امۃ اللہ نے کہا اُستانی جی

انھین کھیل کی باتون مین انکو کام کی باتین سکھاتی ہون ہنڈکلھیا نمین لڑکیان ہر ایک
طرح کی کھانے کی ترکیب سیکھتی ہین مصالح کا اندازہ نمک کی اٹکل ذائقے کی شناخت بوبا ہر کی
پہچان انکو آتی ہی کیون فضیلت برسون جمعہ تھا تم لڑکیون نے ملا کر کتنا زردہ پکایا تھا
اوسکی ترکیب اور سب حساب کتاب تو ہمکو سناؤ فضیلت نے کہا حساب تو محمودہ بیگم نے
اپنی کتاب پر لکھہ رکھا ہی مگر ترکیب تو مین نے بموجب آپکے فرمانے کے خوب دھیان
لگا کر دیکھہ لی ہی اور اچھی طرح میری سمجھہ مین آگئی ہی سیر بھر چاول تھے پہلے اونکو لگن
مین بھگو دیا شاید دھیلے کی ہار سنگھار کی ڈنڈیان منگوائین تھین پیسہ بھر ملی تھین انکو
کوئی ڈیڑھہ سیر پانی مین جوش دیا جب اُبال آگیا اور رنگ کٹ گیا تو چھانکر عرق مین
چاول نچوڑ کر ڈالدیے چاول جب ادھ کچرے ہوگئے اور ایک کنی رہی تھی چاولون کو
کپڑے پر پھیلا دیا کہ جتنا بھر پانی ہی سب نکلجائی پھر آدھ پاؤ گھی دیگچی مین لونگون کا
بگھار دیکر کڑکڑایا اور چاول چھوڑ دیے اوپر سے چاولون کے ہموزن کچی کھانڈ ڈالدی
اور اسکے اتنا پانی ڈالدیا کہ چاولون کی ایک کنی جو باقی رہی تھی گلجائے پھر
کوئی ایک چھٹانک کشمش گھی مین کڑکڑا کر جب پھول گئی چاولونمین چھوڑ دی اور
اوپر انگارے رکھکر دم دیدیا صغری نے کہا ترکیب تو درست ہی لیکن چاولون کو جو
مین نے دیکھا تھا تو بیٹھہ گئے تھے معلوم ہوتا ہی کہ تمنے کپڑے پر پھیلا کر ٹھنڈی پانی سے
اونکو دھو نہین پھر صغری صفیہن کی طرف مخاطب ہوکر بولی کہ کیون بوا زردہ تو
تمھاری لڑکی نے ٹھیک پکایا یہ سب ہنڈکلھیا کی بدولت بوا محمودہ تم اپنی زردی کا حساب

تو سُنا و محمودہ جا حساب کی کتاب اوٹھا لائی اور کہا اُستانی جی چھ سیر چاول سیر بھر
پونے تین آنے کے اور ایک پیسے کی ڈنڈیان اور لونگین دو سیر کا گھی ہے پون پاؤ منگوایا
آدھ پاؤ بگھارتے وقت ڈالا اور چھٹانک بھر کشمش کُرکُرا کر دم دیتی وقت ڈیڑھ آنے
کا گھی ہوا اور چوسیری کھانڈ سیر بھر چار آنے کی ایک پیسے کی کشمش کُل پونے گیارہ آنے
کے پیسے خرچ ہوئے دس لڑکیون کا ساجھا تھا پونے دو آنے تو میرے تھے اور فضیلت
ایک عقیلہ دو حسن آرا تین امۃ اللہ چار عالیہ پانچ سلمیٰ چھ ام البنین سات شکیلہ جمیلہ
دونون بہنین نو سب کا ایک آنہ اصغری نے کہا محمودہ تمنے دھوکا کھایا محمودہ نے سوچا
تو کہا ہان اُستانی جی چاولونمین کوڑیان بھین وہ نامراد بنیے نے ہضم کین اور ای
ڈنڈیان اور لونگین اوسمین آجاتین تو ایک پیسا بچتا دیانت جاتو بنیے سے
کوڑیان لا اصغری نے کہا این این کیا کرتی ہو کوڑیون کا معاملہ برسون کی
بات اب کچھ مت کہو تمھاری غلطی کی سزا ہے کہ اتنا نقصان سہو اصغری حسن آرا کی
طرف مخاطب ہو کر بولی زردے کی ترکیب اور لاگت تو معلوم ہوئی بھلا دیکھ بھر سیر بھر زردہ
تم سب نے کیا کیا حسن آرا نے جواب دیا مجھولی دو رکابیان چوٹی وار بھر کر تو اللہ کے نام کی
مسجد مین بھیجدین باقی مین تیرہ تشتریان بھری گئین مکتب مین ہم سب بچے پس لڑکیان ہین
دو دو مین ایک ایک تشتری آئی تیرھوین تشتری مین مین اکیلی تھی اصغری نے پوچھا کیا تمنے
دوہرا حصہ لیا حسن آرا بولی نہین تو میری تشتری آدھی تھی سب سے پوچھ لیجیے اصغری نے کہا
پھر تم برادری سے الگ کیون ہین حسن آرا تو چپ ہوئی امۃ اللہ نے کہا اُستانی جی

انھین کھیل کی باتون مین انکو کام کی باتین سکھاتی ہون ہنڈکلھیا نمین لڑکیان ہر ایک
طرح کے کھانے کی ترکیب سیکھتی ہین مصالح کا اندازہ نمک کی اٹکل ذائقے کی شناخت بونا بین کی
پہچان انکو آتی ہی کیون فضیلت پرسون جمعہ تھا تم لڑکیون نے ملا کر کتنا زردہ پکایا تھا
اوسکی ترکیب اور سب حساب کتاب تو ہمکو سناؤ فضیلت نے کہا حساب تو محمودہ بیگم نے
اپنی کتاب پر لکھہ رکھا ہی مگر ترکیب تو مین نے بموجب آپکے فرمانے کے خوب دھیان
لگا کر دیکھہ لی ہی اور اچھی طرح میری سمجھہ مین آگئی ہی سیر بھر چاول تھے پہلے اونکو لگن
مین بھگو دیا شاید دھیلے کی ہار سنگھار کی ڈنڈیان منگوائین تھین پیسہ بھر ملی تھین انکو
کوئی ڈیڑھہ سیر پانی مین جوش دیا جب ابال آگیا اور رنگ کٹ گیا تو چھانکر عرق مین
چاول نچوڑ کر ڈالدیے چاول جب ادھ کچرے ہوگئے اور ایک کنی رہی تو چاولون کو
کپڑے پر پھیلا دیا کہ جتنا بھر پانی ہی سب نکلجائی پھر آدھہ پاؤ گھی دیگچی مین لونگون کا
بگھار دیکر کڑکڑایا اور چاول چھوڑ دیے اوپر سے چاولون کے ہموزن کچی کھانڈ ڈالدی
اور اٹکل سے اتنا پانی ڈالدیا کہ چاولون کی ایک کنی جو باقی رہی تھی گلجائے پھر
کوئی ایک چھٹانک کشمش گھی مین کڑکڑا کر جب پھول گئی چاولونمین چھوڑ دی اور
اوپر انگارے رکھکر دم دیدیا صغری نے کہا ترکیب تو درست ہی لیکن چاولون کو جو
مین نے دیکھا تھا تو بیٹھ گئے تھے معلوم ہوتا ہی کہ تمنے کپڑے پر پھیلا کر ٹھنڈی پانی سے
اونکو دھو نہین پھر صغری صفیہن کی طرف مخاطب ہوکر بولی کہ کیون بوا زردہ تو
تمھاری لڑکی نے ٹھیک پکایا یہ سب ہنڈکلھیا کی بدولت بوا محمودہ تم اپنی زردی کا حساب

مہینے پیچھے ایک سیپارے کے قریب ہوتا ہی مانی جی کے مکتب سے دونا اور فضیلت
یہان آئی تو کافی لکیر تک اسکو کھینچنی نہین آتی تھی اب نام لکھ لیتی ہی اور سبا دا بموجب حرف
بھی بُرے نہین ہوتے بیس تک بھی پوری گنتی نہین جانتی تھی اب پندرہ کا پہاڑا یاد
کرتی ہی سینے مین تیجی تک سیدھی بھرنی نہین آتی تھی اب اسکے ہاتھ کا بخیہ دیکھو لائبو عقیلہ
ذرا بخیہ فضیلت نے جو کرتی مین بخیہ کیا ہی ذرا انکو دکھانا اور فضیلت کے ہاتھ کی
کیکری مُرمُرا بوٹیان لہریا چھٹیان خانہ تورو بکھیت بھولی خاکہ تار شمار چنبیلی کا جال
ترپن بیل کامدانی کچھ ہو تو وہ بھی اوٹھاتی لاؤ فضیلت بولی استانی جی مین جاکر
لے آؤن فضیلت دوڑی دوڑی جا اپنا کشیدہ اوٹھالائی سیفہن ایک بات کے
دس دس جواب سنکر ہکا بکا ہوکر رہگئی صغری نے کہا بولو بولو اچھا انصاف بھی ہی چار مہینے مین
تمھاری لڑکی اور کیا سیکھ لیتی سیفہن تو ایسی شرمندہ ہوئی کہ گھڑون پانی پڑ گیا
اب استانی جی سے آنکھ سامنے نہین کر سکتی تھی سیفہن کم بخت کے آنے جانے سے
محمودہ کی مزہ کی کہانی تو رہگئی سب لڑکیان اسکی طرف گھور گھور کر دیکھنے لگین
سیفہن نے کہا کہ استانی جی مجھکو اسکی کیا خبر تھی فضیلت دن بھر تو یہان رہتی ہی
رات کو ایسی دیر کر جاتی ہی کہ کھانا کھایا اور سوئی مجھکو اس سے پوچھنے گچھنے کا اتفاق تو
ہوتا نہین دو چار مرتبہ جو مین ادھر کو آنکلی تو کبھی گڑیان کھیلتے پایا کبھی ہنڈکلیا پکاتے
کبھی کہانیان سنتے اس سے مجھکو خیال ہوا کہ یہ اپنا وقت کھیل کود مین کھوتی ہی ابتو میرے
منہ سے بات نکل گئی معاف کیجیے صغری نے کہا بیشک تمھارا شبہہ بیجا نہین تھا لیکن مین

پانی مکتب مین آکر پیتی اور تیسرے پہر کی آئی آئی کہین چار گھڑی رات گئی جاتی
کبھی کبھی سفیہن اسکی خبر لینے مکتب مین آئی تو کئی دفعہ اسکو لڑکیون کے ساتھ
گڑیان کھیلتے دیکھا دو چار دفعہ ہنڈکلھیا پکاتے ایکدن چار گھڑی رات گئی ہوگی
فضیلت کو جانے مین دیر ہوئی سفیہن اسکو لینے آئی تو کیا دیکھتی ہی کہ محمودہ کہانیان
کہہ رہی ہی اور مکتب کی سب لڑکیان اُس پاس بیٹھی ہین اور خود استانی جی بھی لڑکیون
مین بیٹھی ہوئین کہانیان سُن رہی ہین تب تو سفیہن کا جی جلکر خاک ہوگیا اور بولی
کہ واہ استانی جی اچھا تمنے لڑکیون کا ناس کر رکھا ہی جب کبھی مین فضیلت کو دیکھنے آئی
کبھی مین نے اسکو پڑھتے نپایا مکتب کیا ہی اچھا کھیلنا نہ ہی تبھی تو لڑکیان دوڑ دوڑ کر آتی
ہین اصغری نے کہا کہ بوا اگر تمھاری مرضی کے موافق تمھاری لڑکی کی تعلیم نہین ہوتی
تو تمکو اختیار ہی اپنی لڑکی کو اوٹھا لیجاؤ مگر مکتب پر ناحق کا الزام مت لگاؤ بھلا
مین تمسے پوچھتی ہون فضیلت نے مائی جی کے مکتب مین کتنے دنون پڑھا سفیہن نے
کہا میران جی کے چڑھتے چاند اسکو بٹھایا تھا مدار بھر پڑھا خواجہ معین الدین بھر
پڑھتی رہی ماہ رجب سے تمھارے یہان ہی اصغری نے پوچھا کہ مائی جی کی یہان فضیلت
نے کیا پڑھا سفیہن نے کہا تین مہینے مین وَالْمُحْصَنٰتُ کا سیپارہ اور آدھا لَا یُحِبُّ
اللّٰہُ اصغری نے کہا تین مہینے مین ڈیڑھ سیپارہ تو مہینے مین آدھا سیپارہ ہوا
یہان تمھاری فضیلت ماہ رجب سے ہی اور اب خالی کا چاند چڑھتا ہی چار مہینے ہوئے
وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ کا سیپارہ کل ختم ہوا یعنی ساڑھے سات سیپارے پڑھے حساب سے

کا نام بد ہوتا ہی مین تمھاری اماجان کو بلا کر کہدونگی کہ بی تمھاری لڑکی یہان نہین
پڑھتی اسکو تم کسی دوسری اُستانی کے پاس بٹھاؤ اتنا کہا کہ لڑکی کا دم فنا ہوا پھر سبق
ہی کہ نوکر زبان یاد ہی یا جنے سبق یاد نہین کیا اوس سے کہا گیا کہ بوا آج تمنے سبق یاد
نہین کیا اور لڑکیان تو دوپہر کے بعد سیئن گی اور تم پڑھنا یہ کہنا تھا کہ اوسنے جلدی
جلدی سبق حفظ کیا مکتب مین محمودہ اور حسن آرا دو خلیفہ تھین نہ یہان جھاڑو دینی ہی
نہ بچھونے اوٹھانے ہین نہ چارپائیان بچھونی ہین نہ برتن مانجنے ہین نہ خلیفاؤن کو لادے
لادے پھرنا ہی بلکہ خود لڑکیون پر ایک عورت نوکر تھی محبت اور آرام پڑھنا لکھنا سینا
تین کام خوب شوق سے لڑکیان تعلیم پاتی تھین۔ اسمقام پر مکتب کی ایک حکایت لکھی
جاتی ہی جس سے اصغری کا طرز تعلیم مختصر طور پر معلوم ہو جائیگا۔

حکایت سیفہن ایک عورت تھی اور فضیلت اوسکی بیٹی کوئی دس برس کی ہوگی اس
فضیلت کو خود بخود پڑھنی لکھنے اور سینی پرونے کا شوق تھا سیفہن یہ چاہتی کہ فضیلت تمام
گھر مین جھاڑو دی لیپے پوتے برتن مانجے ایسے کامون مین فضیلت کا دل نہ لگتا ماں کے کہنے سے
کر تو دیتی مگر وہی بیدلی سے سیفہن جو ایک دن فضیلت پر ناخوش ہوئی تو ساتھ لیجا کر
اصغری کے مکتب مین بٹھا آئی اور کہا کہ اُستانی جی یہ لڑکی بڑی نکمی ہی جس کام کو کہتی ہون
مکا سا جواب دیدیتی ہی اسکو ایسا ادب دو کہ گھر کے کام پر اسکا جی لگے۔ اصغری
نے جو دیکھا تو فضیلت کو اپنے ڈھب کا پایا اودھر فضیلت کو اپنی مرضی کی
اوستانی ملی خوش ہوکے گھر آتی تو دوپہر کو کھانا کھانے جاتی کھانا کھایا اور پھر بھاگی

مارا اور جہان چپ لی اور استانی جی کی نظر پڑگئی آفت آئی اور کام کو پوچھو تو صبح اٹھنے
کے ساتھ گھر مین جھاڑو دی استانی جی اور استاد جی اور دس بارہ خلیفہ جی ملکر پرسون
تک کے بچھونے تہ کیے اور چار چار پانچ پانچ نے ملکر کمبخت بھاری بوجھل چارپائیان
اوٹھائین پھر دو چار کی جلد شامت آئی تو سیپارہ لیکر بیٹھین منہ سے آواز نکلی اور
استانی جی نے ڈانٹ بتائی شروع کی اور دو چار جو کسی اچھے کا منہ دیکھکر اوٹھی تھین کام
دھندے مین لگ گئین کسی نے استانی جی کے لڑکے کو گود مین لیا بوجھ کے مارے
کولا ٹوٹا جاتا ہی لیکن مار کے ڈر سے گردن پر بلا سوار ہی اور وقت ٹالتی پھرتی ہین
پٹتی ہوئی لڑکیونکی آواز کان مین چلی آرہی ہی دل ہی کہ اندر ہی اندر سہما جاتا ہی
اس عذاب سے یہ مصیبت غنیمت معلوم ہوتی ہی کسی نے رات کے جھوٹے برتن مانجنے شروع
کیے گھنٹے پڑ پڑ گئے ہین اور کندھے رہ رہ جاتے ہین لیکن چھوٹی بہن پڑی ہی ہی اور چلا رہی ہی
اچھی استانی جی مین مرگئی اچھی مین تیر واری گئی اچھی خدا کے لیے اچھی رسول کے لیے
اچھی مین خلیفہ جی کی لونڈی ہوگئی ہای رے ہای رے آوئی اماآوئی آپا آوئی
آپا ہین کہ جھائین جھائین جلدی جلدی برتن مانج رہی ہین ان کاموں سے فراغت
ہوئی تو مصالح پیسنے آٹا گوندھنے آگ سلگانے گوشت بگھارنے کا وقت آیا پھر دوپہر کو
استانی جی ہین کہ سو رہی ہین اور معصوم بچے پنکھا جھل رہی ہین اور دل مین دعا مانگ رہی ہین
الٰہی ایسی سوویں کہ پھر نہ اوٹھین غرض اور مکتبون مین مصیبت رہتی ہی اصغری کے یہان نہ مار
نہ دھاڑ بڑا ڈراوا یہ تھا کہ سنو بوا تم سبق یاد نہین کرتین تمھاری وجہ سے ہمارے مکتب

طرح کی قطع مصالح بنانا اور ٹانکنا اوّل مین تو اوسکا سامان جمع کرنے مین
اصغری کو دس روپے خرچ ہوئے لیکن پھر تو اوسی کام سے بچت ہونے لگی جو کام لڑکیان بناتین
دیانت اوسکو چپکے سے بازار مین لگا آتی اور اس طور پر رفتہ رفتہ مکتب کی ایک بڑی
رقم جمع ہوگئی جو لڑکی غریب ہوتی اوسی رقم سے اوسکے کپڑے بنائے جاتے کتاب مول
لے دیجاتی۔ لڑکیون کے پانی پلانے اور پنکھا جھلنے کیواسطے خاص ایک عورت نوکر تھی اور
مکتب کی رقم سے اوسکو تنخواہ ملتی تھی لڑکیون کا یہ حال تھا کہ اوستانیون کے پاس جاتے
ہوئے اوسکا دم فنا ہوتا تھا لیکن اصغری کی شاگرد تھین اور سچ عاشق تھین ابھی سو کر
نہین اوٹھی کہ لڑکیان خود بخود آنی شروع ہوئین اور پہر رات گئے تک جمع رہتی تھین
اور مشکل سے جاتی تھین اسواسطے کہ اصغری سب کے ساتھ دل سے محبت کرتی تھی اور پڑھانے
کا طریقہ ایسا اچھا رکھا تھا کہ باتون مین تعلیم ہوتی تھی نہ یہ کہ صبح سے رین رین کا چرخہ جو
چلا تو دن چھپے تک بند نہین ہوتا جس طرح اصغری کو اوسکے باپ نے پڑھایا تھا اوسی
طرح اصغری اپنے شاگردون کو پڑھاتی تھی پس یہ لڑکیان شاگرد کی شاگرد اور سہیلی
کی سہیلی تھین جب کسی لڑکی کا بیاہ ہوا مکتب کی رقم سے اوسکو تھوڑا بہت
زیور چڑھایا جاتا تھا اگر اصغری اپنے مکتب کو بڑھانا چاہتی تو تمام شہر کے مکتب اوجڑ
ہوجاتے سیکڑون عورتین اپنی لڑکیون کیواسطے خوشامد کرتی تھین اور معمولی لڑکیان دوڑ
دوڑ آتی تھین اسواسطے کہ اور مکتبون مین دن بھر کی قید اوستانیون کی سختی پڑھنا کم
مار کھانا اور کام کرنا بہت دن بھر مین پڑھے تو صرف دو حرف صبح و شام تو معمولی

مٹھائی ہی اصغری نے کہا شروع مین تبرک کیواسطے مٹھائی بانٹ دیا کرتے ہین سو
اشرفی کیا ہوگی بچون کا منہ میٹھا کرنے کو سیر آدھ سیر مٹھائی کافی ہی یہ کہکر دایت کی
طرف اشارہ کیا وہ کوٹھری مین سے ایک قاب بھر کر نکتیان نکال لائی اصغری نے خود فاتحہ
پڑھکر پہلے حسن آرا کو دی اور بھری قاب دایت کو اوٹھا دی کہ سب بچونکو بانٹ دو
سلطانہ نے کہا اچھا تمنے مجھکو شرمندہ کیا اصغری نے کہا ہم بیچارے غریب کس لائق ہین
لیکن یہان جو کچھ ہی وہ بھی آپ ہی کا ہی البتہ میرا دینا یہی ہی کہ حسن آرا بیگم کو پڑھا دون
سو خدا وہ دن کرے کہ مین آپسے سرخرو ہون غرض دنیا سازی کی باتین ہو ہوا کر
شاہ زمانی بیگم اور سلطانہ بیگم چلی گئین اور حسن آرا کو اصغری کی حوالے کر گئین
اصغری نے جس طرز پر حسن آرا کو تعلیم کیا اوسکی ایک جدا کتاب بنائی جائیگی اگر یہان
وہ سب حال لکھا جاتا تو یہ کتاب بہت بڑھجاتی اسمقام پر اتنا مطلب ہی کہ حسن آرا کے
بیٹھتے ہی محلہ کا محلہ ٹوٹ پڑا جسکو دیکھو اپنی لڑکی کو لیے چلا آتا ہی لیکن اصغری نے
شریف زادیونکو چن لیا اور باقیونکو حکمت عملی سے ٹالدیا کہ مین آئے دن اپنی ماں کے گھر جاتی رہتی
ہون پڑھنا پڑھانا جبتک جمکر نہو بیفائدہ ہی پھر بھی بعض لڑکیان بیٹھتی تھین لیکن اصغری
کو کسی لڑکی سے لینے لوانے کی قسم تھی بلکہ ایک دو پیسہ اسکا اپنا لڑکیون پر خرچ ہوجاتا
تھا صبح سے دوپہر تک پڑھنا ہوتا تھا اور پھر کھانے کیواسطے چار گھڑی کی چھٹی
اسکے بعد لکھنا اور پہر دن رہے سے سینا پرونے کا کام گنجایشی تھا اسواسطے کہ نہ صرف
سینا سکھایا جاتا تھا بلکہ ہر طرح کی جالی کا کاڑھنا ہر ایک طرح کی سلائی ہر ایک

وہ تو ایسی اچھی آدمی ہین کہ مفت پڑھانے کو خوشی سے راضی ہین سلطانہ نے
پوچھا کہ یہان آکر مانی جی نے کہا بھلا بیگم صاحب نوکری کی پروا نہین رکھتا وہ یہان
کیون آنے لگا سلطانہ نے کہا کیا پھر لڑکی وہان جایا کریگی شاہ زمانی نے کہا ایسین
کیا قباحت ہی دو قدم پر تو گھر ہی اور مولویصاحب کو کیا تمنے ایسا بیعزت سمجھا
بھائی علی نقی خان کی سگی پھوپھی زاد بہن کے بیٹے ہین سلطانہ نے کہا آہا تو ایک حساب
سے ہماری برادری ہین شاہ زمانی نے کہا تو خدا نکرے کچھ ایسے ویسے ہین پہلے
انکا کام خوب بنا ہوا تھا جب سے رئیس بگڑا بیچارے غریب ہوگئے ہین پھر بھی ہمیشہ ہی
ڈیوڑھی پر بھی ایکدو آدمی رہتے ہین سلطانہ نے کہا خیر حسن آرا وہین چلی جایا کریگی اگلے
دن شاہ زمانی بیگم اور سلطانہ بیگم دونون بہنین حسن آرا کو لیکر اصغری کے گھر آئین باوجودیکہ
اصغری کے یہان غریبی سامان تھا لیکن اوسکے انتظام اور سلیقہ کے سبب بیگمون کی وہ
مدارات ہوئی کہ ہر طرح کی چیز وہین بیٹھے بیٹھے موجود ہوگئی دو چار طرح کا عطر چوتھا
الایچی چکنی ڈلی چائے بات کی بات مین سب موجود ہوگیا خوب جمنے کی گلوریان
طیار ہوگئین دونون بہنون نے اصغری سے کہا کہ مہربانی کرکے اسکو دل سے پڑھا دیجیو
اصغری نے کہا اول تو خود مجھکو کیا آتا ہی مگر دو چار حرف بزرگونکی عنایت سے آتی ہین انشاءاللہ
آپکے بتانے مین اپنے مقدور بھر دریغ نکرونگی چلتے ہوئے سلطانہ بیگم ایک اشرفی اصغری
کو دینے لگین اصغری نے کہا اسکی کچھ ضرورت نہین بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ مین پڑھوائی
آپسے لون سلطانہ نے کہا استغفراللہ پڑھوائی دینے کیواسطے ہمارا کیا منہ ہی بسم اللہ کی

نام صاف تو نلیا لیکن دبی زبان سے کہا کہ بیگم صاحب طرح سی خرچ پات کی بھی ذمہ داری
کرنے کو موجود ہین اصغری نے کہا یہ سب اونکی مہربانی ہی اونکی رعیت کو یہی بات زیبا ہی
لیکن اونکے زیر سایہ ہم غریب بھی پڑے ہین تو خدا نگا بھوکا نہین رکھتا بن دا مونکی لونڈی
بنکر تو خدمت کرنے کو ہین حاضر ہون اور اگر تنخواہ دار استانی درکار ہو تو شہر مین
بہت ملینگی اسکے بعد مانی جی نے اصغری کا حال پوچھا اور جب سنا کہ تحصیلدار کی
بیٹی ہی اور مولوی محمد فاضل صاحب بھی بچاس روپیہ ماہوار کے نوکر ہین تو مانی کو
ندامت ہوئی کہ نوکری کا اشارہ ناحق کیا لیکن اصغری کی گفتگو سنکر مانی لٹو ہو گئی
ہر چند نوابی کا زمانہ دیکھے ہوئے تھی مگر اصغری کی شستہ تقریر سنکر دنگ ہو گئی
اور معذرت کی کہ بی مجھکو معاف کرنا اصغری نے کہا کیون تم مجھکو کانٹون مین گھسیٹتی ہو
اول تو نوکری کچھ عیب نہین گناہ نہین اور پھر ناواقفیت کے سبب اگر تمنے پوچھا تو کیا
مضائقہ غرض مانی جی رخصت ہوئی اور وہان جاکر کہا کہ بیگم صاحب استانی تو واقع مین
لاکھون استانیون کی ایک استانی ہی جسکی صورت دیکھنے سے آدمی بنجائے پاس بیٹھنے
سے انسانیت حاصل کرے سایہ پڑجانے سے سلیقہ سیکھے ہوا لگ جانے سے ادب
پکڑے لیکن نوکری کرنے والی نہین تحصیلدار کی بیٹی ہی رئیس لاہور کے مختار کی
گھر مین مانو نوکر ہی دالان مین چاندنی بچھی ہی سوزنی گاؤتکیہ لگا ہی اچھی خوش
گذران زندگی بھلا اونکو نوکری کی کیا پروا ہی شاہ زمانی بولین سچ ہی بولا سلطانہ
تمنے مانی جی کو بھیجا تو تھا لیکن مجھکو یقین نتھا کہ وہ نوکری کرینگی مانی جی نے کہا لیکن

تو تنخواہ کے علاوہ استانی جی کو ہم خوش کر دینگے مانی جی مولویصاحب کے گھر آئین
محمد کامل کی ماں سے صاحب سلامت ہوئی اور پوچھا اچھی بی مولویصاحب کی بیوی
تمھین ہو دیانت نسانے کہا ہان یہی ہین آؤ بیٹھو کہان سے آئین مانی جی نے کہا
تمھاری چھوٹی بہو کہان ہین محمد کامل کی ماں نے کہا کوٹھے پر ہین مانی جی نے پوچھا
مین اونکے پاس اوپر جاؤن دیانت نسانے کہا آپ اپنا پتا نشان بتلائیے بہو صاحب
یہین آجائینگی مانی جی نے کہا مین حکیم صاحب کے گھر سے آئی ہون محمد کامل کی ماں نے
نام بنام سب چھوٹے بڑونکی خیر و عافیت پوچھی اور مانی سے کہا تمیزدار یہان سے
کیا کام ہے مانی جی نے کہا وہی آوین تو کہون تمیزدار کے نیچے اوترنے کا وقت
بھی آگیا تھا کیونکہ عصر کی نماز پڑھکر اصغری نیچے اوترآتی تھی اور مغرب اور عشا
دونون نمازین نیچے پڑھا کرتی تھی اصغری کو مانی جی نے دیکھا تو استانی گری کی
نوکری کیواسطے کہتے ہوئے تامل کیا باتون ہی باتون مین یہ کہا کہ بیگم صاحب کو اپنی چھوٹی
لڑکی کا تعلیم کرانا منظور ہے بڑی بیگم صاحب نے آپکا ذکر کیا تو بیگم صاحب نے مجھکو بھیجا اصغری
نے کہا دونون بیگم صاحب کو میری طرف سے بہت بہت سلام کہنا اور یہ کہنا کہ جو مجھے
برا بھلا مجھکو آتا ہے مجھکو کسی سے عذر نہین ہے واسطے انسان پڑھتا لکھتا ہے کہ دوسرے کو
فائدہ پہونچائے اور بڑی بیگم صاحب کو معلوم ہوگا کہ مین اپنے میکے مین کتنی لڑکیونکو
پڑھاتی تھی اور میرا جی بہت چاہتا ہے کہ بیگم صاحب کی لڑکی کو پڑھاؤن لیکن کیا
کرون نہ تو بیگم صاحب لڑکی کو یہان بھیجین گی اور نہ میرا جانا ہو سکتا ہے مانی جی نے تنخواہ کا

چھوٹی صاحب نے میرے کلے مین چکتا بھر لیا گلاب بلبلا اوٹھی کہ میرا کان جو ناخون
ہوگیا وائی چلائی کہ دیکھیے میری لڑکی کم بخت کے ایسے نے ورسے لکڑی ماری کہ
بازو مین بدھی پڑ گئی باورچیخانہ سے ماما نے دوہائی دی کہ دیکھیے سالن کی پتیلیون
مین مٹھیان بھر بھر کر راکھ جھونک رہی ہین شاہ زمانی بیگم نے آواز دی کہ حسنا یہان
آ وٗ خالہ کی آواز پہچان ہاے حسن آرا چلی تو آئی نہ سلام نہ دعا ہاتھون مین راکھ
پانوٗ مین کیچڑ اوسی حالت مین دوڑ خالہ سے لپٹ گئی خالہ نے کہا حسنا تم بہت شوخی
کرنے لگی ہو حسن آرا نے کہا اس نرگس چڑیل نے فریاد کی ہوگی یہ کہکر خالہ کی گود سے
نکل لپک کر نرگس کا سر کھسوٹ لیا بہتیرا خالہ اَین اَین کرتی رہین ایک نہ سنی شاہ زمانی بیگم
اپنی بہن کیطرف مخاطب ہوکر بولی بوا سلطانہ اس لڑکی کے لیے تو خدا کے لیے کوئی
اُستانی رکھو سلطانہ بیگم نے کہا باجی اماکیا کرون مہینون سے استانی کی تلاش ہمین
کہین نہین ملتی شاہ زمانی بیگم بولی اوئی بوا تمھاری بھی وہ کہاوت ہوئی ڈھنڈورا
شہر مین لڑکا بغل مین) خود تمھارے محلے مین مولوی محمد فاضل کی چھوٹی بہو لاکھ
اُستانیون کی ایک استانی ہی سلطانہ نے کہا مجھکو آجتک اطلاع نہین ہوئی دیکھو
مین ابھی آدمی بھیجتی ہون یہ کہکر اپنے گھر کے داروغہ کو بلایا کہ مانی جی کوئی مولوی صاحب
اس محلے مین رہتے ہین باجی اماکہتی ہین اونکی چھوٹی بہو بہت پڑھی لکھی ہین دیکھو اگر
استانی گری کی نوکری کرین تو اونکو دو الا وٗ کھانا کپڑا اور دس روپیے مہینا پان خرچ
ہم دینے کو حاضر ہین اور جب لڑکی پہلا سپارہ ختم کرچکی اور اوب قاعدہ سیکھ جائیگی

جمال آرا اور حسن آرا جمال آرا نواب اسفند یار خان کے بیٹے سے بیاہی گئی تھی لیکن ایسی ناموافقت
ہوئی کہ آخر کار قطع تعلق ہو گیا کچھ خدانخواستہ طلاق نہیں ہوئی تھی لیکن کسیطرح کا
واسطہ بھی باقی نہیں رہا تھا جہیز کا اسباب پھر آیا تھا حسن آرا کی نسبت نواب جھجر کے
خاندان میں ہوئی تھی ان لڑکیوں کی خالہ شاہ زمانی بیگم اُس محلے میں رہتی تھی جسمیں
اصغری کی میکا تھا اُس محلے میں تو اصغری کی لیاقت کا شور تھا شاہ زمانی بیگم بھی اصغری
کے حال سے خوب واقف تھیں شادی بیاہ میں کئی مرتبہ اسکو دیکھا تھا شاہ زمانی بیگم اپنی
چھوٹی بہن حسن آرا کی ماں سے ملنے کے لیے آئیں دنیا کا دستور ہے کہ کوئی فرد بشر رنج سے
خالی نہیں اور یہ امر مجھہ منجانب اللہ ہے اگر ہر طرف سے خوشی ہو تو انسان خدا کو بھولکر یاد نکرے
اور نہ اپنے تئیں بندہ سمجھے شاہ زمانی کی چھوٹی بہن سلطانہ بیگم کو دنیا کے سب
عیش میسّر تھے لیکن لڑکیوں کیطرف سے رنجیدہ خاطر رہا کرتی تھیں ادھر جمال آرا
بیاہ برات ہو ہوا کر گھر بیٹھی تھی ادھر حسن آرا کے مزاج کی افتاد ایسی بُری پڑی تھی
کہ اپنے گھر میں سب سے بگاڑ تھا نہ ماں کا لحاظ نہ آپا کا ادب نہ باپ کا ڈر نوکر ہیں کہ آپ
نالاں ہیں لونڈیاں ہیں کہ الگ پناہ مانگتی ہیں غرض حسن آرا سارے گھر کو سر اوٹھائے
رہتی تھی شاہ زمانی بیگم کے آنے سے چاہیے کہ بڑی خالہ سمجھکر حسن آرا گھڑی دو گھڑی کو
چپ ہو کر بیٹھ جاتی کیا ذکر شاہ زمانی بیگم کو پالکی سے اُترے دیر ہوئی تھی کہ لگا تار
دو تین فرمادیں آئیں نرگس روتی ہوئی آئی کہ بیگم صاحب دیکھیے چھوٹی صاحبزادی
نے میرا نیا دوپٹہ جھر جھر کر ڈالا سوسن نے زیادہ بچائی کہ بیگم صاحب

بھی بھولگیا یہ چھوٹے صاحب ہین انکو کھیل کود سے فرصت نہین بلکہ ہمارے
ابا جان کو بھی کسی نے اسکی خبر کردی مجھ سے پوچھتے تھے مین نے کہا سب جھوٹ ہی
اگر ایسی بات ہوتی تو مجھکو ضرور معلوم ہوتا اصغری کی نصیحت نے محمد کامل پر
بہت عمدہ اثر کیا اور اونسے کھیلنا بالکل چھوڑدیا اور پہلے کی نسبت عربی پر بھی بڑھ
محبت کرنے لگا اور ایک مدت سے مدرسے کے باہر حساب کتاب وغیرہ بھی سیکھنا شروع کردیا
خدا نے وقت مین بڑی برکت دی ہی اسکو انتظام کے ساتھ صرف کرنے سے
چند روز مین محمد کامل کی استعداد عربی بھی درست ہوگئی اور حساب ریاضی کی بھی
کئی کتابین نکل گئین محمد کامل تو ادھر مصروف ہوا اصغری نے اسی عرصہ مین ایک اور
کارخانہ جاری کیا اس محلے مین حکیم روح اللہ خان برلاس نامی گرامی آدمی تھے حکیم صاحب
خود تو سرکار مہاراجہ پٹیالہ مین دیوان تھے لیکن گھر بار لڑکے بچے سب اس محلہ مین
تھے مکان محلات نوکر چاکر بڑا کارخانہ تھا اور یہ گھر شہر کے اونچے گھرونمین گنا جاتا تھا
اونچی جگہ مین رشتے ناتے اونچے لوگون سے راہ ورسم حکیم صاحب کے چھوٹے بھائی فتح اللہ خان
بہت مدت تک والی اندور کی سرکار مین مختار کل رہے اور جب وہ سرکار مین منشی عمو جان
کو بڑا دخل ہوا مصلحت وقت سمجھکر کنارہ کش ہوگئے لیکن لاکھون روپیہ گھر مین تھا نوکری
کی کچھ پروا نتھی ہزارون روپیہ کی املاک شہر مین خرید کرلی تھی سیکڑون روپیہ ماہوار کی
کرایہ کا چلا آتا تھا بڑی شان سے رہتے تھے ڈیوڑھی پر سپاہیون کا گارد اندر باہر خانسامان
آدمی نوکر گھوڑا ہاتھی پالکی بگھی سواری کو موجود فتح اللہ خان کی دو بیٹیان تھین

اور پڑھو پھر تمکو کہین نوکر لادونگا محمد کامل نے کہا مدرسہ مین کم عمر آدمی کو داخل
کرتے ہین میری عمر زیادہ ہی اصغری نے کہا مدرسہ مین داخل ہونے پر کیا منحصر ہی یون شہر
مین کیا سکھانے والے نہین ہین جتنا وقت تم کھیل مین ضائع کرتے ہو اسمین صرف
کیا کرو محمد کامل نے کہا کھیل کیا مین دن رات کھیلتا ہون کبھی گھڑی دو گھڑی کو
بیٹھہ گیا اصغری نے کہا کھیلنا افیون کی سی عادت ہی تھوڑی سے شروع ہوکر
بڑھتی جاتی ہی یہانتک کہ لت پڑجاتی ہی اور پھر چھوٹنا مشکل ہوتا ہی اول تو کھیل گناہ ہین
دوسرے آدمی کو دوسرے کمال حاصل کرنے سے روکتے ہین کام کاج کے آدمی کبھی نہین
کھیلتے نکمے لوگ البتہ اسیطرح دن کاٹتے ہین ان کھیلون مین جیسا بازی جیتنے سے
جی خوش ہوتا ہی ہارنے سے رنج بھی بہت ہوتا ہی اور جسطرح وہ خوشی بے اصل ہوتی ہی
یہ رنج بھی ناحق کا ہوتا ہی اور اکثر کھیلتے کھیلتے اپسمین مفت کی تکرار ہوجاتی ہی میری
صلاح مانو تو ان کھیلون کو بالکل موقوف کردو لوگ تمھارے منہ پر تو کچھہ نہین کہتے لیکن
پیچھے ہنستے ہین پرسون کی بات ہی کہ تمکو کوئی مردوا بلانے آیا تھا نانا نے اندر سے
جواب دیا کہ باہر سدھار گئی ہین اس مردوے نے اپنے ساتھہ والے سے کہا میان تم اپنے
گھر کے مکان پر چلو وہان شطرنج کے جمگھٹے مین ملینگے ابا جان کا شہر مین بڑا نام ہی لوگ
اونکی معتقد ہین ایسی جگہ جانے سے نام بد ہوتا ہی اور مین نے ابا جان کو افسوس کرتے سنا
کہ ہاے ہماری تقدیر دولڑکون مین کوئی بھی ایسا نہوا کہ اوسکو دیکھکر جی خوش ہوتا
عاقل کو کچھہ لکھا یا پڑھایا تھا اوہ بھی اپنی نوکری کے پیچھے ایسا پڑا ہی کہ لکھا پڑھا

اسی بات کو کہا اصغری نے کہا تعجب کی بات ہی تم اپنے معمول کے خلاف نہین
کر سکتے اور ہم لوگون سے چاہتے ہو کہ ہم اپنے معمول کے خلاف کرین تمھین سویرے
چلے آیا کرو محمد کامل نے کہا کھانے کے بعد باہر نکلنے کو جی نہین چاہتا اور مجھکو نیند
دیر کر آتی ہی گھر مین بی شغل پڑے پڑے جی گھبراتا ہی اسواسطے مین قصداً دیر کر کے
آتا ہون کہ کھانے کے بعد سو رہون اصغری نے کہا شغل تو اپنے اختیار مین ہی
اپنے وقت کا انضباط کرے تو ہزارون کام ہین ایک پڑھنے کا شغل کیا کم ہی مین
اپنے بڑے بھائی کو دیکھا کرتی تھی کہ آدھی رات تک کتاب دیکھتے اور جسدن اتفاق
سے سو جاتے تو بڑا افسوس کیا کرتے تھے تم پڑھنے مین کم محنت کرتے ہو اسواسطے بی شغلی
سے تمھارا جی گھبراتا ہی محمد کامل نے کہا اور کیا محنت کرون دونون وقت سبق پڑھ
لیتا ہون یاد کر لیتا ہون اصغری نے کہا نہین معلوم تم کیسا پڑھتے ہو
جسدن عظمت کا حساب کتاب ہوتا تھا ابا جان تمسے حساب پوچھتے تھے اور تم بتا نہین
سکتے تھے مجھکو شرم آتی تھی محمد کامل نے کہا حساب دو سرا فن ہی مین عربی پڑھتا ہون
اوس سے اور حساب سے کیا واسطہ اصغری نے کہا پڑھنا لکھنا اسیواسطے ہوتا ہی کہ
دنیا کا کوئی کام اٹکا نہ رہے بڑے بھائی عربی فارسی بہت پڑھگئے ہین لیکن نوکری
نہین ملتی ابا کہا کرتے ہین کہ حساب کتاب اور کچہری کا کام جبتک نہ سیکھوگے نوکری
کا خیال مت کرو اب مآل اندیش مدرسہ مین پڑھتا ہی اور حساب کتاب مین بڑے
بھائی سے زیادہ ہوشیار ہی ابا اوس سے بہت خوش ہین اور کہا کرتے ہین دو برس مین

کی پسائیان اور دھوبن کی دھولائیان تک اصغری کی کتاب مین لکھی جاتی
تھین جب ہر ایک چیز کا معمول بندھگیا اور انتظام بیٹھ گیا اصغری دوسرے
کامون کی طرف متوجہ ہوئی محمد کامل پڑھتا لکھتا تو تھا لیکن اس نے تدبیری اور
بدشوقی سے جس طرح آزاد خود مختار لڑکے پڑھا کرتے ہین باپ کے باہر رہتے تھے محمد عاقل
گو بڑا بھائی تھا لیکن دونون بھائیون مین صرف اڑھائی برس کی بڑائی چھوٹائی تھی
محمد کامل پر اوسکا دباؤ کم تھا صبح و شام سبق بھی پڑھتا تھا اور ہم عمر لڑکون مین گنجفہ شطرنج
چوسر بھی کھیلا کرتا تھا بعض مرتبہ کھیل مین مصروف ہوتا تو پہر پہر بھر رات گئی گھر آتا اصغری کو
یہ حال تو معلوم تھا لیکن موقع ڈھونڈھتی تھی کہ ایسے ڈھب سے کہنا چاہیے کہ ناگوار نہو
ایک روز بہت رات گئی محمد کامل آیا اور شاید بازی جیت کر آیا تھا خوش تھا آتے کے
ساتھ کھانا مانگا دیانت نسا سالن گرم کرنے دوڑی گئی محمد کامل سمجھا ابھی پکا رہی ہے
پوچھا ماما ابھی تک تمھاری ہنڈیا چولھے سے نہین اتری اصغری نے کہا کئی دفعہ اتر کر
چڑھ چکی ہے اپنے وقت تم کھانا کھاتے ہو کہ کھانا ٹھنڈا ہو کر مٹی ہو جاتا ہے یا تو ایسا
بندوبست کرو کہ سویرے کھا جایا کرو یا کھانا باہر منگوا لیا کرو ادھر تمھارے انتظار
مین اماجان کو ہر روز تکلیف ہوتی ہے محمد کامل نے کہا اچھا تم لوگ میرے منتظر رہتے ہو
مین تو جانتا تھا تم کھا لیا کرتی ہوگی اصغری نے کہا مردون کے ہوتے عورتون کو
کھانا ٹھونس بیٹھنا کون ضرور ہے محمد کامل نے کہا دو چار روز کی بات ہو تو گذر سکتی ہے ہمیشہ
کی کیا بات ہے تم لوگ کھانا کھا لیا کرو اصغری اوس وقت تو چپ ہو رہی کوٹھڑی پر پھر محمد کامل نے خود چھیڑ کر

دسترخوان مین رہنے لگین کبھی بھنتے مین سے دو بوٹیان محمودہ کے لیے نکال رکھین
کبھی ایک چٹکی کھانڈ نکالدی کبھی مربے کی ایک پھانک دے دی روز کا سودا
موقوف ہوا کسی دن کبھی کبھار جو محمودہ کا جی چاہا تو کچھ منگوالیا اس گھر سے
فقیر کو عمر بھر ایک چٹکی آٹا یا آدھی روٹی نہین ملی تھی اب دونون وقت دو دو
روٹیان فقیرون کو بھی دیجاتی تھین گھر مین جو کچھ اسباب تھا عجیب سلیقگی سے
ساگ مولی کیطرح پڑا رہتا تھا اب ہر ایک چیز ٹھکانے لگی کپڑونکی گٹھریان ہین تو
کپڑے اچھی طرح تہ کیے ہوئے ترتیب سے بندھے ہین اناج پانی کی کوٹھری مین ایک ایک
شے احتیاط سے ڈھکی ہوئی ہے برتن صاف ستھرے اپنی جگہ رکھے ہین چینی کی الگ
تانبے کے الگ گویا گھر ایک کل تھی جسکے کیل پرزے سب درست اور اوس کل کی
کنجی اصغری کے ہاتھ مین تھی جب کوک دیا کل اپنے معمول سے چلنے لگی رفتہ رفتہ
دو دو چار چار روپے پس انداز ہونے لگے اور اصغری اوسکو بطور امانت علیحدہ جمع
کرتی گئی جب سے اصغری نے گھر کا اہتمام اپنے ہاتھ مین لیا قرض کا لینا قسم ہوگیا بھولکر
بھی دمڑی چھدام تک کی چیز بازار سے ادھار نہ آئی اصغری گھر کا سب حساب ایک
کتاب مین لکھا کرتی تھی جب کوئی چیز ہو چکنے پر آئی اور دیانت نسا نے اطلاع
کی کہ بیوی گھی دو دن کا اور ہے اصغری نے اپنی کتاب نکالکر دیکھی کہ کس تاریخ کتنا
گھی آیا تھا اور کتنے روز کے حساب سے خرچ ہوا اگر بحساب ہوا تو دیانت نسا سے
باز پرس کی مجال نہ تھی کہ کسی چیز مین فضول خرچی ہو اور بحساب اوٹھ جائے پسائی والی

اور ضرورت کی سب چیزین اصغری نے اکھٹی منگوالین اور آیندہ ہمیشہ فصل سستی دیکھکر اکھٹی چیزین لے رکھتی تھی مرچ پیاز دھنیا اناج دالین چاول کھانڈ لکڑی کنڈا آلو اروی شلجم میتھی سوئے کا ساگ ہر چیز وقت مناسب پر خرید کیجاتی تھی ماما ملا کر پانچ آدمی تھے دونون وقت مین تین پاؤ گوشت آتا تھا اوسمین دیانت دو طرح کا کرلیتی تھی کبھی آدھے مین ترکاری اور آدھا سادہ کبھی آدھی مین کباب اور ایک وقت دن کو دال اور ساتوین دن پلاؤ اور میٹھے چاولون کا معمول تھا گھر مین دو تین قسم کی چٹنی کوئی چاشنی دار کوئی عرق نعناع کی کوئی سکنجبین کی دو چار قسم کا مربا بنا رکھتی تھی اسکے علاوہ شربت انار لیمون کی سکنجبین شربت بنفشہ شربت نیلوفر شربت فالسہ کی ایک ایک بوتل بنالی ہر طرح کا ضروری سامان گھر مین موجود رہا کرتا تھا باوجود اس سامان کے پندرہ روپیہ سے زیادہ خرچ نہین ہوتا تھا باقی روپیہ جو بچتے تھے اوس سے بڑے بڑے بنیرے اور دس سیر کے دو پتیلے ایک سینی کچھ چھوٹی چمچے دو لوٹے ایک عدد چاے کے لوازم اس قسم کی چیزین خرید ہوئین دو صندوق بنوائے گئے دالمیان ایک باورچیخانہ مین ایک اسباب کی کوٹھری مین بیٹھنے کے تخت پرانے تھے وہ درست ہوئے دو پلنگ طیار ہوئے خلاصہ یہ کہ اصغری نے اس بیوپار مین گھر کو وہ جلادی کہ ظاہر حال مین بڑی رونق معلوم ہوتی تھی ہر چیز مین کفایت اور ہر چیز مین انتظام کو دخل دیا عزت کی وقتون مین ہمیشہ محمودہ کے واسطے تین چار پیسے روز کا سودا بازار سے آتا تھا اسواسطے کہ کبھی دسترخوان مین ایک ٹکڑا نہین بچا اب دونون وقت چار دیانان

برکت بھی اُٹھ جاتی ہی مولویصاحب نے کہا ہندوستانی سرکار مین تنخواہ ہونیکا دستور
قاعدہ بہت خراب ہی کبھی چھٹے مہینے تقسیم ہوتی ہی کبھی برسون مین ملتی ہی اس سبب سے
خرچ کا معمول نہین ہوسکتا لیکن ہزار میل سے مین کہہ جاؤنگا کہ مہینے کے مہینے
تمکو بیس روپیے دیدیا کرینگا اصغری نے پوچھا کہ مہاجن بتا جائیگا تو وہ آپ سے
سود مانگیگا مولویصاحب نے کہا نہین سود کیا لیگا ہماری سرکار مین بھی اوسکا لینا
دینا ہی وہان سے حکم آجائیگا اصغری نے کہا تو اسکا مضائقہ نہین غرض بیس روپیہ
تنخواہ ٹھہر گئی لیکن محمد کامل کی مان کو ناگوار ہوا اور الگ جاکر اصغری سے گلہ کیا
اصغری نے کہا گھر تو بیس مین انشاء اللہ مین چلا دونگی اسکا آپ کچھ فکر نکیجیے اور
مولویصاحب واقع مین تیس روپیے سے کم مین اپنی حیثیت درست نہین رکھہ سکتے مختاری
کی نوکری مین اول تو اوپر سے آمدنی کی کوئی صورت نہین اور جو ہو بھی تو مولویصاحب
کیون لینے لگے پس گنی بوٹی پناشوربا مولویصاحب خوب تکلیف مین رہے اور دو
چار روپیے گھر مین زیادہ بھی آئے تو مناسب نہین یہ سنکر ساس چپ ہو رہین اصغری نے
دیانت نسا کو بلا بھیجا اور کہہ سنکر دو روپیے اور کھانے پر راضی کر لیا اور جتا دیا
کہ دیانت نسا خبردار کوئی ایسی بات نہو کہ تمھارے اعتبار مین فرق آئے جس طرح
تمھاری بڑی بہن ہمارے گھر رہتی ہی اوسیطرح تم رہنا دیانت نسا نے کہا بیوی خدا
اوس گھڑی کو موت دے کہ پرائے مال پر نظر کرون ضرورت ہو تو تم سے مانگ کر کھالون
پر بیگم نون تک چکھنا حرام سمجھتی ہون عید کے اگلے دن مولویصاحب تو لاہور سدھارے

شریف درکار ہو تو خدا نے چاہا اوسکا گھر مین سامان بھی نہ نکلیگا اصغری نے کہا اما
کا اسمین کیا قصور ہی عظمت نامراد نے گھر کو خراب کیا مولویصاحب بولے انمین انتظام کی
عقل ہوتی تو عظمت کی کیا طاقت تھی عظمت نوکر تھی یا گھر کی مختار تھی اصغری نے کہا
یہ پچیس برس کا پرانا آدمی جب لوٹنے پر کمر باندھے تو اوسکے فریب کو کون جان سکتا ہی ایسے
پرانے آدمی پر تو شبہہ بھی نہین ہوسکتا مولویصاحب بولے تمکو آخر شبہہ ہوا یا نہوا
اصغری نے کہا مجھکو کیا شبہہ ہوا اوسکی شامت تھی کہ اُسنے ناش کا ذکر مذکور چھیڑ کر سوتی
ہوئی بھڑونکو جگایا اتنے مین ساس بولین بچاپش مین تم اپنے اکیلے دم کیواسطے تو بیس روپے
رکھو اور یہان کہنے کیواسطے بیس روپے مولویصاحب نے کہا گھر کا خرچ اور باہر کا خرچ
کہین برابر ہوسکتا ہی تمنے تو مجھکو اکیلا سمجھ لیا اور خدمتگار سواری مکان کپڑا لتا
بیوی نے کہا سواری اور مکان تو سرکار سے ملتا ہی مولویصاحب نے کہا گھوڑا ملا دانہ
گھاس تو مجھکو اپنی گرہ سے کھلانا پڑتا ہی چار روپیہ کا سائیس اور مکان کی مرمت پھر سرکار
دربار کے موافق حیثیت بنا لینا ہزار بکھیڑے ہین نہین معلوم مین کس طرح گذر کرتا ہون
اصغری نے ساس کی طرف مخاطب ہوکر کہا اماجان بیس روپیہ مین تکرار کرنے سے کیا فائدہ
جتنا ملتا ہی ہزار شکر ہی خدا اباجان کی کمائی مین برکت دے یہ بھی ہزارون ہین
ساس نے کہا بیٹی مجھ سے تو بیس مین گھر نہین چلتا اصغری نے اشارے سے
ساس کو روکا اور مولویصاحب سے کہا آپ چاہیے دو روپیہ اور کم دیجیے لیکن جو کچھ دیجیے
ماہ بماہ ملا کرے جب وقت پر پیسا نہین ہوتا تو قرض لینا پڑتا ہی اور قرض سے گھر کی ہی سبھی

اصغری نے کہا ایماندار آدمی تو کم تنخواہ پر ملنا محال ہی ان لوگون کو دو کی جگہ
تین دینے گون ہین لیکن عظمت ایسی کو آٹھ آنے دیکر گھر لٹوانا منظور نہین وہ کہاوت سچ ہی
گران بجکمت ارزان بعلت اوس وقت کا کھانا تو ساس بہو دونون نے ملکر پکا پکوا لیا کھانے
کے بعد اصغری محمودہ کو ساتھ لے کوٹھے پر چلی گئی جب تک مولویصاحب اصغری نے
کوٹھے پر سے اوترنا بہت کم کر دیا تھا صرف صبح و شام نیچے اوترتی تھی بلکہ محمودہ کو
بھی منع کر دیا تھا کہ ہر وقت نیچے مت جایا کرو محمودہ تو لڑکی تھی اوسنے پوچھا بھی
اچھی بھابھی جان کیون اصغری نے کہا بڑون کے سامنے ہر وقت نہین چلتے پھرتے
کھانے کے بعد گھر کے حساب کتاب مین مولویصاحب سے اور بیبی سے لڑائی ہونے
لگی بیبی کو شکایت تھی کہ تم خرچ بہت تھوڑا دیتے ہو میان شادی بیاہ برادری کا
لینا دینا آنا جانا تیج تیوہار سب مجھکو کرنا پڑتا ہی مولویصاحب کہتے تھے کہ بیس روپے
مہینا تھوڑا نہین ہی تمکو انتظام کا سلیقہ نہین اسی سبب سے گھر مین بے برکتی رہتی ہی
اتنے مین مولویصاحب نے محمودہ کو آواز دی محمودہ آئی تو کہا بھابھی کو بلا لاؤ
اصغری نے طلب کی خبر سنی تو حیران ہوئی کہ اس وقت کیون بلایا محمودہ سے پوچھا
کیا ہوا ہی محمودہ نے کہا لڑائی ہو رہی ہی اصغری گئی تو مولویصاحب نے کہا کیون بیٹا
اب انتظام کون کرے اصغری نے کہا ابا جان کرینگی جس طرح اب تک کرتی تھین مولویصاحب
نے کہا انکے انتظام کا نتیجہ تو دیکھ لیا بیس روپے مہینا جس گھر مین آتا ہو اوس گھر کی یہی
صورت ہوتی ہی کہ نہ سلیقے کا کوئی برتن ہی نہ عزت کی کوئی چیز اگر کسی وقت ایک مہمان

کی چھوٹی بہن دیانت نسا پکانا سینا سب جانتی ہی اور ایک دفعہ کفایت نسا نے
کہا بھی تھا کہ کوئی اچھا کھانا ہو تو دیانت نسا نوکری کرنے کو موجود ہی محمد کامل
کی ماں نے پوچھا وہ کیا تنخواہ لیگی اصغری نے کہا وہ تو اپنے منہ سے تین روپے اور
کھانا مانگتی ہی لیکن سمجھانے سے شاید دو روپے پر راضی ہوجائے محمد کامل کی ماں نے
کہا دو روپے کھانا دینا ہو تو دروازے پر بھوندو بھٹیارے کی بیبی چُنیا کی ماں
منتیں کرتی ہی اصغری نے کہا چنیا کی ماں کو تو مین چار آنے مہینے پر بھی کھون محمد کامل
کی ماں نے پوچھا ای کیون اصغری بولی پاس کا رہنے والا آدمی بُرا آنکھ کچی اور جو چیز
چاہی گھر مین جاکر رکھ آئی اور جب گھر سے گھر ملا ہی تو ہر گھڑی چُنیا کی ماں اپنے
گھر جائیگی اور شاید رات کو بھی اپنے گھر رہے محمد کامل کی ماں نے کہا بخشو کی بیوی نے
اپنی بیٹی زلفن کے واسطے مجھ سے کئی مرتبہ کہا ہی اور زلفن تو سید فیروز کی بنگلے
مین رہتی ہی اصغری نے پوچھا وہی زلفن جو خوب بنی ٹھنی رہتی ہی محمد کامل کی ماں نے
کہا ہان بنی ٹھنی کیا رہتی ہی نئی بیاہی ہوئی ہی کپڑے لتے کا ذرا شوق ہی اصغری نے
کہا ایسا آدمی بھی نہین رکھنا چاہیے محمد کامل کی ماں نے کہا خود زلفن کی ماں نوکری
کرنے کو راضی ہی اصغری نے کہا اُنکے ساتھ ایک دُم چھلا چھوٹی بیٹی کا لگا ہوا ہی
وہ ایکدم ماں کو نہین چھوڑتی پس نام تو ایک آدمی کا ہوگا اور کھائینگے دو دو
محمد کامل کی ماں نے کہا اور تو کوئی آدمی میرے خیال مین نہین آتا اصغری نے
کہا دیکھو اوسی دیانت نسا کو بلاؤنگی محمد کامل کی ماں نے کہا اور تنخواہ کا کیا ہوگا

باپ سے صلاح لینی تھی سب طے کیا باپ نے پوچھا عظمت نکل گئی اصغری نے کہا جب
آپکے طفیل سے بخیر انجام ہوا نہ بڑے بھائی لاہور جاتے نہ اماں جان آتے نہ یہ برسون کا
حساب طے ہوتا نہ عظمت نکلتی خانصاحب نے پوچھا اب گھر کا انتظام کیونکر ہوگا اصغری نے
کہا ماما کے نکلتے ہین ادھر چلی آئی اب انتظام کیا مشکل ہی ہی عظمت کی خرابی تھی
اب مین سب دیکھہ بھال لونگی خانصاحب نے پوچھا اور کیا کیا باتین تمنے گھر مین
ایسا دیکین اصغری نے کہا ابھی مین نے کچھہ دیکھا سنا نہین شروع سے عظمت کا جھگڑا پیش
آگیا اب البتہ ارادہ ہی کہ ہر ایک بات کو سوچون اور انتظام کرون اور انشاء اللہ تعالے
آپکو حسب ذیل سے طلاع دیتی رہونگی خانصاحب نے نکاح کے بعد سے اصغری کا دس روپے
مہینا مقرر کر دیا تھا اصغری سے پوچھا کہ اگر تمکو خرچ کی تکلیف رہتی ہو تو مین کچھہ
روپے تمکو دیتا جاؤن اصغری نے کہا وہی دس روپے میری ضرورت سے زیادہ ہین
بلکہ آجتک کا روپیہ سب میرے پاس جمع ہی زیادہ لیکر مین کیا کرونگی اور جب ضرورت ہوگی
تو مین خود مانگ لونگی غرض باپ سے اصغری رخصت ہوآئی سسرال مین آکر دیکھا کہ ساس
چولھا پھونک رہی ہین اصغری نے حیرت سے پوچھا کہ اب تک کوئی ماما نہین رکھی گئی
ساس بولی آنے کو تو کئی عورتین آئین پر تنخواہ سنکر ہمت نہین پڑتی کہ کسیکو نوکر رکھیے
عظمت بڑی تھی مگر آٹھہ آنے مہینے پر بچین برس سے نوکری کی اب جو ماما آتی ہی
دو روپیے اور کھانے سے کم کا نام نہین لیتی مین نے تمھارے آنے پر رکھا تھا اصغری
نے کہا ماما تو ایک میری نظر مین بھی ہی لیکن تنخواہ وہ بھی زیادہ مانگتی ہی کفایت نسا

کی تھی یا تو نے مجھکو کہتے سنا تھا اسکا کچھ جواب عظمت کو نہ آیا پھر اصغری نے
اشتہار نکالکر مولویصاحب کے سامنے ڈالدیا اور کہا کہ دیکھیے یہ بیوی عظمت ان
گنون کی ہین جنھون نے تو محلے کے پھاٹک سے اشتہار اوکھاڑکر لائی اور مکان پر لگادیا
اور خود اماجان سے کہنے کو دوڑی گئی اصغری یہ باتین کہہ ہی تھی اور مولویصاحب کا چہرہ
سرخ ہو ہو جاتا تھا ادھر تماشا خانم دانت پیس رہی تھی مولویصاحب نے کہا مجھکو نکالدینا
کافی نہین ہے تو بڑی بدذات عورت ہے یہ کہکر اپنے خدمتگار کو آواز دی اور کہا کہ
بہادر اس ناپاک کو کوتوالی مین لیجا اور رقعہ مین اسکا سب حال ہم لکھے دیتے ہین
اصغری نے مولویصاحب سے کہا کہ بس اب یہ اپنی سزا کو پہونچیگی کوتوالی سے
اسکو معاف رکھیے اور ماما کو اشارہ کیا کہ چلدے بلکہ دروازے تک ماما کے ساتھ
گئی غرض ماعظمت اپنے کوتکون کے پیچھے یہان سے نکالی گئی گھر پہونچی تو بیٹی
بلا کی طرح لپٹی مین نے کہتی تھی اماں ایسی لوٹ تو مت مچاؤ سو دن چور کے تو
ایک دن ساہ کا ایسا نہووے کسی دن پکڑی جاؤ تم کسکی مانتی تھین خوب
ہوا جیسا کیا ویسا پایا اب سسرال مین میرا نام تو بدمت کرو جہان تمھارا خدا
لیجائے چلی جاؤ میرے گھر مین تمھارا کام نہین زبور کو مین نے صبر کیا تقدیر مین ہوگا
تو پھر مل رہیگا اسطرح پر خدا خدا کرکے اصغری نے اپنے دشمن کو نکال پایا اور گھر کو عذاب
سے نجات دی جب عظمت کا فیصلہ ہوگیا تو اصغری نے باپ کے پاس جانے کی پھر اجازت
چاہی اور خوشی خوشی رخصت ہو ماں کے گھر آئی ایک ہفتہ برابر یہان رہی اور جس جس بات مین

ڈولی مین چڑھ آیہو بچی آوتری تو اصغری سے شکوہ کیا کیون جی تمنے مجھکو خبر بھی
تو کیا ہوا اصغری نے کہا ابھی تو حساب درپیش ہی یہ بکھیڑا ہو چکتا تو مین تمکو خبر کرتی
غرض مولویصاحب نے لوگون سے کہا کہ جو ماما سے لینا ہی وہ ماما سے لو اور عظمت کی
طرف متوجہ ہو کر بولے حضرت انکا روپیہ ادا کرو عظمت نے نیچی آنکھین کر کے کہا
میرے پاس بیٹی کا زیور ہی اسمین یہ لوگ اپنا اپنا سمجھ بوجھ لین بیٹی کا تمام زیور
تو کچھ نے قصائی بنیے بزاز کے حساب مین آدھے دامونپر لگ گیا ہزار پیل کے
سو پر دو کیو اسطے سننے کا ٹھیکرا گروی رکھنا پڑا لکھا پڑھی پکے کاغذ پر ہو کر جا
بھلے مانسون کی گواہی ہو گئی مولویصاحب نے عظمت سے کہا بس اب آپ سے
سدھاریے تم ایسی نکحرام دغاباز بے ایمان آدمی کا ہمارے گھر مین کچھ کام
نہین اصغری نے کہا انمین نکحرامی کے علاوہ ایک صفت اور بھی ہی وہ یہ کہ
گھر مین فساد لوانے کی فکر مین تھین کیون عظمت وہ کڑھائی کی بات یاد ہی جو محمودہ
کے بھائی نے فرمایش کی تھی اور تو نے میری طرف سے جھوٹ جا کر کہدیا تھا کہ
کہتی ہین میرے سر مین درد ہی۔ بول تو سہی کب تو نے مجھ سے کہا تھا اور کب مین نے
دردسر کا عذر کیا تھا عظمت نے کہا بیوی تم کوٹھی پر قرآن پڑھ رہی تھین مین نے
کہنے کو اوپر گئی تمکو پڑھتی دیکھکر اولٹی پھر آئی اصغری نے کہا اور دردسر کی بات
دل سے بنائی عظمت نے کہا مین نے سوچا کہ صبح سے اب تک تو تم پڑھ رہی ہو اب کہان چھوڑین
کہیں فوکی اصغری نے کہا بھلا پہاڑ جانے کی بات تو نے کس غرض سے کہی تھی مین نے تجھ سے صلاح

ایسا غضب تو مت کرو ابھی چار مہینے ہوے دونون ملے ہوے تھے سو سو سو کوسو کی
لاگت کے ہین ہزار میل نے کہا اسمین برا ماننے کی کیا بات ہی تمھاری خیر سو کی ہو
یا دو سو کی کوئی منگالے لیتا ہی تلوانے سے جتنے کی ٹھہرے معلوم ہوجائیگا یہ سب
بندوبست کرکے ماما گھر واپس آئی اور مولویصاحب کے خدمتگار نے پانون دبا تے
ہین یہ سب حال مولویصاحب سے بیان کیا اور محمد کامل کی ماں کے ذریعے سے
اصغری کو بھی معلوم ہوا صبح ہوئی تو بزازا اور ہزار میل طلب ہوے حساب ہین کچھ
ہونے لگی ماما چڑھ چڑھکر بولتی تھی بزاز نے کہا تو بڑھیا کیا بڑبڑ کرتی ہی اوٹھا اپنی
چوڑیان تو تو پندرہ روپیہ کی بتاتی تھی بازار مین نو روپیہ کی آنکتے ہین پھر ہزار میل نے
پہونچیان اور جوشن نکال سامنے رکھدیے اور عظمت سے کہا نہین صاحب یہ ہمارے
کام کا نہین مولویصاحب نے بزازا اور ہزار میل دونون سے پوچھا کیون بھائی یہ کیسی
چیزین ہین تب دونون نے رات کی حکایت بیان کی اور عظمت کے منہ پر گویا
لاکھون جوتیان پڑ رہی تھین جب حساب طے ہوگیا اور مولویصاحب نے دینے کو روپیہ
نکالا تو جتنا واجبی تھا آدھا آدھا سبکا دیدیا اور کہا کہ مین نے لاہور سے روپیہ
منگایا ہی دس پانچ دنمین آتا ہی تو باقی بھی دیا جائیگا سب لوگون نے پوچھا اور ماما
کی طرف جو ہمارا نکلا وہ ہم کس سے لین یہ باتین ہو ہی رہی تھین کہ مسلم مکتب سے جاتے
ہوے ادھر کو نکلا اور یہ باتین سنتا گیا وہان جاکر تماشا خانم سے کہا کہ آج تو آپا
اصغری کے دروازے پر بڑی بھیڑ جمع ہی اونکے حساب ہو رہے ہین تماشا خانم سنتے ہی

تم دیتی ہو خیر مین لیے لیتا ہون لیکن رات کا وقت ہی بہی کھاتہ دکان پر ہی
جی دیکھے کیا معلوم ہو کیا گیا ہی اور کیا پانا ہی عظمت نے کہا اس وقت میری عزت تمھارے
ہاتھہ ہی جس طرح ہو سکے بچاؤ بزاز سے رخصت ہو سیدھی ہزاریل کے گھر پہونچی وہ بھی
حیران ہوا کہ اس وقت تم کہان اوسکے پانون پر گر پڑی اور رو کر کہنے لگی کہ مجھسے ایک خطا
ہو گئی ہی ہزاری مل نے کہا وہ کیا عظمت بولی تم وعدہ کرو کہ معاف کر دوگے تو
مین کہون ہزاری مل نے کہا بات تو کہو عظمت نے کہا چار مہینے ہوے لاہور سے
خرچ آیا تھا اور مولویصاحب نے سو روپیہ تمکو بھیجا تھا وہ میرے پاس خرچ ہو گیا
اور سرکار مین ڈر کے مارے مین نے ظاہر نہین کیا اب مولویصاحب آئے ہوئی ہین تمکو
حساب کے واسطے طلب کرینگے مین آس روپیہ کا گہکانا لگا دونگی تم اس رقم کو مت ظاہر
کرنا ہزاری مل نے کہا دو چار روپیہ کی بات ہوتی تو مین چھپا بھی لیتا اکہٹے سو
روپیہ تو میرے کیے چھپ نہین سکتے ماما نے کہا کیا سو روپیہ کا بھی میرا اعتبار نہین
ہزاریل نے کہا صاف بات تو یہ ہی کہ تمھارا ایک کوڑی کا بھی اعتبار نہین جس گھر مین تمنے
عمر بھر پرورش پائی اونھین کے ساتھہ تمنے یہ سلوک کیا تو دوسرے کے ساتھہ تم کب
چوکنے والی اسامی ہو عظمت نے کہا ہان لالہ جب بُرا وقت سر پر پڑتا ہی تو اپنے
دشمن ہو جاتے ہین خیر اگر تمکو اعتبار نہین تو لو یہ میری بیٹی کی پہونچیان اور جو شک
رکھہ لو ہزاریل نے کہا ہان یہ معاملہ کی بات ہی لیکن دن ہو تو مال پرکھا جاے تب معلوم
ہو کتنے کا ہی لیکن اٹکل سے تو سب ملا کر سچا پانسو ساٹھہ کا ہوگا عظمت نے کہا آنی ہی لالہ

بھاگ جاہی اصغری نے کہا گھر بار لڑکے بچے مکان چھوڑ کر کہان بھاگ جائیگی ہان
شاید غیرتمند ہو تو کچھ کھا پی لے مگر ایسی غیرتمند ہوتی تو ایسا کام کیون کرتی تاہم
اسکی حفاظت ضرور ہی لیکن فقط اسی قدر کہ باہر آتے جاتے کوئی آدمی دیکھتا رہے
مولویصاحب کے خدمتگار جو ساتھ آئے تھے ایک کو چپکے سے کہدیا کہ ماما کو آتے جاتے
دیکھتے رہو جب کھانے سے فراغت ہوئی ماما چپکے سے اٹھ باہر چلی خدمتگار پیچھے پیچھے
ساتھ ہوا ماما پہلے تو اپنے گھر گئی اور وہان سے کچھ بغل مین مار تیر کی طرح
سیدھی بزاز کے مکان پر جا اوسکو آواز دی بزاز گھبرا کر باہر نکلا کہ بڑی بی تم
اس وقت کہان عظمت نے کہا کہ مولویصاحب آئے ہوئے ہین جس جس کا دینا ہی
سب کا حساب ہو تا ہی کل تم بھی بلائے جاؤگے تو ایسی بات مت کرنا جسمین میری
فضیحت ہو بزاز نے کہا حساب مین تمھاری فضیحت کی کیا بات ہی ماما بولی لالہ
تم تو جانتے ہو یہ کمبخت لالچ بہت برا ہوتا ہی سرکار کے حساب مین مین اپنے واسطے
بھی تمھاری دکان سے کبھی کبھی لٹھا مین سکھہ درجن لے گئی ہون بزاز نے کہا کیا
معلوم تم اپنے واسطے کیا لیگئی ہو ماما نے کہا مجھکو اس وقت حساب کرنے کا
تو ہوش نہین لیکن دو چار تھان دریبی اور لٹھے مین سکھہ کے اور دس گز اودا بند
میرے حساب مین نکلے گا لو میرے ہاتھہ کی چار چوڑیان سولہ روپے کی ہین
گھس گھسا کر ایک روپیہ کم ہو گیا ہوگا پندرہ روپے نام سے کم کر دینا اور دو چار
روپیہ جو میرے نام کا نکلے گا مین دینے کو موجود ہون بزاز نے کہا چوڑیان

کسی سرکار سے اُچاپت بھی نہین ہی غرض ماما کھسیانی باتین بکنے لگی مولوصاحب
نے کہا بھلا چینی کی رقم تو رہنے دو اور چیزین بتاؤ غرض اسی طرح بہت سی چیزین
بتائین جو عمر بھر گھر مین نہین آئین تھین چار سیر بالوشاہی مولود شریف کیواسطے اور
مزہ یہ کہ یہان کبھی کسی نے مولود کی مجلس نہین کی غرض صرف چھ سات روپیہ تو صحیح
نکلا باقی سب جھوٹ مولوصاحب کا جی جلگیا اور بے طرح اونکو غصہ آیا اور پوچھا
کیون ری نمکحرام عظمت ایسا ہی دنیا بھر کا قرض تو نے اس گھر پر رکھا ہی اور یون تو
گھر کو خاک مین ملایا ہی حلوائی ہو چکا تو کنجڑا آیا اونسے کہا میان میر اتو معمولی حساب ہی
دو آنے روز کی ترکاری محمد کامل کی مان بولی ارے سیر بھر ترکاری میرے گھر مین
آتی ہی دو آنے روز کی ہوئی کنجڑا بولا حضرت میری دکان سے ماما تین سیر لاتی
ہی ماما بولی ہان تین سیر لاتی ہون سیر بھر تمھارے نام سی سیر بھر اپنی بیٹی کیواسطے
اور سیر بھر دوسرے گھر کیواسطے مین کیا مکرتی ہون یہ تو سب تمھارے نام بتاتا ہی
کنجڑے نے کہا اری بڑھیا بے ایمان ہمیشہ سے تو اسی گھر کے حساب مین
تین سیر لاتی رہی اور جب روپیہ ملا اسی گھر سے ملا قصائی اور بنیے کا حساب ہوا تو
اوسمین بھی ہزار دن فریب نکلے اور ثابت ہوا کہ ماما اسی گھر کے سودے مین اپنی
بیٹی خیراتن اور دو تین ہمسایون کے گھر کیواسطے کرتی تھی اور اسی گھر کے نام سی سودا لاتی
اور دوسری جگہ بیچ ڈالتی غرض شام تک سب کل حساب ہوا اب صرف بزاز اور ہرسل باقی رہا
مولوصاحب نے کہا اب آج ملتوی کرو کل دیکھا جائیگا لیکن مولوصاحب نے آہستہ سے کہا ایسا نہو

پوچھ آنے سے کیا ہوگا جسکا لینا ہو یہان آکر حساب کر جائے ماما نے کہا بیوی آپنے
تو ایک بات کہدی اب مین کہان کہان بلاتی پھرون اور وہ لوگ اپنے کام دھندے سے
کب چھٹی پاتے ہین جو میرے ساتھہ چلے آئینگے اصغری بولی ماما کوئی روز روز کا بلانا
نہین ہی ایکدن کی بات ہی جاکر بلا لاؤ شام کے کھانے کا کچھہ بندوبست ہو جائیگا
تم آج یہی کام کرو اور لینے والے تو دینے کا نام سنکر دوڑینگے ہزاری مل دوکون ہی
کچھری تو کیا یہان آئے کیا اوسکے پانو نمین مہندی لگی ہی اور دور کون ہی کنجڑا
قصائی بنیا حلوائی سب اسی گلی مین ہین صرف بزاز اور ہزاریل دور ہین انکو کل
پر رکھو یہ ٹھیکل حساب آج طے ہو جائے ماما عظمت کی کسی طرح مرضی نتھی کہ حساب ہو لیکن اصغری
نے باتون مین ایسا دبایا کہ کچھہ جواب بن پڑا سب سے پہلے حلوائی آیا پوچھا گیا کہ لالہ
تمھارا کیا پانا ہی حلوائی بولا تیس روپیے پوچھا گیا کہ کیا کیا چیز تمھاری یہان سے آئی
تیس روپیے تو بہت زیادہ بتاتے ہو حلوائی نے کہا صاحب تیس روپیہ کچھہ بہت
ہی پندرہ روپیے کی چیز اسی شب برات مین آئی ایک رقم دس سیر چینی ہی
محمد کامل کی ماں بولی ارے کیسی چینی ایکبہ مرتبہ تو ہمارے گھر جو کچھہ پکا پکایا بازار
سے نقد آیا یہ سنکر ماما عظمت کا رنگ فق ہو گیا اور حلوائی سے بولی کہ وہ دس سیر
چینی تو نے انکے حساب مین کیون لکھہ لی وہ تو دوسرے گھر کے واسطے مین لیگئی تھی
اور تجکو بتا بھی دیا تھا حلوائی نے کہا مجھسے تو تمنے کسی گھر کا نام نہین لیا ہی سرکار
کے نام سے لائی ہو ورنہ مجھے کیا فائدہ تھا دوسرے کی چیز انکی نام لکھتا اور مجھسے تو اور

خیر اندیش خان کے جانے کا بی بی سے بیان کیا اور کہا کہ بہو کو بلاؤ ساس
کوٹھی پر گئین اور کہا بیٹی چلو شرم کی کیا بات ہی تم تو اونکی گود وینمین کھیلی ہو ساس
کے کہنے سے اصغری اوٹھکر ساتھ ہولی اور ساس کو بہت ادب سے سلام کیا اور بیٹھ گئی
مولویصاحب نے کہا سنو بھائی ہم تو صرف تمھارے بلانے آئے ہین اور تمھارا خط
دیکھکر ہمارا جی بہت خوش ہوا خدا تمھاری عمر اور نیکبختی مین برکت دی اور حقیقت مین
ہماری گھر کے اچھے نصیب ہین جو تم ہمارے گھر مین آئین اور اب مجھکو یقین ہوا کہ اس
گھر کے کچھ دن پھرے اور کل انشاء اللہ انتظام تمھاری مرضی اور تمھاری رای کے موافق
ہوگا غرض دو چار دن تو مولویصاحب نئے نئے آئے تھے ملنے ملانے مین رہے پھر آول
کے دو چار روزون مین روزے کے سبب گھر کے کام کی طرف متوجہ نہوئے
ایکدن بہو کو بلا کر پاس بٹھایا اور ماما عظمت کو بلا کر کہا کہ ماما ہمارے رہتی سب کتاب
کر لو جس جس کا لینا دینا ہی سب لکھا دو جسکو جتنا مناسب ہو دیا جاوے اور باقی رہجاے
اوسکی قسط بندی کر دیجاوی ماما نے کہا ایک کا حساب ہو تو بی بی بانی بھی یاد رکھون
بنیا بزاز قصائی کنجڑ حلوائی سب کا دینا ہی اور ہزار ریل کا حساب ایک الگ رقم ہی
جسکو جتنا دینا ہو مجھکو دیجیے دے آؤن آپکے نام جمع ہوجائیگا مولویصاحب تو سیدھے
سادے آدمی تھے دینے کو آمادہ ہوگئے اصغری نے کہا یون علی الحساب دینے سے
کیا فائدہ پہلے ہر ایک کا قرضہ معلوم ہو تب اوسکو سوچ سمجھکر دینا چاہیے ماما نے
کہا کھانے سے فراغت ہوجاؤن تو مین ہر ایک سے پوچھ آؤنگی اصغری نے کہا

اور انشاء اللہ کل یا پرسون سمدھی صاحب کو لیکر داخل ہونگے اونکا ایک خط
بھی مجھکو راہ مین ملا تھا سمدھی صاحب کو رخصت ملگئی ہی غرض رات بھر اور اگلے دن بھر
اصغری اپنی ماں کے یہان رہی اور شام کے قریب باپ سے کہا کہ اگر اجازت فرمائیے تو آج
مین چلی جاؤن باپ نے کہا اجی ایک ہفتہ تو رہو ہم سمدھن کو کہلا بھیجینگے اصغری نے
کہا جیسا آپکا ارشاد فرماوین مین تعمیل کرون لیکن ابا جان کے آنے سے پہلے گھر مین
موجود رہنا مصلحت معلوم ہوتا ہی باپ نے سوچکر کہا ہان یہ بات ٹھیک ہی غرض
اصغری باپ سے رخصت ہو مغرب سے پہلے گھر آموجود ہوئی اگلے دن ہمین کھانے کے وقت
مولوی محمد فاضل صاحب محمد کامل کے باپ بھی یکایک آموجود ہوئے - یہ مولوی صاحب
لاہور کے رئیس کی سرکار مین مختار تھے پچاس روپے مہینا اوسکی سرکار سے تنخواہ
مقرر تھی اور مکان اور سواری رئیس کے ذمے خیر اندیش خان اصغری کی تحریر کے
بموجب لاہور گیا اور اصغری کا خط مولوی محمد فاضل صاحب کو دکھایا مولوی صاحب
بہو کا خط دیکھکر باغ باغ ہوگئے اور یون شاید رخصت نہ بھی لیتے اب بہو کے دیکھنے
کے اشتیاق مین رئیس سے بہت کہہ سنکر ایک مہینے کی رخصت لی خیر اندیش خان کے ساتھ
ہولیے چونکہ اصغری بیاہ کے بعد سسرے کے سامنے نہین ہوئی تھی سسرے کو
آتے دیکھ شرم کے سبب کوٹھے پر جا بیٹھی محمد کامل کی ماں حیرت مین تھی کہ یہ
کیونکر آگئے غرض کھانے پینے کے بعد باتین شروع ہوئین مولوی صاحب نے بیوی
سے کہا کہ سنو صاحب مجھکو تو تمھاری چھوٹی بہو نے کھینچ بلایا ہی اور سب حال خط کا اور

اصغری نے کہا شاباش شاباش تم بہت پیاری بہن ہو اور محمودہ کو گلے سے لگا کر
پیار کیا محمد کامل چپ بیٹھا ہوا یہ سب باتین سنتا رہا چونکہ معقول بات تھی اوسکے
دل نے قبول کر لی اور اوسی وقت نیچے اوتر کر ماں کے پاس گیا اور کہا اماں مین نے
سنا ہی تم شب برات کی سوچ مین مٹھی ہو تو بی میری فکر مت کرو مجکو انا پٹا خی درکار
نہین اور محمودہ بھی کہتی ہی کہ مین نہین منگاؤنگی غرض خرچ کی ایک رقم تو یون کم
ہوئی فاتحے کیواسطے دو روپیے مین خاصہ مٹھیا بنیگیا بھیجنے کیواسطے اصغری نے خود اہتمام
کیا جب باہر سے حصہ آیا گھر مین نہ ٹھہرنے دیا دیکر آدمی باہر نکلا اور اسنے کہا کہ فلانی
جگہہ یہ حصہ پہونچا دو جس جسکو دینا تھا سب کو نام بنام پہونچ گیا اور دو روپیے
مین فرہ کی شب برات ہو گئی عظمت یہ بندوبست دیکھکر جلگئی اسواسطے کہ اوسکی بڑی رقم
ماری گئی جتنا باہر سے آتا وہ سب لیتی اور جو گھر سے جاتا آدھا اوسمین سے نکالتی
اور شب برات کا حلوا جو خشک کر رکھتی تھی مہینون پنجیری کیطرح چباتی شب برات
کے بعد اصغری کے باپ کی آمد شروع ہوئی اور نو دس دن بات کی بات مین گذر گئی
رمضان سے چارون پہلے دوراندیش خان صاحب دہلی مین داخل ہوئے اصغری نے
پہلے سے اپنے باپ کی آمد سنا رکھی تھی اور سال اور میان سے ٹھہر گیا تھا کہ جسدن تمہارے ابا
آوین گے اوسیدن مین اونسے ملنے جاؤنگی جب اصغری کو باپ کے آنے کی خبر معلوم ہوئی
فوراً ڈولی منگا جا پہونچین باپ نے گلے سے لگالیا اور آبدیدہ ہوئے دیر تک حال پوچھتے
بتاتے رہے اور اصغری سے کہا آپ کے حکم کے بموجب خیر اندیشخان لاہور گئے رہین

لیکن اصغری سوچ مین تھی کہ میان کو انار پٹاخون سے کس طرح باز رکھے آخر کار اس
حکمت سے اصغری نے میان کو سمجھایا کہ بات بھی کہہ گذری اور میان کو ناگوار بھی نہوا
محمد کامل کے سامنے چھیڑ کر محمودہ سے پوچھا کیون بوا تمنے شب برات کے واسطے کیا فکر کی
محمودہ بولی بھائی جب انار پٹاخے لائینگے ہمکو بھی دینگے ابھی محمد کامل کچھ کہنے نپایا تھا
کہ اصغری نے کہا بھائی تو ایسی واہیات چیز تمھاری واسطے کیون لانے لگے محمودہ
انار پٹاخون مین کیا مزا ہوتا ہی محمود نے کہا بھابھی جان جب انار پٹاخے چھوٹتے ہین تو
کیسی بہار ہوتی ہی اصغری نے کہا محلے مین سیکڑون انار چھوٹینگے کوٹھی پر تم بھی دیکھ
لینا محمود نے کہا واہ ہم نہ چھوڑین اصغری نے کہا تمکو ڈر نہین لگتا محمودہ بولی مین کیا
اپنے ہاتھ سے چھوڑتی ہون اصغری نے کہا پھر جس طرح تمنے اپنے انار چھوٹتے دیکھے ویسے ہی
محلے کے اور محمودہ سنو یہ بہت برا کھیل ہی اسمین جلجانے کا خوف ہی ایکدفعہ ہمارے محلے
مین ایک لڑکے کے ہاتھ مین انار پھٹ گیا تھا دونون آنکھین پھوٹ کر نپٹ ہوگئین
اسکو دیکھنا بھی ہو تو دوسرے اور محمودہ تم اماجان کا حال دیکھتی ہو اودا س ہین یا
نہین محمودہ نے کہا اودا س تو ہین اصغری نے پوچھا کبھی تمنے یہ بھی غور کیا کہ کیون
اودا س ہین محمودہ نے کہا یہ تو معلوم نہین اصغری بولی واہ اسی پر تم کہتی ہو کہ مین
اماکو بہت چاہتی ہون محمودہ نے پوچھا اچھی بھابھی جان اماجان کیون اودا س ہین
اصغری نے کہا خرچ کی تنگی ہی مہاجن قرض نہین دیتا اس سوچ مین ہین کہ محمود انارون
کیواسطے ضد کریگی تو کہان سے منگا کر دونگی محمودہ نے کہا ہم تو انار نہین منگائینگے

کچھ ڈر نہین ہی ساس نے کہا تمھارے کہنے سے نالش کی طرف سے دلجمعی تو ہوئی لیکن
شب برات اور رمضان سر پر چلا آتا ہی دونون تیوہارونمین خرچ ہی خرچ ہی لاہور سے
خط آنا بھی موقوف ہی اسکی فکر تو میرا الموخشک کیے ڈالتی ہی اصغری نے کہا رمضان
کے تو ابھی بہت دن پڑے ہین خدا مسبب الاسباب ہی اوس وقت تک غیب سے کوئی سامان پیدا
ہوجائیگا ہان شب برات کے چار ہی دن رہگئے سو شب برات کوئی ایسا تیوہار نہین
جسمین بہت خرچ درکار ہو ساس نے کہا میرے گھر تو سال دو سال شب برات مین بیس روپیہ
اوٹھتا ہے پوچھو یہی عظمت خرچ کرنیوالی موجود ہین اصغری نے کہا خرچ کرنیکا کیا
عجب ہی لیکن ایک ضرورت کیواسطے اور ایک بے ضرورت سو شب برات مین کوئی ایسی ضرورت
نہین جسکے واسطے اتنا روپیہ کا ہو ساس نے کہا بوا پیر پیغمبر بڑے بزرگونکی فاتحہ مقدم
ہی پھر لوگون کے گھر بھیجنا بھجوانا ضرور ہی لو کہنے کو ذرا سی بات ہی پانچ روپے ہون تو
اصل خیر سے تمھارے میان اور بی محمودہ کے واسطے انار پٹاخے ہون محمد کامل کا بیاہ
ہوگیا تو کیا ہی خدا رکھی اوسکے مزاج مین تو ابھی تک بچپن کی باتین چلی جاتی ہین
جبتک سو انار بیس گڈی پٹاخے نہ لے چکیگا میری جان کھا جائیگا اور محمودہ بھی
رو رو کر اپنا برا حال کریگی اصغری نے کہا فاتحے کیواسطے پانچ سیر کا میٹھا
بہت ہوگا بھیجنا بھجوانا تو ادھر سے آیا ادھر گیا اور محمودہ اب بچی نہین کہ کیواسطے
ضد نہین کرینگی مین انکو سمجھا لونگی غرض شب برات کا اہتمام مین جسطرح ہوسکیگا
کرلونگی میرا ذمہ اسکے واسطے آپ قرض کی فکر نکیجیے ساس سے تو یہ باتین ہوئین

تمکو بھیجتی اصغری بولی یون آپکو اختیار ہی لیکن میرے نزدیک مہاجن سے ڈرنا کسی طرح
مناسب نہین ورنہ اوسکو آیندہ کیواسطے دلیری ہوجائیگی اور آئے دن نالش کا ڈراوا
دکھایا کریگا سب سے بہتر یہ ہی کہ ادھر کا اشارہ نہو اور باہر سے کوئی دباؤ اوپر پڑجائے
کہ وہ نالش کی پیروی سے باز رہی محمد کامل کی ماں نے کہا تماشا خانم ابھی لڑکی ہین کچھ ہی
دربار کی باتین وہ کیا جانین ایسا نہو اونکے بھروسے مین کام بگڑجاہی اور قابو ہاتھ سے
نکلجائی اصغری نے کہا تماشا خانم بیشک لڑکی ہین مگر مین نے بات خوب پکی کرلی ہی اور
مجھکو اطمینان ہی یہ باتین ہورہی ہی تھین کہ میان مسلم نے دروازے پر آواز دی اصغری نے
کہا دیکھیو مسلم آیا ضرور اس معاملے مین کچھہ خبر لایا ہوگا اصغری نے محمودہ کو اشارہ کیا محمودہ
کوٹھری مین چلی گئی مسلم کو اندر بلایا اور پوچھا مسلم کیا خبر لائے مسلم نے کہا آپانے تمکو
سلام کہا ہی اور مزاج کا حال پوچھا ہی اور کہا ہی کہ ہزاریل کو بلوایا تھا بہت کچھہ ڈرایا اور
دھمکایا ہی اور ساتھ وعدہ کرلیا ہی کہ نالش نہوگی یہ بات سنکر محمد کامل کی ماں کو کسی قدر تسلی
ہوئی لیکن اصغری حیرت مین تھی کہ تماشا خانم نے تو یہ کہلا بھیجا ہی اور ہزاریل نالش
کربیٹھا یہ کیا بات ہی اور اشتہار کا معاملہ بھی عجب ہی مین گھر مین بیٹھی رہی مجھکو خبر نہین
حاکم کا اشتہار ہوتا تو کوئی چپراسی پیادہ پکارتا آواز دیتا مسلم رخصت ہوا تو محمودہ سے اصغری
نے کہا جاؤ دروازے پر جو کاغذ لگا ہوا ہی اوسکو چپکے سے اوکھاڑلاؤ محمودہ کاغذ اوکھاڑلائی
اصغری نے پڑھا تو صفائی کا حکم تھا نالش کا کچھہ مذکور نہ تھا سمجھہ گئی کہ یہ بھی اس عظمت کی چالاکی
ہی سانپ تو یہ جان ظاہر نکیا لیکن اوج نکالا اچھی طرح اطمینان کرلیا کہ آپ دیکھی ہی بیٹھی رہی نالش کا

آواز دی محمد کامل کی ماں نے آواز پہچانی اور کہا کہ ارے دوڑو کواڑ کھولو عظمت
ایسے وقت کیون بھاگی آئی ہی عظمت سامنے آئی تو پوچھا ماما خیریت ہی عظمت بولی
بیوی مکان پر شہنار یا شہنار کیا ہوتا ہی لگا ہوا ہی معلوم ہوتا ہی کہ ہزاریل نے نالش کردی
محمد کامل کی ماں نے اپنی بہن سے کہا لو بوا مین تو جاتی ہون جاؤن ہزاریل کو بلواؤنگی
اور سمجھاؤنگی خدا اسکے دل مین رحم ڈالے بہن بولی آپا مین بہت شرمندہ ہون کہ مجھ سے
روپیہ کا بندوبست نہو سکا لیکن میرے گلے کا توڑا موجود ہی اسکو لیتی جاؤ گروی رکھنے سے
کام نکلے تو خیر ورنہ بیچڈالنا محمد کامل کی ماں نے کہا خیر مین توڑا لیجاتی ہون مگر اوسکا روپیہ
بہت بڑھگیا ہی ایک توڑی سی کیا ہوگا بہن بولی کہ آخر اُنھون نے بھی تو کہا ہی کہ مین کسی دوسرے
مہاجن سے قرض لادونگا تم بسم اللہ کرکے سوار ہوکر آئے ہین تو مین اونکو بھی پیچھے سی بھیجتی ہون
غرض محمد کامل کی ماں مکان پر پہونچی دروازے پر اوتری تو شہنار لگا دیکھا افسوس کی
حالت مین چپ آکر بیٹھ گئی ساس کی آمد سنکر اصغری کوٹھی پر سی اوتری سلام کیا ساس کو
معلوم نکھکر پوچھا آج آماجان تمھارا چہرہ بہت اداس ہی ساس نے کہا ہان مہاجن نے
نالش کردی ہی روپیہ کی صورت کہین سے نہین بن پڑتی امیر بیگم نے بھی جواب دیا اور
مکان پر شہنار لگا چکا دیکھیے کیا ہوتا ہی اصغری نے کہا آپ ہرگز اسکی فکر نکیجیے اگر ہزاریل نے
نالش کردی ہی تو کچھ حرج نہین تماشا خانم کی سسرال مین اوسکا لین دین ہی تماشا خانم
نے مجھسے وعدہ کیا ہی کہ مین ہزاریل کو سمجھادونگی اور اگر نہین مانیگا تو اوسکا روپیہ کی کچھ
سبیل ہوجائیگی رنج کرنے سے کیا حاصل ساس نے کہا کاش ہوتا تو مین اوسکو ہزاری مل

کرنے والا ہی اوسکے روپیہ کی فکر مین گئی ہین تماشا خانم نے پوچھا کونسا مہاجن
نالش کرنیوالا ہی اصغری نے کہا نام تو نہین جانتی تماشا خانم نے ماما سے پوچھا عظمت کون
مہاجن ہی عظمت نے کہا بیوی ہزاریل تماشا خانم نے کہا وہی ہزاریل جسکی دوکان
جوہری بازار مین ہی عظمت نے کہا ہان بیوی ہان وہی ہزاریل تماشا خانم نے کہا
اوس سے تو ہماری سسرال مین بھی لین دین ہی بھلا کیا موقع کی طاقت ہی جو نالش کریگا
مین ابھی جاکر تمھاری بھائی جان سے کہونگی دیکھو تو کیسا ٹھیک بناتے ہین دو دن تماشا خانم
اصغری کی پاس رہی تیسرے دن رخصت ہوئی اور چلتے چلتے کہہ گئی کہ بوا اصغری تمکو میرے
سر کی قسم جب تمھارے سسرے آوین اور یہ معاملہ مقدمہ پیش ہو مجھکو ضرور بلوا لینا اور عظمت
کو مجھے حوالہ کر دینا وہان محمد کامل کی مان کو اونکی بہن نے ٹھہرا لیا کہ ای ہی آپا کبھی کبھار
تو تم آئی ہو بھلا ایک ہفتہ تو رہو لیکن آدمی ہر روز یہان تمیزدار بہو کی خبر کو آتا تھا
ماما عظمت نے بیٹھے بٹھائے ایک اور شرارت کی اندنون لاٹ صاحب کی آمد آمد تھی
شہر کی صفائی کیواسطے حاکم کی طرف سے بہت تاکید ہوئی ہر محلہ اور ہر کوچہ مین اشتہار
لگا دیے کہ سب لوگ اپنی اپنی کوچہ اور گلیان صاف کریں دروازہ پر سفیدی کرالین اور روشن
صاف رکھین اگر کسی جگہ کوڑا پڑا ملیگا تو مکان نیلام ہو جائیگا اسی مضمون کا ایک اشتہار اس
محلے کے پھاٹک پر بھی لگایا گیا ماما عظمت رات کو جاکر محلے کے پھاٹک سے وہ اشتہار
اوکھاڑ لائی اور چپکے سے اپنے دروازے پر لگا دیا پھر اندھیری منہ خانم کی بازار مین
محمد کامل کی مان سے خبر کرنے دوڑی گئی ابھی مکان کے کواڑ بھی نہین کھلے تھے کہ اسنے

وہ آپکے یہان مہمان آئی ہوئی ہین غرض شامون شام بی تماشا خانم آپہونچین
ڈولی سے اوترتے ہی پکارین اللہ بی اصغری ایسا بھی کوئی بیمروت ہوتا ہے
خالو ابا کا خط تم سے منگوا بھیجا تھا تمنے ندیا اصغری نے کہا اوئی کون مانگنے آیا
تماشا خانم بولی دیکھو یہی ماما عظمت موجود ہین کیون بی اوس جمعہ کو تم ہمارے گھر
گئی تھین مین نے تم سے کہدیا تھا یا نہین عظمت بولی ہان بی انھون نے تو کہا تھا
مجھ کمبخت کو بات یاد نہین رہتی یہان آنے تک گھر کے دھندے مین بھول گئی
اصغری نے آہستہ سے کہا ہان تمکو تو لوٹنا اور فساد ڈلوانا یاد رہتا ہے اور تماشا خانم
سے کہا خط موجود ہے اور ایک اور نئی کتاب بھی آئی ہے بڑے مزے کی باتین اُسمین ہین
وہ بھی تم لیتی جانا اصغری نے ماما کا سب حال ذرا ذرا تماشا خانم سے کہا تماشا خانم
مزاج کی بڑی تیز تھی اوسی وقت جوتی لیکر اوٹھی اور ماما کو مارنے چلی اصغری نے
ہاتھ پکڑ کر بٹھا لیا اور کہا خدا کے لیے آپا ایسا غضب مت کرنا ابھی جلدی مت کرو
سب بات بگڑ جائیگی تماشا خانم نے کہا تم یون ہی پس و پیش لگا کر اپنا وقر کھوتی ہو
بوا اگر مین تمھاری جگہ ہوتی خدا کی قسم مردار کو مار کر جوتیون کے ایسا سیدھا بناتی
کہ عمر بھر یاد رکھتی اصغری نے کہا دیکھو انشاء اللہ تعالیٰ اس نمکحرام پر خدا کی مار پڑیگی کوئی دن
دیر ہے اسکے بعد تماشا خانم نے پوچھا تمھاری ساس اپنی بہن کے یہان کس غرض سے
گئی ہین اصغری نے کہا وہ بیچاری بھی اسی نامراد ماما کے ہاتھون سے دربدر ماری
ماری پھرتی ہین کوئی مہاجن ہے اوسکا کچھ دینا ہے ماما نے آج آکر کہا تھا کہ وہ نالش

عورت نے گھر کو لوٹ کر خاک سیاہ کر دیا اب اتنا قرض ہو گیا ہی کہ اوسکے ادا ہونیکا
سامان نظر نہین آتا کسی طرح کا بندوبست گھر مین نہین ہی مین نے چند روز معمولی
کاروبار خانہ داری مین دخل دیا تھا تو ہر چیز مین غبن ہر بات مین فریب پایا گیا میری ہر بات
سے مامی میری دشمن ہو گئی اور اوسدن سے ہر روز تازہ فساد کھڑا کیے رہتی ہی اب ہر چند
کوئی قباحت کی بات پیدا نہین ہوتی لیکن اس مامی کا رہنا مجھکو سخت ناگوار ہی مگر اسکا
نکلنا بھی بہت دشوار ہی تمام بازار کا قرض اسکی معرفت ہی موقوفی کا نام بھی سن پائے
تو قرضخواہون کو جا بھر کائے پھر قرض کا نہ حساب ہی نہ کتاب ہی زبانی تکون پر سب
لینا دینا ہو رہا ہی مین چاہتی ہون کہ سب لوگون کا حساب و کتاب ہو کر لکھا پڑھی ہو جائے
اور بقدر مناسب ایک کی قسط مقرر کر دیجائے اور قرض لینے کا دستور آیندہ کیواسطے
موقوف ہو اور مامی نکالدیجائے یقین ہے کہ جناب والد کے ساتھ آپ بھی رمضان مین تشریف
لائین مین چاہتی ہون کہ آپ مہربانی فرما کر لاہور ہو کر آئیے اور ابا جان کو جس طرح بن
پڑے کم سے کم دو ہفتے کیواسطے اپنے ساتھ لوا لائیے آپ سب لوگون کے سامنے
یہ سب معاملہ بخوبی طے ہو جائیگا مین اس خط کو سخت تشویش کی حالت مین
لکھ رہی ہون کوئی مہاجن آمادۂ نالش ہی مامی نے صلاح دی ہی کہ میرے کپڑے
گرو رکھے جائین آما جان روپیے کے بندوبست کیواسطے اسی وقت خالہ
جان کے پاس گئی ہین فقط اودھر تو صغری نے بھائی کو خط لکھا اور ادھر اپنی خالہ
سے کہلا بھیجا کہ مین اکیلی ہون بوا تماشا خانم کو دو دن کے واسطے بھیجدیجیے مین نے سنا ہی

بیٹی ہوئی کچھ غیر نہین ہوتین اور کیا خدا نکرے بیچ ڈالنے کی نیت ہی مہینے بھر کا
واسطہ ہی چیز مہند و قیمے مین پڑی رہی مہاجن کے پاس رکھی ہی جسمین اُسکی خاطر جمع
رہے محمد کامل کی ماں نے کہا پھر بھی بہو بیٹی مین بڑا فرق ہوتا ہی اور نئی بیاہی ہوئی
سے بھلا کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہی دیکھ خبردار پھر زبان سے یہ بات مت نکالیو ایسا ہو
محمودہ کے کان پڑجاے اور وہ بہت جا لگائے ماما نے کہا صاحبزادی ابھی کھڑی ہوئی
سُن رہی تھین مگر وہ بچہ ہین ابھی اُنکو ان باتونکی سمجھ نہین محمد کامل کی ماں نے کہا
ڈولی لے آؤ مین بہن تک جاؤن تو سہی پھر جیسی صلاح ٹھہرگی دیکھا جائیگا محمد کامل
کی ماں تو سوار ہو خانم کے بازار کو سدھاریں اور محمودہ نے سب حال تمیزدار کو جا سنایا
اصغری کو اور کچھ تو نہ سوجھی فوراً اپنے بڑے بھائی خیر اندیشخان کو یہ خط لکھا کہ جناب
برادر صاحب معظم مکرم سلامت۔ تسلیمات کے بعد مطلب ضروری عرض کرتی ہون کہ مدت سے
مین نے اپنا حال آپکو نہین لکھا اسواسطے کہ جو عریضہ جناب والد کی خدمت مین بھیجتی ہون
وہ آپکی نظر سے بھی ضرور گذرتا ہوگا اب ایک خاص بات ایسی پیش آئی ہی کہ اسکو مین
آپ ہی کی خدمت مین عرض کرنا مناسب سمجھتی ہون وہ یہ ہی کہ جب سے مین سسرال آئی
کسی طرح کی تکلیف مجھکو نہین پہونچی اور بڑی آپا کو جن باتونکی شکایت ہا کرتی تھی
آپکی دعا سے وہ باتین میرے ساتھ نہین ہین سب لوگ مجھسے محبت کرتے ہین اور مین خوش رہتی
ہون ایک ماما عظمت کے ہاتھون سے وہ ایذا ہی جو کسی بدمزاج ساس اور بدزبان نند سے بھی
نہوتی یہ عورت اس گھر کی پرانی ماما ہی اور اندر باہر کا سب کام اسیکے ہاتھ مین ہی اس

جنے نہین دے یا نالش کردی ہزاری مل نے کہا ہی کہ بیگم صاحب سے بہت بہت
ہاتھ جوڑکر میری طرف سے کہدینا کہ میرا اسمین کچھ بس نہین جس طرح ہو سکے
دو چار دن مین روپئے کی راہ لگا دین ورنہ چھدامی لال ضرور نالش کردیگا اس
خبر کے سننے سے محمد کامل کی ماں کو سخت تردد پیدا ہوا امیر بیگم انکی چھوٹی بہن
خانم کے بازار مین رہتی تھی اور وہ ذرا خوشحال تھی محمد کامل کی ماں نے ماما عظمت سے
کہا کہ ماما لاہور سے تو جواب خط تک نہین آتا خرچ کی کیا امید ہی اگر سچ مچ ہزاریل نے
نالش کردی تو کیا ہوگا میرے پاس تو اتنا اثاثہ بھی نہین کہ بیکپر ادا کردونگی اور نالش
ہوئے پر دینا بھی بیعزتی ہی نام تو تمام شہر مین بد ہوگا ڈولی لے آؤ مین امیر بیگم کے
پاس جاتی ہون دیکھون اگر وہان کوئی صورت نکل آوے ماما بولی بیوی نالش تو ہوئی
رکھی ہی جس نے منہ سے کہا اوسکو کرتے کیا دیر لگتی ہی اور چھوٹی بیگم صاحب بیچاری
کے پاس کہان سے روپیہ آیا وہ تو اندنون خود حیران ہین محمد کامل کی ماں نے
کہا آخر کچھ کرنا تو پڑیگا ماما نے پاس جاکر چپکے سے کہا کہ مہینے بھر کیواسطے
تمیز دار بہو اپنے کپڑے دے دیتین تو بات رہجاتی بالفعل ان کپڑون کو گروی رکھکر
آدھے تہائی ہزاریل کے بھگت جاتے مہینے بھر مین یا تو میان خرچ بھیجدیتے یا
مین کسی اور مہاجن سے لے آتی محمد کامل کی ماں نے کہا اری تو کوئی دیوانی ہی
خبردار ایسی بات منہ سے بھی مت نکالنا اگر رہنے کا مکان تک بھی بکجاوے تو مجھکو منظور ہی
لیکن بہو سے کہنے کا منہ نہین ماما نے کہا بیوی مین نے تو اس خیال سے کہ بہو ہوئی

قرضخواہ ہون سے کیا واسطہ ہماری دکان کا حساب تو بیگم صاحب کو بیباق کرنا ہی پڑیگا
مین تو بیگم صاحب کی سرکار کا بڑا لحاظ کرتا ہون لیکن میرا ساجھی چھدامی لال
تو نہین مانتا وہ اگر چال سن پائے تو آج نالش کردے ماما نے کہا یہ سب حال بیگم صاحب
سے کہہ بھر مین دونگی لیکن گھر کا ذرا احوال مجھکو معلوم ہی نالش کرو یا فریاد کرو
نہ روپیہ ہی نہ دینے کی گنجایش روپیہ ہوتا تو قرض کیون لیا جاتا۔ اتنی باتون
کے بعد ماما عظمت ہزاری مل سے رخصت ہو سودا سلف لیکر گھر مین آئی تو محمد کامل
کی مان نے پوچھا ماما تو بازار جاتی ہی تو ایسی بیفکر ہو جاتی ہی کہ کھانے پکانے کا
کچھ خیال تجھکو نہین رہتا دیکھ تو کتنا دن چڑھا ہی اب کس وقت گوشت چڑھیگا
کب پکے گا کب کھانا ملیگا ماما نے کہا بیوی موئے ہزاری مل کے جھگڑے مین
اتنی دیر ہو گئی وہ جان مار ہر روز مجھکو آتے جاتے ٹوکا کرتا ہی آج میری جان
جل گئی اور مین نے کہا کہ کیا تو نے مجھے روز کی چھیڑ خانی مقرر کی ہی کیون
مراجاتا ہی ذرا صبر کر لا ہور سے خرچ آنے دے تو تیرا اگلا پچھلا سب حساب کتاب بیباق
ہو جائیگا وہ موا تو میرے سر ہو گیا اور بھرے بازار مین مجھکو فضیحت کرنے لگا
محمد کامل کی مان نے کہا ہزاری مل کو کیا ہو گیا ہی وہ تو ایسا نہ تھا آخر
برسون سے ہمارا اوسکا لین دین ہی سو یہ بھی دیا ہی دیر کر بھی دیا ہی کبھی اوس نے
تکرار نہین کی ماما نے کہا بیوی کوئی اور مہاجن دکان مین ساجھی ہوا ہی اوس موئے
نے جلدی مچا رکھی ہی جس جس پر لینا تھا سب سے کھڑے کھڑے وصول کر لیا

بیاہ کے وقت تو خانصاحب تحصیلدار تھے بڑی بیٹی سے زیادہ دینا
لازم تھا ماما نے کہا اُنہی تحصیلدار کا کچھ دوس نہین اوس بیچارے نے تو
بڑی طیاریان کی تھین یہی چھوٹی کھوٹی منہ بولی تھین ماں باپ کی خیرخواہی
کے مارے کہکر سب چیزین کم کرائین ہزاری مل نے کہا اگر یہی حال ہی تو بڑی
بہن کیطرح یہ بھی الگ گھر کرینگی ماما نے کہا الگ گھر کرنا کیسا یہ تو بڑے گل
کھلائینگی بڑی بہو بدمزاج تھین لیکن دل کی صاف اور یہ زبان کی میٹھی اور
دل کی کھوٹی کوئی کیسا ہی جان مار کر کام کرے انکی خاطر تلے نہین آتا بات بھی
کہین گی تو منہ پر کچھ دل مین کچھ نا بابا یہ عورت ایکدن نباہ کرنے والی نہین
اب تو پہاڑ پر باپ پاس جانے کی طیاریان کر رہی ہین ہزاری مل نے پوچھا لاہور سے
اندنون کوئی خط آیا ہو ماما نے کہا ہر روز انتظار رہتا ہی نہین معلوم کیا سبب ہی کوئی
خط نہین آیا بیوی خرچ کی راہ دیکھ رہی ہین رمضان سر پر آرہا ہی بلکہ پرسون
اترسون مجھسے کہتی تھین ہزاری مل سے پچاس روپے قرض لانا۔ ہزاری مل قرض کا نام
سنکر چونک پڑا اور کہا پہلے روپے کی راہ لگا دین آگے کو کیا انکار ہی اب میرے
ساجھی نہین مانتے۔ ماما بیگم صاحب سے خوب طرح پر سمجھا کر کہدینا کہ جہان سے بن پڑے
روپے ادا کرین ورنہ مجھپر الزام نہین ماما نے کہا تمھارا روپیہ خدا ہی نکلوائیگا
تو نکلیگا بیگم صاحب کہان سے دینگی بال بال تو قرضدار ہو رہی ہین سودی
الگ جان کھاتا ہی بزار جدا غل مچاتا ہی ہزاری مل نے کہا مجھکو دوسرے

کہا یہ تو ٹھیک ہی بہوار تو مالک کے ساتھ ہی پر تمھارے ہاتھون سے ہوتا ہی یا نہین
نہ ہمارے نام رقعہ نہ چٹھی تمنے مالک کے نام سے جو مانگا سو دیا ماما نی کہا ہان یون
رہو اس سے مین کب مکرتی ہون جو لیگئی ہون ہزارون مین کہدون لاکھون
مین کہدون اور ہماری بیوی بھی (روئین) وئین سے دعا کلمتی ہی ہم بیچاری
کبھی تکرار نہین کرتین۔ ہزاری مل بولا ماما بیگم صاحب تو حقیقت مین بڑی امیر
ہین واہ کیا بات ہی پھر ہزاری مل نے آہستہ سے پوچھا چھوٹی بہو صاحب کا کیا
حال ہی کیسی ہین اپنی بڑی بہن کے پرتو پر ہین یا اور طرح کا مزاج ہی ماما نی کہا
لالہ کچھہ نہ پوچھو بیٹی تو امیر گھر کی ہین پر دل کی بڑی تنگ ہین ڈمڑی کا سودا
بھی جبتک چار مرتبے پھیر نہ لین پسند نہین آتا ہان خدا رکھے ہنر سلیقہ تو دنیا
کی بہو بیٹیون سے بڑھ چڑھ کر ہی کھانا عمدہ سے عمدہ سینے مین زیون اور مغلانیون
کو مات کیا ہی لیکن لالہ امیری کی بات نہین اوّل اوّل مجھ پر بھی روک ٹوک شروع
کی تھی لالہ تم تو جانتے ہو میرا کام کیسا بے لاگ ہوتا ہی آخر تھک کر بیٹھ رہین بیگم صاحب
تو اولیا آدمی ہین اور اونھین کے دم قدم کی برکت سے گھر چلتا ہی ہم غریب بھی
اونھین کا دامن پکڑے ہوئے ہین بہتیرا لوگون نے بیگم صاحب کو بھڑکایا لیکن خدا
سلامت رکھے اونھین کے دل پر میل نہ آیا اور کسیطرح کا کلام اونھون نے منہ پر نہ رکھا۔
ہزاری مل نے کہا سنا ہی چھوٹی بہو صاحب کو بڑا بھاری جہیز ملا ماما نے چھوٹتے
ہی کہا خاک بڑی سے بھی اوتر تا ہوا ہزاری مل نے کہا بڑا تعجب ہی ان کے

بیاہ کے وقت تو خانصاحب تحصیلدار تھے بڑی بیٹی سے زیادہ دینا
لازم تھا ماما نے کہا ای ہی تحصیلدار کا کچھ دوس نہین اوس بیچارے نے تو
بڑی طیاریان کی تھین یہی چھوٹی کھوٹی منہ بولی تھین ماں باپ کی خیرخواہی
کے مارے کہکر سب چیزین کم کرائین ہزاری مل نے کہا اگر یہی حال ہی تو بڑی
بہن کیطرح یہ بھی الگ گھر کرینگی ماما نے کہا الگ گھر کرنا کیسا یہ تو بڑے گل
کھلائینگی بڑی بہو بدمزاج تھین لیکن دل کی صاف اور یہ زبان کی میٹھی اور
دل کی کھوٹی کوئی کیسا ہی جان مار کر کام کرے انکی خاطر تلے نہین آتا بات بھی
گہین گی تو منہ پر کچھ دل مین کچھ نا بابا یہ عورت ایکدن نباہ کرنے والی نہین
اب تو پہاڑ پر باپ پاس جانے کی طیاریان کر رہی ہین ہزاری مل نے پوچھا لاہور سے
اندنون کوئی خط آیا ہو ماما نے کہا ہر روز انتظار رہتا ہی نہین معلوم کیا سبب ہی کوئی
خط نہین آیا بیوی خرچ کی راہ دیکھ رہی ہین رمضان سر پر آرہا ہی بلکہ پرسون
اترسون مجھسے کہتی تھین ہزاری مل سے پچاس روپے قرض لانا۔ ہزاری مل قرض کا نام
سنکر چونک پڑا اور کہا پہلے روپے کی راہ لگا دین آگے کو کیا انکار ہی اب میرے
ساجھی نہین مانتے۔ ماما بیگم صاحب سے خوب طرح پر سمجھا کر کہدینا کہ جہان سے بن پڑے
روپے ادا کرین ورنہ مجھپر الزام نہین ماما نے کہا تمھارا روپیہ خدا ہی نکلوائیگا
تو نکلیگا بیگم صاحب کہان سے دینگی بال بال تو قرضدار ہو رہی ہین سودی
الگ جان کھاتا ہی بزار جدا غل مچاتا ہی ہزاری مل نے کہا مجھکو دوسرے

کہا یہ تو ٹھیک ہی بہوار تو مالک کے ساتھ ہی پر تمھارے ہاتھون سے ہوتا ہی یا نہین
نہ ہمارے نام رقعہ نہ چٹھی تمنے مالک کے نام سے جو مانگا سو دیا مامانی کہا ہان یون
رہو اس سے مین کب مکرتی ہون جو لیگئی ہون ہزارون مین کہدون لاکھون
مین کہدون اور ہماری بیوی بھی (روئین) دئین سے دعا نکلتی ہی بیچاری
کبھی تکرار نہین کرتین۔ ہزاری مل بولا ماما بیگم صاحب تو حقیقت مین بڑی امیر
ہین واہ کیا بات ہی پھر ہزاری مل نے آہستہ سے پوچھا چھوٹی بہو صاحب کا کیا
حال ہی کیسی ہین اپنی بڑی بہن کے پرتو پر ہین یا اور طرح کا مزاج ہی مامانی کہا
لالہ کچھہ نہ پوچھو بیٹی تو امیر گھر کی ہین پر دل کی بڑی تنگ ہین بڑی کا سودا
بھی جبتک چار مرتبے پھیر نہ لین پسند نہین آتا ہان خدا رکھے ہنر سلیقہ تو دنیا
کی بہو بیٹیون سے بڑھ چڑھ کر ہی کھانا عمدہ سے عمدہ سینی مین زیون اور مغلانیون
کو بات کیا ہی لیکن لالہ امیری کی بات نہین اوّل اوّل مجھپر بھی روک ٹوک شروع
کی تھی لالہ تم تو جانتے ہو میرا کام کیسا بے لاگ ہوتا ہی آخر تھک کر بیٹھ رہین بیگم صاحب
تو اولیا آدمی ہین اور اونھین کے دم قدم کی برکت سے گھر چلتا ہی ہم غریب بھی
اونھین کا دامن پکڑے ہوئے ہین بہتیرا لوگون نے بیگم صاحب کو بھڑکایا لیکن خدا
سلامت رکھے اونھین کے دل پر میل نہ آیا اور کسیطرح کا کلام اونھون نے منہ پر نہ رکھا۔
ہزاری مل نے کہا سنا ہی چھوٹی بہو صاحب کو بڑا بھاری جہیز ملا مامانی چھوٹتے
ہی کہا خاک بڑی سے بھی اوتر تا ہوا ہزاری مل نے کہا بڑا تعجب ہی ان کے

اور آٹھوین ساتوین گھر پر تقاضا کہلا بھیجتا ایکدن حسب معمول ماں عظمت سود سلف کو
بازار جاتی تھی ہزاری مل نے ٹوکا ماما بولی ای لالہ یہ کیا تمنے مجھ سے آئے دن کی
چھیڑ خانی مقرر کی ہی جب مجھکو دیکھتے ہو تقاضا کرتے ہو جنکو دیتے ہو اونسے مانگو
اونپر تقاضا کرو مین بیچاری غریب آدمی ٹکے کی اوقات مجھ سے اور صاحبون کے
لین دین سے کیا واسطہ ہزاری مل نے کہا یہ بات تمنے کیا کہی مجھسے واسطہ نہین
دکان سے تو تم لیجاتی ہو ہاتھ کو ہاتھ پہچانتا ہی ہم تو تمکو جانتے ہین اور تمھاری
ساکھ پر دیتے ہین ہم گھر والون کو کیا جانین ماما نے کہا ای لالہ ہوش مین آؤ ایسے
گھر کے بھولے میری ایسی کیا حیثیت تمنے دیکھ لی میرے پاس جائداد نہ دولت اور
تمنے سیکڑون روپیہ آنکھ بند کرکے مجھکو دیدیا اور اگر مجھکو دیا تو جاؤ مجھی سے بھی لینا
میرے جو محل کھڑے ہونگے بکوا لینا قلعے مین جو میری تنخواہ ہوگی بند کرا دینا ماما
کی ایسی اوکھڑی اوکھڑی باتین سنکر ہزاری مل بہت ہٹ پٹایا اور ماما سے ملاوٹ
کی باتین کرنے لگا اور کہا کہ آج تو تم کسی سے لڑکر آئی معلوم ہوتی ہو بتاؤ تو کیا بات
ہی ہوئی صاحب نے کچھ کہا یا صاحبزادے کچھ خفا ہوئے یہان تو آؤ ادھر تو
ماما سے یہ کہا اور ادھر دکان پر جو لڑکا بیٹھتا تھا ایک پیسا اوسکے ہاتھ دیا
کہ دوڑ کر دو گلوریان زردہ ڈلوا کر بنوا لا جب ماما بیٹھ گئی تو پھر ہزاری مل نے
ہنسکر پوچھا معلوم ہوتا ہی آج ضرور کسی سے لڑی ہو ماما نے کہا خدا نکری کیون لڑنے
لگی بات پر بات مین نے بھی کہدی سچی بات پر برا کیون مانتی ہو ہزاری مل نے

کہ کسیکو اپنا بھید نہ دین محمد کامل کی ماں نے پوچھا بھلا کامل اگر یہ بات سچ ہو تو
تمھارا کیا ارادہ ہی محمد کامل نے کہا بھلا یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ تمکو اکیلا چھوڑ کر چلا جاؤنگا
اور تمیزدار بہو بھی ایسی کیا زبردستی ہی کہ بے پوچھے گچھے چلی جاوینگی اور مین آج
تمیزدار بہو سے پوچھونگا کہ کیون جی یہ کیا بات ہی محمد کامل کی ماں نے کہا اس نامراد ماما کی
بات کا کیا اعتبار ہی ابھی بہو سے کچھ نہ کہنا مت کہو جب بات تحقیق ہو جائیگی تو
دیکھا جائیگا اس طرح کی باتون سے ماما عظمت اصغری کو ساس اور رسیان سے برانے کی فکر مین
تھی اور اصغری سے ہر چند کسی نے منہ در منہ کچھ کہا سنا نہین لیکن وہ بھی ان کے
قیافے سے سمجھ گئی تھی کہ ضرور کچھ کشیدگی ہی اصغری کے پاس محمودہ بڑی حاسبہ
تھی ذرا ذرا سی بات اصغری سے کہتی اور ماما کی بدذاتی سب اصغری پر کھل گئی تھی
لیکن اصغری ایسی احمق نہ تھی کہ جلد بگڑ بیٹھتی وہ اس فکر مین ہوئی کہ اس معاملے مین
اپنی طرف سے کچھ کہنا سننا مناسب نہین آخر کبھی نہ کبھی بات کھلے گی اوس وقت دیکھا
جائیگا اصغری نے اپنے دل مین کہا کہ بھلا عظمت رہ تو سہی انشاء اللہ تجھکو بھی کیسا
سیدھا بناتی ہون اب یہانتک تیرے مغز چل گئے ہین کہ گھر کے گھر پھنسا ڈلواتی ہی
انشاء اللہ تجھکو وہان مارون کہ پانی نہ ملے اور ایسا تجھکو اوجاڑون کہ پھر اس محلے
مین آنا نصیب نہو ماما عظمت کی شامت سر پر سوار تھی تیسرا وار اصغری پر اور
سہی کیا ہزاری مل کی تو عادت تھی کہ جب کبھی ماما عظمت کو اپنی دکان کے سامنے سے
آتے جاتے دیکھتا تو اوبدا کر چھیڑتا کہ کیون ماما ہمارے حساب کتاب کی بھی کچھ فکر ہی

کمبخت کس سے سنا کیونکر معلوم ہوا ماما بولی سننے کی جو پوچھو تو کفایت نسا سے
مین نے دو روپے قرض مانگے تھے اوسنے کہا مین دے تو دیتی لیکن پہاڑ پر جانے والی ہون تب
مین نے اوس سے حال پوچھا اوس سے معلوم ہوا کہ سب بات ٹھیک ٹھاک ہو چکی ہی
بس اتنی دیر ہی کہ تحصیلدار آئین عید کی صبح کو یہ لوگ روانہ ہو جائینگے اور سسنی پر
کیا منحصر ہی خدا کو دیکھا نہین تو عقل سے پہچانا ہی ہوی کیا تمکو تمیز دار بہو کے
ڈھنگون سے نہین سمجھ پڑتا بیٹھو پہلے تو بہو گھر کا کام کاج بھی دیکھتی بھالتی تھین
اب تو کوٹھے پر سے نیچے اوترنا بھی قسم ہی خط پر خط باپ کے نام چلے جاتے ہین سوا جانے کی
ایسا اور کونسا معاملہ ہی محمد کامل کی مان یہ حال سنکر سناٹے مین رہگئی اور اسی سوچ مین بیٹھی
تھی کہ محمد کامل باہر سے آیا محمد کامل کو اپنے بلا کر پوچھا کہ کامل ایک بات پوچھتی ہون سچ سچ
بتائیگا محمد کامل نے کہا امان بھلا ایسی کون بات ہی جو تمسے چھپاؤنگا محمد کامل کی
مان نے جو کچھ ماما سے سنا تھا حرف بحرف محمد کامل سے کہا محمد کامل نے کہا امان مین
سچ کہتا ہون کہ مجھکو اسکی مطلق خبر نہین نہ مجھسے تمیز دار بہو نے اسکا تذکرہ کیا۔
محمد کامل کی مان بولی چل جھوٹے ہمیشہ سے باتین بناتا ہی اتنی بڑی بات اور تجھکو خبر
نہین محمد کامل نے کہا تمکو تو یقین نہین آتا تھا رے سر کی قسم مجھکو معلوم نہین
اتنے مین ماما بھی آنکلی محمد کامل کی مان نے کہا کیون ری عظمت کامل تو کہتا ہی مجھکو معلوم نہین
ماما نے کہا میان تم برا مانو یا بھلا تمھاری بہو بی جان کی طیاریان تو کر رہی ہین تمسے
شاید چھپاتی ہون یہ مزا جدا رہو نہون کہ اونکے پیٹ مین بات نہین سماتی تھی تمیز دار ہو ہین

منہ پر تو مُہر لگائی اور دل مین دفتر شکایت لکھہ چلا اصغری کو محمد کامل کی کم التفاتی سے
کھٹکا ہوا اور سمجھی کہ خدا خیر کرے لڑائی کا آغاز نظر آتا ہی ساس کو دیکھا تو انکو بھی مکدر
پایا حیرتین تھی کہ الٰہی کیا بات ہی ابھی یہ بات طے نہوئی تھی کہ ماہ عظمت نے ایک وار
اور چلایا رمضان کا قرب تھا محمد کامل کی ماں نے ماہ عظمت سے کہا کہ ماہ رمضان آتا
ہی ابھی سے طیاری کر چلو برتن چھوٹے بڑے سب قلعی کرانے ہین مکان مین برس بھر
ہوا سفیدی نہین ہوئی لالہ ہزاری مل سے کہو کہ جس طرح ہو سکے کہین سے پچاس روپے
دے عید کا خرچ سر پر چلا آتا ہی ماہ عظمت بولی کہ تمیزدار بہو اپنی ماں کے یہان مہمان
جائینگی اور مین نے سنا ہی تحصیلدار بھی آنے والے ہین ضرور دونون بیٹیون کو بلا
بھیجینگے اور مین نے ایک جگہ یہ بھی سنا ہی کہ تمیزدار بہو کا ارادہ ہی کہ اپنے باپ کے
ساتھہ چلی جائین بہو جائینگی تو چھوٹے صاحبزادے بھی جائینگے پھر بیوی تمھارا
اکیلا دم ہی مکان مین سفیدی ہو کر کیا کریگی اور برتن قلعی ہو کر کیا ہونگے ہزاری مل
کمبخت تو ایسا بیمروت ہو گیا ہی کہ ہر روز تقاضے کو اوسکا آدمی دروازے پر کھڑا رہتا ہی
اور قرض کیونکر دیگا محمد کامل کی ماں یہ سنکر سرد ہو گئی اور سرد ہونے کی بات تھی میاں تو
جسدن سے لاہور گئے پھر کر گھر کی شکل نہ دیکھی چھٹے مہینے برسوین دن جمعین آگیا تو کچھہ
بھیجدیا ورنہ کچھہ واسطہ نہین محمد عاقل ماں سے الگ ہو ہی چکا تھا صرف محمد کامل کا دم گھر مین
تھا اسکے گئے پیچھے مطلع صاف تھا محمد کامل کی ماں نے ماہ عظمت سے پوچھا اری سچ بتا تمیزدار بہو ضرور
جائینگی ماہ عظمت بولی بیوی جانے سچ جانے کی تو خدا جانے جو سنا تھا سو کہدیا محمد کامل کی ماں نے پوچھا اری

اپنا پایجامہ سی رہی ہین جی مین ناخوش ہوا کہ این سینے کو سر مین درد نہین
اور ذرا کڑھائی کو کہا تو درد سر کا بہانہ کردیا یہ پہلی ناخوشی محمد کامل کو اصغری
سے پیدا ہوئی اور دستور ہی کہ میان بیبیون مین بگاڑ اسی طرح کی چھوٹی چھوٹی
باتون مین پیدا ہوا کرتا ہی ازبسکہ اکثر چھوٹی سی عمر مین بیاہ ہوجاتا ہی خدا کے
فضل سے عقل مصلحت اندیشی میان مین ہوتی ہی نہ بی بی مین اگر ذرا سی بات بھی
خلاف مزاج دیکھی تو میان الگ اکڑے بیٹھے ہین اور بی بی الگ مُنہ اوندھائے
لیٹی ہین اور جب ایک جگہ کا رہنا سہنا ہوا تو مخالفت کی چھوٹی چھوٹی باتون کا
بیشتر واقع ہونا کیا تعجب ہی یہ مخالفت کثرت سے ہوتے ہوتے آپس کے اتحاد اور
باہم کی موافقت مین بڑا فتور پیدا کرتی ہی اور دونون طرف سے لحاظ اور پاس
اوٹھ جاتا ہی اور تمام عمر جوتیون مین دال بٹتی رہتی ہی سب سے بہتر تدبیر یہ ہی کہ میان
بی بی شروع سے اپنا معاملہ ایک دوسرے کے ساتھ صاف رکھین اور ادنی رنجش کو
بھی پیدا نہونے دین ورنہ یہی چھوٹی چھوٹی رنجشین جمع ہوکر آخر کو فساد عظیم اور بگاڑ
ہوجائینگی اور رنجش کو پیدا نہونے دینے کی یہ حکمت ہی کہ جب کوئی ذرا سی بات بھی
خلاف مزاج واقع ہوا اوسکو دل مین نہ رکھا منہ در منہ کہکر صاف کرلیا اگر محمد کامل مین
عقل ہوتی اور وہ اس حکمت کو جانتا ہوتا تو ضرور بی بی سے بطور شکایت پوچھتا
کہ کیون صاحب ذرا سا کام تمسے نہوسکا اور درد سر کا جھوٹھ بہانہ کردیا اوسی وقت
دو چار باتون مین معاملہ طے ہوجاتا اور ناعظمت کی فطرت کھل پڑتی لیکن محمد کامل نے

محمد کامل اور اوسکی ماں سے بُرا بنائے لیکن اصغری اس ارادے سے بیخبر تھی بلکہ اصغری
نے جب دیکھا کہ ماما گھر کی مختار کُل ہے نہ اپنی عادت سے باز آئیگی نہ نکلے گی تو اپنے
جیمین کہا کہ پھر ناحق کی جھک جھک سے کیا فائدہ مین مفت مین ماما سے کیون بُری بنون
باورچیخانے کا جانا اور کھانے مین دخل دینا بالکل موقوف کیا گھر والون کو
تو اصغری کے ہاتھ کی چاٹ لگ گئی تھی پہلے ہی وقت سے مُنہ بنانے
لگے۔ کوئی کہتا آج گوشت منہ مین کچرکچر ہوتا ہے کوئی کہتا دال مین نمک
زہر ہوگیا ہے زبان پر نہین رکھی جاتی لیکن اصغری سے کون کہہ سکتا تھا کہ
تم کھانا پکاؤ مجبور ہیسا بُرا بھلا ماما عظمت پکا ریندھکر رکھدیتی کھانا پڑتا تھا۔
ایکدن برسات کے موسم مین بادل گھرا ہوا تھا ننھی ننھی پھوار پڑ رہی تھی ٹھنڈی ہوا
چل رہی تھی محمد کامل نے کہا آج تو کڑھائی کو جی چاہتا ہے لیکن بشرطیکہ تمیزدار
بہو اہتمام کرے اصغری کو ٹھے پر رہا کرتی تھی اسکو خبر نہین کہ محمد کامل نے کڑھائی
کی فرمایش کی ماما عظمت گھی شکر پیسن وغیرہ سامان لے آئی اور محمد کامل سے کہا صاحبزادے
لیجیے سب سودا تو مین لے آئی جاؤن بہو صاحب کو بلا لاؤن کوٹھے پر گئی تو
اصغری سے کڑھائی کا کچھ تذکرہ تک نہین کیا اوسی طرح اولٹے پاؤن اتر آئی اور کہا
بہو کہتی ہین میرے سر مین درد ہے ماما عظمت سے معمولی کھانا تو پک نہین سکتا تھا
کڑھائی کیا خاک پکاتی سب چیزون کا ستیاناس ملا کر رکھدیا کل آرزو محمد کامل نے
فرمایش کی تھی بدمزہ پکوان کھا کر بہت اداس ہو کوٹھے پر گیا تو بیبی کو دیکھا کہ

کہا بوا میرا حال کون نہین جانتا اب میری بلا چھپائے ہان مین تو چراتی اور
لوٹتی ہون لیکن نہ آج سے بلکہ سدا سے میرا یہی کام ہی ذرا میری حالت پر بھی تو نظر
کرو کہ اس گھر مین کس بلا کا کام ہی اندر باہر مین اکیلی آدمی چار نوکرونکا کام میرے
اکیلے دم پر پڑتا ہی پھر کوا بے مطلب تو کوئی اپنی ہڈیان یون نہین پیلتا یہ ہی
کئی مرتبے مجھکو موقوف بھی کر چکی ہین پھر آخر مجھی کو بلوایا مجھہ کا پیسہ ہی کوئی یون
سمجھا کوئی دون سمجھا چار آدمی کے بدلے مین اکیلی ہون ہمارے کی تنخواہ بھی مجھہ اکیلی کو
ملنی چاہیے اور حال اس ماعظمت کا اسطرح پر ہی کہ یہ عورت پچیس برس سے اس گھر مین
تھی اور ہمیشہ لوٹنے پر اوتارو تھی ایکدن کی بات ہو تو چھپ چھپا جاے کئے دن
اسکا فریب ظاہر ہوا کرتا تھا کئی مرتبے نکالی گئی جب موقوف ہوئی بنیے بزاز سب
قصائی کنجڑے جن جن سے اسکی معرفت وچاپت قرض اوٹھتی تھی تقاضے کو آ
موجود ہوے اس کرکرے پھر بلالی جاتی تھی یون چوری اور سرزوری ماعظمت
کی تقدیر مین لکھی تھی جتا کر لیتی اور بتا کر چراتی دکھا کر نکالتی اور لکھا کر مکر جاتی
گھر مین آمدنی کم اور عادتین بگڑی ہوئین کھانے مین امتیاز کپڑے مین
تکلف سب کارخانہ قرض پر تھا اور قرض کی آڑھت ماعظمت کے دم سے
تھی کھلے خزانے کہتی تھی کہ میرا نکلنا آسان بات نہین گھر نیلام کرا کے نکلونگی
اینٹ سے اینٹ بجا کر جاؤنگی اصغری نے جو حساب کتاب مین روک ٹوک شروع
کی تو ماعظمت اصغری کی جانی دشمن ہوگئی اور اس فکر مین ہوئی کہ اصغری کو

گوشت اناج پان یہ چیزین اس محلے مین سستی ملتی ہین البتہ ہری ترکاری سبزی
سے سیدھے کابلی دروازے ہوکر شہر مین جاتی ہے وہ کسیقدر جنگی ہوگی پر پان
چالیس ملے اگر نئے لیتی تو ساٹھ ملتے صغری نے کہا یہ نام اور ماما عظمت تو ہر چیز
مین یون ہی آگ لگاتی ہے کفایت نساتم دو چار دن یہان رہو مین اماں سے کہلا
بھیجونگی وہانکا کام دو چار دن کے لیے ہر کوئی دیکھ بھال لیگا کفایت نسا نے
کہا بیوی مین حاضر ہون خدا نکرے کیا یہان مجھ دو دو گھر ہین غرض چار دن
کفایت نسا کے ہاتھون ہر طرح کا سودا بازار سے آیا اور ہر چیز مین ماما عظمت کا غبن
ثابت ہوا لیکن یہ باتین اس سطح پر ہوئین کہ صغری کی ساس کو خبر تک نہوئی صغری
نے جانا یا کفایت نسا نے یا ماما عظمت نے اسواسطے کہ صغری بہت مروت اور لحاظ
کی عورت تھی اونسے سمجھا کہ اس بوڑھیا ماما کو بدنام اور رسوا کرنے سے کیا فایدہ رات کے
وقت کھانے سے فراغت ہوکر کوٹھے پر صغری پان کھا رہی تھی کفایت نسا
بھی پاس بیٹھی ہوئی تھی اتنے مین ماما عظمت آئی کفایت نسا نے کہا کیون بوا عظمت
یہ کیا ماجرا ہے چوری کون نوکر نہین کرتا دیکھو یہ گھر والی موجود ہین سات برس تک
برابر انکی خدمت کی گھر کا کاروبار سب یہ اوٹھائے ہوئے تھین اللہ رکھے امیر گھر اور
امیری خرچ ہزارون روپے کا سودا انھین ہاتھون سے آیا حق دستوری یہ کیونکر
کھون نہین لیا اتنا لینا تو ہم نوکرونکا دھرم ہے چاہے خدا بخشے چاہے مارے
لیکن اس سے زیادہ تو مضم نہین ہو سکتا آگے بڑھکر نکھرامی مین داخل ہے عظمت نے

کہان ترکمان دروازہ جو چیز چاندنی چوک مین پیسے کی ہی وہ یہان ایک آنے کو
بھی نہین ملتی یہ خاک ملا محلہ تو اور جگہ ہی سوا دیس ہی سدا ہر چیز کا توڑا ہر چیز کا
قحط رہتا ہی چونکہ کھانے مین یہ ہوتی تھی اصغری یہ سنکر چپ ہو رہی اور ماما سے کہا
خیر جتنے کا ملتا ہو جلد لاؤ لیکن اصغری اپنی بھولی نہ تھی کہ ماما کی بات کو تسلیم کر لیتی
اپنے دل مین کہنے لگی ضرور دال مین کچھ کالا ہی دیکھی چھدام کا فرق ہو تو ضد کرتی
نہین غضب کہ ایک شہر کے دو محلون مین دو گنے چوگنے کا فرق اس وقت سوا اصغری
بھی تاک مین ہوئی اگلے دن ماما پان لائی تھی اصغری نے دیکھکر کہا کہ ماما تم تو بالکل ہی
پتے اوٹھا لاتی ہو انمین نہ کچھ لذت ہوتی ہی نہ کچھ فرہ ملتا ہی اب تو جاڑے کی آمد ہی
کرارے پکے پکے پان ڈھونڈھکر لایا کرو ماما نے کہا پکے پان تو پیسے کے دو آتے ہین
اور یہان اللہ رکھے آدھی ڈھولی روز کا خرچ ہی اس خیال سے مین نہین لاتی ہون
اتنے مین اصغری کے گھر سے اسکی اپنی ماما کفایت نسا خیر صلاح کی خبر کو آ نکلی ماما نے
تذکرہ تو درپیش تھا اصغری نے اپنی ماما سے پوچھا کیون بی کفایت نسا تمکو
آجکل کیسے پان ملتے ہین کفایت نسا نے کہا بیوی پیسے کے سولہ اصغری نے
صندوقچہ کھول دو پیسے کفایت نسا کے ہاتھ مین دیے اور کہا اسی محلہ کی پنواڑی سے
پان لے آؤ کفایت نسا بڑے بڑے کرارے دو لدار چالیس پان لے آئی اصغری نے
کہا چاندنی چوک کی نسبت بھی پیسے پیچھے چار پان زیادہ ملے کفایت نسا نے
کہا بیوی یہ محلہ شہر کا پھاٹک ہی جو چیز شہر مین آتی ہی اسی دروازہ سے آتی ہی

کچھ معمولی بات ہی اصغری یون لڑنے کے قابل نہ تھی تو اسکا ہنر باعث فساد ہو
ماہ عظمت اس گھر مین ایسی دخیل کار تھی کہ کل کا مون کا مدار اس ماما پر تھا سو سلف
ماہ عظمت کپڑا اناج جو کچھ بازار سے آتا سب ماہ عظمت کے ہاتھون آتا زیور تک ماہ عظمت
بنوا کر لاتی قرض کی ضرورت ہوتی تو وہ بھی ماہ عظمت کی معرفت لیا جاتا غرضکہ
ماہ عظمت مردون کی طرح اس گھر کی منتظم تھی جب سے اصغری نے کھانا پکانا چھوڑ دیا تو
ماہ عظمت کا غصہ ظاہر ہونے لگا ایک دن پسند دن کے کباب پکے ہے تھے اور اصغری
باورچیخانے مین بیٹھی ہوئی ماما کو بتاتی جاتی تھی جب گوشت پیسکر تیار ہوا اور دہی
مصالحہ ملنے کا وقت آیا اصغری نے ماما سے کہا دہی مجھکو چکھا لو کھٹا اور باسی تو نہین ہے
کباب بگڑ جائین گے ماما نے دہی کا دونا نکال اصغری کے ہاتھ مین دیا اصغری نے چکھا
تو کھٹا چوک کئی دن کا باسی نیلا نیلا پانی الگ اور دہی کی پھٹکیان الگ اصغری نے
کہا ای ہی کیسا برا دہی ہے یہ تو ہرگز کبابون مین ڈالنے کے لائق نہین ماما جلد جاؤ
اور ٹکے کا اچھا تازہ میٹھا دہی لیکر آؤ ماما نے کہا اوئی بیوی اسیر بھر گوشت کے
کبابون مین ٹکے کا دہی اونٹ کے منہ مین زیرا کیا ہوگا یہ دہی جو تمنے نا پسند
کیا ایک آنے کا ہی اصغری کو سنکر حیرت ہوئی اور بولی کہ ہمارے گھر تو آنے دن
کباب پکتے رہا کرتے تھے ہمیشہ سیر بھر گوشت مین ڈیڑھ پیسے کا دہی پڑتا تھا اس
حساب سے ٹکے کا مین نے زیادہ سمجھکر منگوایا کہ کباب خوب نرم اور سرخ ہون
ماما نے کہا تم بیوی اپنے محلے کا حساب کتاب رہنے دو بھلا کہان چاندنی چوک اور

رفتہ رفتہ لڑکیون کا انبوہ کم ہوگیا خصوصًا محلے کے کمینون کی لڑکیان تو
چاٹ کی آشنا ہوتی ہین جب اونھون نے دیکھا کہ نہ تو پان پر پان ملتا ہی نہ کچھ سوبے
سلف کا ذکر ہی تو چپہ سیات دنین بادی کیطرح چھٹکر الگ ہوگئین اصغری نے پہلے
محمودہ اپنی زندسے ربط بڑھایا محمودہ لڑکی تو تھی ہی تھوڑے ہی التفات مین رام
ہوگئی دن بھر اصغری کے پاس گھسی رہا کرتی تھی بلکہ ماں کسی وقت کہہ بھی اوٹھتی
کہ اس بھاوج پر اتنی مہربان کیون ہوئی بھاوج تو سائے سے تم بھاگتی پھرتی
تھین محمودہ اسکا جواب دیتی کہ وہ تو ہمکو مارتی تھین ہماری چھوٹی بھابھی جان
تو ہمکو پیار کرتی ہین محمودہ کی ملاقات سے اصغری نے اپنا خوب کام نکالا
اول تو تمام گھر کا حال بلکہ تمام کنبے اور محلے کا حال محمودہ سے پوچھ پوچھکر
معلوم کیا اور جو بات شروع مین شرم ولحاظ کے سبب خود نہ کہہ سکتی وہ محمودہ کے
ذریعے سے کہا کرتی اصغری نے گھر کے کام مین بتدریج اس طرح پر دخل
دینا شروع کیا کہ شام کو محمودہ سے روئی منگا کر چراغ کی بتیان بٹ دیا کرتی
ترکاری بنالیتی محمودہ کا پھٹا اودھڑا کپڑا سی دیتی ساس اور سسر کے لیے پان
بنا دیا کرتی شدہ شدہ باورچیخانے تک جانے اور ماغظمت کو بھوجن بگھارنے مین
صلاح دینے لگی یہانتک کہ اصغری کی رای پر کھانا پکنے لگا جب سے اصغری نے کھانے مین
دخل دینا شروع کیا گھر والون نے جانا کہ کھانا بھی عجب نعمت ہی پھر تو یہ حال ہوگیا کہ جب دن
اصغری کی سیوجہ سے ماغظمت کی صلاحکار رہتی کھانا پھکا پھکا پھر تا تھا ساس بہو نکی لڑائی

بند کوٹھری مین چپ چاپ بیٹھنا پڑا ان باپ کے گھر مین جو آزادی حاصل تھی وہ باقی
نرہی یہان سسرال مین آتے ہی اسکی ہر ایک بات کو لوگ دیکھنے اور تاڑنے لگے کوئی
جسنہ دیکھتا ہی کوئی چوٹی کی لنبان ناپتا ہی کوئی قد کی اٹھان کو تاڑتا ہی کوئی ریوڑ
ٹٹولتا ہی کوئی کپڑے پہچانتا ہی کھاتی ہی تو لقمے پر نظر ہی نوالہ کتنا بڑا لیا منہ کتنا
کھولا کیونکر چبایا اور کسطرح نگلا اوٹھتی ہی تو یہ دیکھتے ہین کہ دوپٹہ کیونکر اوڑھا
پائینچے کسطرح اوٹھائے سوتی ہی تو وقت پر نگاہ ہی کس وقت سوئی کب اوٹھی
الغرض جملہ حرکات وسکنات اسکی زیر نظر تھین ایسی حالت مین اصغری کو سخت
تکلیف ہوتی تھی لیکن از بسکہ عاقلہ اور تربیت یافتہ تھی ایسے سخت امتحان مین
کامل نکلی اور سب ادائین اسکی سسرال والون کو بھائین بات کی تو یہ اسقدر ہیبت کہ لوگ
کہین کیسی لڑکی ہی چار دن کی بیاہی ہوئی نے کس بلا کی بیباک لگا رکھی ہی نہ آنی کم
کہ بدمزاج اور تیوری چڑھی سمجھین کھانا کھایا تو نہ اتنا زیادہ کہ محلے مین چرچا ہو نہ ایسا کہ
سانس نہ لین سر جھکا کر بیٹھ رہین اور یہان اتر نہ سوئی تو نہ اتنا سویرے کہ چراغ مین بتی
پڑی لاڈو میری تخت چڑھی اور نہ اتنی دیر تک کہ گویا مردون سے شرط باندھکر سوئی
تھی۔ دستور ہوتا ہی کہ نئی دولھن کو محلے کی لڑکیان گھیرے رہا کرتی ہین اصغری کے
پاس بھی جب دیکھو دس پانچ موجود لیکن اصغری نے کسی سے خصوصیت پیدا نکی اگر کوئی
لڑکی تمام دن بیٹھی رہگئی تو یہ نہ کہا کہ بوا اپنے گھر جاؤ اگر کوئی نہ آئی تو اوس سے یہ نہ پوچھا
کہ بوا تم کہان تھین کیون نہین آئین اصغری کے اس طرز ملاقات اور طریقہ مدارات سے

کسی دوسرے وقت بطرز مناسب طے ہو سکتی ہی۔ فرمایش کسی چیز کی نکرنی
چاہیے فرمایش کرنے سے آدمی نظر و نمین گھٹجاتا ہی اور اوسکی بات ہیٹی ہو جاتی ہی
جو کام سا تھ مین کرتی رہین تمکو اپنے ہاتھون سے کرنا عار نسمجھنا چاہیے چھوٹے بڑے کا
اور بڑون کا ادب ہر دل عزیز ہونے کیواسطے بڑی عمدہ تدبیر ہی اپنا کوئی کام دوسرون
کے ذمے نہین رکھنا چاہیے اور اپنی کوئی چیز بیخبری سے نہ پڑی رکھنی چاہیے کہ دوسرے
اوسکو اوٹھا لینگے جب دو آدمی چپکے چپکے باتین کرین اونسے علیحدہ ہو جانا چاہیے پھر
اسکی فکر بھی مت کرو کہ یہ ہمپر کیا کہتے تھے اور خواہ مخواہ یہ بھی مت سمجھو کہ کچھ
ہمارا ہی تذکرہ تھا۔ اپنا معاملہ شروع سے اور لحاظ کے ساتھ رکھو جن لوگون مین بہت جلد
نہایت درجہ کا اختلاط پیدا ہو جاتا ہی اوسیقدر جلد اونمین رنجش پیدا ہونے لگتی ہی
مین چاہتا ہون کہ تم ہر روز بلا ضرورت بھی اس خط کو کم سے کم ایکدفعہ پڑھ لیا کرو
تاکہ اسکا مطلب پیش نظر رہے والدعا۔ حررہ دوراندیش خان

باپ کا خط پاکر صغری کے دل مین جوش محبت نے عجیب اثر پیدا کیا اور بے اختیار
رونے کو جی چاہا لیکن نئی بیاہی ہوئی تھی سسرال مین رونہ سکی ضبط کو کام مین لائی
اور باپ کے خط کو آنکھون سے لگا بہت احتیاط سے وظیفے کی کتاب مین رکھ لیا اور ہر روز بلا ناغہ
اوس خط کو پڑھا کرتی اور اوسکے مطلب پر غور کیا کرتی تھی جب تک صغری نئی بیاہی ہوئی
رہی تو اوسکا جی بہت گھبراتا تھا اسواسطے کہ دفعتہً ماں کا گھر چھوڑ کر نئے گھر اور نئے آدمیون
مین رہنا پڑا یہ تو کام اور انتظام کی خوگر تھی بے شغل اسکو ایک گھڑی مین پہاڑ مہینون

ماں سے کہا کرتی ہین اور مائین خود بھی خود کھود کر پوچھا کرتی ہین لیکن اس کہنے اور
پوچھنے سے سوائے اسکے کہ لڑائیان پڑین اور جھگڑے کھڑے ہون کچھ حاصل
نہین ہوتا بعض بہوین اس طرح کی مغرور ہوتی ہین کہ سسرال مین کیسا ہی
اچھا کھانا اور کیسا ہی اچھا کپڑا اونکو ملے ہمیشہ نظر حقارت سے دیکھتی ہین ایسی باتون
سے میان کی دلشکنی ہوتی ہی اصغری اسکی تمکو بہت احتیاط چاہیے سسرال کی ایک
چیز قابل قدر ہی اور تمکو ہمیشہ کھانا کھا کر اور کپڑا پہنکر بشاشت ظاہر کرنی چاہیے
جس سے معلوم ہو کہ تمنے پسند کیا سسرال مین نئی دولھن کو اس بات کا خیال بھی
ضرور رکھنا چاہیے کہ بیدلی سے وہان نہ ہے اگرچہ نا آشنا ہونے کے سبب البتہ
اجنبی لوگون مین جی نہین لگتا لیکن جی کو سمجھانا چاہیے نہ یہ کہ روتے گئے وہان
رہے تو روتے جاتے دیر نہین ہوئی آنے کا تقاضا شروع ہوا رفتہ رفتہ انس پیدا
کرنے کیواسطے چالون کا رواج بہت پسندیدہ ہی اس سے زیادہ میکے کا شوق
ظاہر کرنا سسرال والون کو ضرور ناپسند ہوتا ہی گفتگو مین درجہ اوسط ملحوظ
رہے یعنی نہ اتنی بہت کہ خود بخود بک بک نہ اتنی کم کہ مغرور سمجھا جاے بہت بکنے کا
انجام رنجش ہوتا ہی جب رات دن کی بکواس ہوگی ہزارون طرح کا تذکرہ ہوگا
نہین معلوم کس تنگ کرے مین کیا بات منہ سے نکلجاے نہ اتنی کم گوئی اختیار کرنی
چاہیے کہ اب بولنے کیواسطے لوگ خوشامد اور منت کرین نہ اور اصرار کسی بات
پر دیا نہین اگر کوئی بات تمھاری مرضی کے خلاف بھی ہو اوس وقت ملتوی سی کھو بھیر

کسی دوسرے وقت بطرز مناسب طے ہوسکتی ہی۔ فرمایش کسی چیز کی نکرنی
چاہیے فرمایش کرنے سے آدمی نظرونمین گھٹجاتا ہی اور اوسکی بات ہیٹی ہوجاتی ہی
جو کام سانتہ مین کرتی ہین تمکو اپنے ہاتھون سے کرنا عار نسمجھنا چاہیے چھوٹو پر مہربانی
اور بڑونکا ادب ہر دل عزیز ہونے کیواسطے بڑی عمدہ تدبیر ہی اپنا کوئی کام دوسرو
کے ذمے نہین رکھنا چاہیے اور اپنی کوئی چیز بیخبری سے نہ پڑی رکھنی چاہیے کہ دوسرے
اوسکو اوٹھالینگے جب دو آدمی چپکے چپکے باتین کرین اونسے علیحدہ ہوجانا چاہیے پھر
اسکی فکر بھی مت کرو کہ یہ ہمین کیا کہتے تھے اور خواہ مخواہ یہ بھی مت سمجھو کہ کچھ
ہمارا ہی تذکرہ تھا۔ اپنا معاملہ شروع سے اور لحاظ کے ساتھ رکھو جن لوگونمین بہت جلد
نہایت درجہ کا اختلاط پیدا ہوجاتا ہی اوسیقدر جلد اونمین رنجش پیدا ہونے لگتی ہی
مین چاہتا ہون کہ تم ہر روز بلا ضرورت بھی اس خط کو کم سے کم ایکدفعہ پڑھ لیا کرو
تاکہ اسکا مطلب پیش نظر رہے والدعا۔ حررہ دوراندیش خان

باپ کا خط پاکر صغری کے دل مین جوش محبت نے عجیب اثر پیدا کیا اور بے اختیار
روٹھنے کو جی چاہا لیکن نئی بیاہی ہوئی تھی سسرال مین رونہ سکی ضبط کو کام مین لائی
اور باپ کے خط کو آنکھون سے لگا بہت احتیاط سے وظیفے کی کتاب مین رکھ لیا اور ہر روز بلاناغہ
اوس خط کو پڑھا کرتی اور اوسکے مطلب پر غور کیا کرتی تھی جب تک صغری نئی بیاہی ہوئی
رہی تو اوسکا جی بہت گھبراتا تھا اسواسطے کہ دفعتہً ماں کا گھر چھوڑکر نئے گھر اور نئے آدمیون
مین رہنا پڑا یہ تو کام اور انتظام کی خوگر تھی بے شغل اسکو ایک گھڑی مین تھا یا مہینون

ماں سے کہا کرتی ہین اور مائین خود بھی خود کھود کھود کر پوچھا کرتی ہین لیکن اس کہنے اور
پوچھنے سے سوائے اسکے کہ لڑائیان پڑین اور جھگڑے کھڑے ہون کچھ حاصل
نہین ہوتا بعض بہوین اس طرح کی مغرور ہوتی ہین کہ سسرال مین کیسا ہی
اچھا کھانا اور کیسا ہی اچھا کپڑا اونکو ملے ہمیشہ نظر حقارت سے دیکھتی ہین انہی باتون
سے میان کی دلشکنی ہوتی ہی اصغری اسکی تمکو بہت احتیاط چاہیے سسرال کی ایک
چیز قابل قدر ہی اور تمکو ہمیشہ کھانا کھا کر اور کپڑا پہنکر شباشت ظاہر کرنی چاہیے
جس سے معلوم ہو کہ تمنے پسند کیا سسرال مین نئی دولھن کو اس بات کا خیال بھی
ضرور رکھنا چاہیے کہ بیدلی سے وہان نہ ہے اگرچہ ناآشنا ہونے کے سبب البتہ
اجنبی لوگون مین جی نہین لگتا لیکن جی کو سمجھانا چاہیے نہ یہ کہ روتے گئے وہان
رہے تو روتے جاتے دیر نہین ہوئی آنے کا تقاضا شروع ہوا رفتہ رفتہ انس پیدا
کرنے کیواسطے چالون کا رواج بہت پسندیدہ ہی اس سے زیادہ میکے کا شوق
ظاہر کرنا سسرال والون کو ضرور ناپسند ہوتا ہی گفتگو مین درجہ اوسط ملحوظ
رہے یعنی نہ اتنی بہت کہ خود بخود بک بک نہ اتنی کم کہ غرور سمجھا جاے بہت بکنے کا
انجام رنجش ہوتا ہی جب رات دن کی بکواس ہوگی ہزارون طرح کا تذکرہ ہوگا
نہین معلوم کس تنگ کرے مین کیا بات منہ سے نکلجاے نہ اتنی کم گوئی اختیار کرنی
چاہیے کہ اب بولنے کیواسطے لوگ خوشامد اور منت کرین نہ اور اصرار کسی بات
پر رہے نہین اگر کوئی بات تمھاری مرضی کے خلاف بھی ہو اوس وقت ملتوی سی کھو بھیر

ظاہر ہی کہ عورتین مردون کا درجہ اور اختیار کم کرنے پر آمادہ ہین لیکن یہ تعلیم بہت بُری تعلیم ہی اور ہمیشہ اسکا نتیجہ قباحت سے خالی نہین مردونکو خدا نے شیر بنایا ہی اگر وہ اور زبردستی سے کوئی انکو زیر کرنا چاہے ناممکن ہی بہت آسان ترکیب انکو زیر کرنے کی خوشامد اور تابعداری ہی اور جو احمق عورت اپنا دباؤ ڈالکر مرد کو زیر کرنا چاہتی ہی وہ بڑی غلطی مین ہی وہ شروع سے تخم فساد بوتی ہی اور انجام سکا ضرور فساد ہوگا اگرچہ وہ اسکو بالفعل نہین سمجھتی ۔ صغری خانم میری صلاح یہ ہی کہ تم گفتگو اور نشست و برخاست مین بھی اپنے میان کا ادب ملحوظ رکھنا کیا وجہ ہی کہ شادی بیاہ ایسی چاؤ سے ہوتا ہی اور چوتھی کے بعد ہی بہو سے ساس نند ونکا بگاڑ شروع ہوجاتا ہی یہ مضمون غور کے قابل ہی ۔ بیاہ کے پہلے تک لڑکا ماں باپ مین رہا اور صرف انھین کے ساتھ اوسکو تعلق تھا ماں باپ نے اوسکو پرورش کیا اور یہ توقع کرتے رہے کہ بڑھاپے مین ہماری خدمت کریگا بیاہ کے بعد بہو دولی سے اترتے ہی یہ فکر کرنے لگتی ہی کہ میان کو ماں باپ سے چھوڑدین پس لڑائی ہمیشہ بہوون کی طرف سے شروع ہوتی ہی اگر بہو کہنے مین رہے اور کبھی ساس کو یہ معلوم ہو کہ یہ بیٹے کو ہم سے چھڑانا چاہتی ہی تو ہرگز فساد نہ پیدا ہو یہ تو سب کوئی جانتا ہی کہ بیاہ کے بعد ماں باپ سے تعلق چند روزہ ہی آخر گھر الگ ہوگا میان بی بی جدا ہوکر رہینگے دنیا مین یہی ہوتی آئی ہی لیکن بہو نہین معلوم کمبخت بہوونکو یہ صبر کہانکی ہوتی ہی کہ جو کچھ ہونا ہوا سیدھ ہوجائے ۔ بہوونمین ایک عیب چغلی کا ہوتا ہی جس سے زیادہ فساد ہوتا ہی وہ یہ کہ سسرال کی ذرا ذرا بات آکر

اور گاڑھے دھوتر مین زیادہ آرام سے ہین بہ نسبت نوابون اور بیگمون کے جنکا
تمام عیش آپس کی ناسازگاری سے تلخ رہتا ہی اے میری پیاری بیٹی اصغری خانم
اتفاق پیدا کرو اور صلحکاری کو غنیمت جانو۔ اب دیکھنا چاہیے کہ اتفاق کن
باتون سے پیدا ہوتا ہی نہ صرف اس بات سے کہ بی بی اپنے میان سے محبت کرے بلکہ
محبت کے علاوہ اوسکو میان کا ادب بھی کرنا لازم ہی بڑی نادانی ہی اگر بی بی برابر
درجے مین میان کو سمجھے بلکہ اس زمانے مین عورتون نے ایسا خراب دستور اختیار کیا ہی کہ
وہ ادب کے بالکل خلاف ہی جب چند سہیلیان آپس مین بیٹھکر باتین کرتی ہین تو اکثر
یہ ذکر ہوتا ہی کہ فلانی کا میان اوسکے ساتھ کسطرح کا برتاؤ رکھتا ہی ایک کہتی ہی بوا
مین نے تو میان کو ایسا ناک مین دم کیا ہی کیا مجال جو میری بات کو کاٹین یا اولٹکر جواب دین
دوسری فخر کرتی ہی جبتک گھڑیون جو شاذ و نادر مین کھانا نہین کھاتی تیسری بڑائی
مارتی ہی مین جب وہ دن بھر کے بعد گھر آتے ہین تو پوچھتے ہین تب ایک جواب مشکل سے دیتی ہون چوتھی ڈینگ کی
لیتی ہی چاہے وہ آپ پتھرون نیچے بیٹھے رہین بندی کو پلنگ سے اوترنا قسم ہی پانچوین
شیخی بگھارتی ہی جو میری زبان سے نکلتا ہی پورا کرکے رہتی ہون شادی بیاہ مین
ٹونے ٹوٹکے بھی اسی غرض سے نکلے ہین کہ میان مطیع و فرمانبردار رہے کہین تو
جوتی پر کاجل پار کر میان کے سرمہ لگایا جاتا ہی اسکا یہ مطلب کہ عمر بھر جوتیان
کھاتا رہے اور چون نکرے کہین نہاتے وقت انگوٹھے کے تلے بیسار رکھا جاتا ہی
اور میان کو کھلایا جاتا ہی اسکے یہ معنی کہ پیرون پڑتا ہی۔ ان باتون سے صاف

کہ میان بی بی مین خدا نے کتنا فرق رکھا ہی مذہب کی کتابون مین لکھا ہی کہ حضرت
آدم بہشت مین اکیلے گھبرایا کرتے تھے اونکے بہلانے کو خدا نے ماما حوا کو جو سب سے
پہلی عورت دنیا مین گذری پیدا کیا پس عورت کا پیدا کرنا صرف مرد کی
خوشدلی کے واسطے تھا اور عورت کا فرض ہی مرد کو خوش رکھنا۔ افسوس ہی کہ
دنیا مین کسقدر کم عورتین اس فرض کو ادا کرتی ہین۔ مردون کا درجہ خدا نے عورتون سے
زیادہ کیا نہ صرف حکم دینے سے بلکہ مردون کے جسم مین زیادہ قوت اور اونکی عقلون مین
زیادہ روشنی دی ہی دنیا کا بندوبست مردون کی ذات سے ہوتا ہی مرد کمانیوالے
اور عورتین اونکی کمائی کو موقع مناسب پر خرچ کرنے والین اور اونکی نگہبانی مین
کنبا بطور کشتی کے ہی اور مرد اسکے ملاح ہین اگر ملاح نہو تو کشتی پانی کی موجون مین
ڈوب جائیگی یا کسی کنارے پر ٹکر کھا کر پھٹ پڑیگی کنبے مین اگر مرد منتظم نہین
تو اوسمین ہر ایک طرح کی خرابی کا احتمال ہی کبھی نہین خیال کرنا چاہیے کہ دنیا
مین خوشی دولت اور مالداری سے حاصل ہوتی ہی اگرچہ اسمین بھی شک نہین
کہ دولت اکثر خوشی کا باعث ہوتی ہی بہت بڑے اور اونچے گھرونمین لڑائی اور
فساد ہم زیادہ پاتے ہین خانہ داری مین خوشی صرف اتفاق اور صلحکاری سے
ہوتی ہی غریب آدمیونکو ہم دیکھتے ہین جنکی آمدنی بہت مختصر ہی دن کو محنت
مزدوری سے معاش پیدا کرتے ہین رات کو سب ملکر دال روٹی سے اپنا اپنا پیٹ بھر
لیتے اور ایک دوسری کے ساتھ خوش رہتے بیشک یہ لوگ صلحکاری کے سبب دال روٹی

اس اثنا مین مجھکو گھر جانے کا اتفاق ہوا تمھارا انتظام دیکھکر ہمیشہ میرا جی خوش ہوا
اب تمھارے رخصت ہوجانے سے ایسا نقصان ہوا کہ اوسکی تلافی شاید اس عمر مین نہ ہوسکے
مجھکو امید نہین ہوسکتی خدا تمکو جزاے خیر دے اور اس خدمت کے صلے مین میری دعاؤن کا
اثر تمپر ظاہر ہو خیر اندیشان کے خط سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تمنے اکبری خانم سے زیادہ
جہیز نہین لینا چاہا اس سے تمھاری بلند نظری اور عالی ہمتی ثابت ہوتی ہے مگر
بدلی ہوئی سکا نعم البدل یہ جتا ہون وہ یہ خط ہی ہے اسکو تم بطور دستور العمل کے اپنے پاس رکھو
اور ان نصیحتون پر عمل کرو انشاء اللہ تعالی ہر ایک تکلیف تمپر آسان ہوگی اور
اپنی زندگی آرام و آسایش مین بسر کروگی سمجھنا چاہیے کہ بیاہ کیا چیز ہے بیاہ صرف
یہی بات نہین ہے کہ رنگین کپڑے پہنے اور مہمان جمع ہوے مال و اسباب و زیور پایا
بلکہ بیاہ سے نئی دنیا شروع ہوتی ہے نئے لوگون سے معاملہ کرنا اور نئے گھر مین رہنا پڑتا ہے
جس طرح پہلے پہل بچھڑون پر جوا رکھا جاتا ہے آدمی کے بچھڑون کا جو ابیاہ ہی
نکاح ہوا لڑکی بی بی بنی لڑکا میان بنا اسکے یہی معنی ہین کہ دونون کو پکڑ کر
دنیا کی گاڑی مین جوت دیا اب یہ گاڑی قبر کی منزل تک انکو کھینچنی پڑیگی
پس بہتر یہ ہے کہ دل کو مضبوط کرکے اس بار عظیم کا تحمل کیا جاے اور زندگی کے دن
جسقدر ہون عزت آبرو صلح کاری اتفاق سے کاٹ دیے جائین نہ لڑائی
بھڑائی جھگڑے بکھیڑے شور و فساد ہے اور وادیلا دنیا کی مصیبت اور بھی زیادہ
تکلیف دہ ہوتی ہے اب تمکو اے میری پیاری بیٹی اصغری خانم سوچنا چاہیے

سے خمیری روٹی اور چنے کا قلیہ دونون وقت پہونچا کرتا ہی قطب صاحب
مین جو لیا مسجد کے برابر سرائے اسی تمیز دار بہو کی ہوائی ہوئی ہی فتحپوری مین نمبئی
کے چھاپہ کے پانسو قرآن ایکدن اسی نے تقسیم کیے تھے ہزار کمل آتے جاڑے
ابتک مسکینون کو اسیکے گھر سے ملا کرتے ہین - جب خیر اندیش خان نے اپنے باپ
دوراندیشخان کو اطلاع کی کہ خدا کے فضل و کرم سے خیر و خوبی کے ساتھ ہشیرہ
عزیزہ کا عقد ذیحجہ کی گیارھوین تاریخ مہر فاطمہ پر ہوگیا دوراندیشخان نے دو رکعت
نماز شکرانہ ادا کی لیکن بیٹی کی مفارقت کا قلق بہت دن تک رہا
اصغری کے نام شادی ہوجانے کے بعد دوراندیشخان نے جو خط لکھا دیکھنے
کے لائق ہی اتفاق سے ہمکو اوسکی نقل ہاتھ آگئی تھی وہ خط یہ ہی
آرام دل و جانم برخوردار اصغری خانم سلمہا اللہ تعالی - دعا اور اشتیاق
دیدہ بوسی کے بعد واضح ہو تمھارے بھائی خیر اندیشخان کے لکھنے سے تمھاری رخصت کا
حال معلوم ہوا برسون سے یہ تمنا دل مین تھی کہ یہ فرض مین اپنے اہتمام خاص سے
ادا کرون مگر حاکم نے رخصت ندی مجبور رہا یہ بات تمپر ظاہر ہوئی ہوگی کہ سب بچون
مین تم سے مجھکو ایک خاص درجے کا انس تھا اور مین اس بات کو بطور اظہار احسان نہین
لکھتا بلکہ تمنے اپنی خدمتگزاری اور فرمانبرداری سے خود میرے اور سب کے دل مین جگہ پیدا کی
تھی اٹھ برسکی عمر سے تم نے میرے گھر کا تمام بوجھ اپنے سر پر اٹھا رکھا تھا مجھکو ہمیشہ یہ بات
معلوم ہوتی رہی کہ تمھارے سبب سے بیگم یعنی تمھاری ماں کو بڑی بیفکری حاصل ہی جب کبھی

کو کس طرح پر سنبھالا کیا کیا مشکلین اسکو پیش آئین اور اسنے اپنی عقل سے کیونکر انکو
رفع کیا۔ ذرا اصغری کی حالت کو اکبری کی حالت سے مقابلہ کرنا چاہیے اصغری
ماں کی دوسری بیٹی اور ساس کی دوسری بہو تھی دونون طرف کے ارمان اور
حوصلے اکبری کے بیاہ مین نکل چکے تھے اکبری سولہ برس کی بیاہی گئی تھی اور
اصغری بیاہ کے وقت پورے تیرہ برس کی بھی نہ تھی جب اکبری کا بیاہ ہوا اوسکا
دولھا محمد عاقل دس روپے کا نوکر تھا اور اصغری کا دولھا محمد کامل ہنوز
پڑھتا ہی تھا محمد عاقل کی نسبت محمد کامل کم علم اور کم عقل بھی تھا۔ اکبری
کامل دو برس تک بال بچون کے بکھیڑے سے آزاد رہی اور اصغری کو حدانے بیاہ کے
دوسرے برس ہی چھوٹی سی عمر مین ماں بنا دیا اکبری کو کبھی شہر سے باہر نکلنے کا
اتفاق نہین ہوا اصغری برسون سفر مین رہی پس بہر حال اصغری کی حالت
اکبری کی حالت کے مقابلے مین اچھی نہ تھی مگر اصغری کو چھٹپن سے تربیت ہوئی
تھی روز بروز گھر مین کثرت زیادہ ہوتی جاتی تھی یہانتک کہ اکبری کا نام بھی کوئی نہین
جانتا اور خانم کے بازار مین تیز دار بہو کا وہ عالیشان محل کھڑا ہی کہ آسمان سے
باتین کرتا ہی اور اصغری خانم ہی کے نام سے وہ محلہ خانم کا بازار مشہور ہوا
جوہری بازار مین وہ اونچی مسجد جسمین حوض اور کنوان ہی تیز دار بہو ہی کی بنوائی
ہوئی ہی خاص بازار سے آگے بڑھکر لال ڈگی کی بغل مین تیز گنج اسیکا ہی
مولوی محمد حیات صاحب کی مسجد مین اب تک بیس مسافرون کو اسکے لنگر جاتے

منگنی رہی تیج تیوہار اونکا کونسا نہین ہوا اونکی کسر ادھر سمجھ لین اصغری نے کہا
سچ ہی مگر نام تو بھیجنے کا ہی چھوٹی کو زیادہ ملیگا تو بڑی کو رنج ہو ہی گا ایک محلہ کا رہنا
روز کا ملنا ملانا جس بات سے دلونمین فرق پڑے کیون کیجاوی تماشا خانم نے کہا
بہن ناحق تم اپنا نقصان کرتی ہو اجی مہینے دو مہینے مین سب بھول بسر جائینگے
اصغری نے کہا ارے بی اللہ اللہ کرو نفع نقصان کیسا کہین ماں باپ کے
دینے سے پوری پڑتی ہی اور جہیز سے عمرین کٹتی ہین خدا اپنی قدرت سے دے تم
اس بات مین اصرارت کرو نہین مین کچھ دوسری تدبیر کرون مجھکو کسیطرح منظور
نہین غرض اصغری کی ماں تک یہ بات پہونچگئی اور وہ بھی کچھ سوچ سمجھ اپنے
ارادے سے باز رہی اور دل مین کہنے لگی دینے کے سٹوڈھب ہین دوسری جگہہ
سمجھ لونگی الغرض وزیر مقرر کو ساعت نیک مین نکاح ہوگیا مبارک سلامت ہونے
لگی خیر اندیش خان ایسا منتظم آدمی تھا کہ اکیلے نے نہایت خوبی کے ساتھ بہن کا بیاہ
کردیا برابر اتیونکی مدارات علی قدر مراتب خوب ہوئی حق حقوق والونکو بہت خاصی طرح
راضی کردیا جب اصغری کی رخصت کا وقت آپہونچا گھر مین آفت برپا تھی ماں پر تو
نہایت درجے کا صدمہ تھا محلے کی بیبیون کا یہ حال تھا کہ آآکر اصغری کو گلے لگالگا
روتی تھین اور ہر ایک کے دل سے دعا نکلتی تھی اصغری ان دعاؤنکا بڑا ابھاری جہیز
لیکر سسرال مین داخل ہوئی وہانکی رسمین جو تھین ادا ہوئین رونمائی کی بعد اصغری خانم
کو تمیز دار بہو کا خطاب ملا آگے چلکر تمکو معلوم ہو جائیگا کہ اصغری نے خانہ داری

ساتھ تھا پانسو روپے نقد دے اوسکو گھر روانہ کیا اور سب پس و پیش سمجھا دیا گھر پر
زیور کپڑا برتن سب پہلے سے موجود تھا خیر اندیشخان نے مکان پر پہونچ چانول گھی
گیہون مصالح نمک سب بقدر ضرورت خرید لیا اصغری کے کپڑے نمین مصالح ٹکنا
شروع ہوا اماں کا ارادہ تھا کہ اصغری کو بڑی بہن کی بہ نسبت بڑھ چڑھ کر جہیز ملے
جوڑے بھی اسکے بھاری ہون زیور کے عدد بھی زیادہ ہون برتن بھی اعتمالی وزنی
دیئے جائین اصغری آخر اوسی گھر مین رہتی تھی جو بات ہوتی اوسکو ضرور معلوم ہو جاتی
جب اصغری نے سنا کہ مجھکو آپا سے زیادہ جہیز ملنے والا ہی بیوقوف لڑکی ہوتی تو
خوش ہوتی اصغری کو رنج ہوا اور اس فکر مین ہوئی کہ کس تدبیر سے اماں کو منع کردون
آخر تماشا خانم اپنی خالہ زاد بہن سے شرماتے شرماتے کہا کہ مین نے ایسا ایسا سنا ہی
مجھکو اسکا نہایت سوچ لگا ہی کئی دن سے نہایت فکر مین تھی الہی کیا کرون اچھا ہوا
تم آنکلین بوجہ ہمدردی تم سے کہنے مین تامل نہین کوئی اماں کو اتنی بات سمجھا دے کہ مجھکو
آپا سے زیادہ ایک چیز نہ دین تماشا خانم نے سنکر کہا تم بھی بوا کوئی تماشے کی عورت ہو
وہی کہاوت ہی (گدھے کو نون دیا اوسنے کہا میری انکھین دکھتی ہین) خدا دلواتا ہی
تم کیون انکار کرو اصغری نے کہا تم دیوانی ہوئی ہو اسمین کئی قباحتین ہین ایک
مزاج سے تم واقف ہو اونکو ضرور رنج ہوگا ناحق اماں سے بدمزگی ہوگی مجھسے بھی اونکو
بدگمانی پیدا ہوگی تماشا خانم نے کہا بوا اسمین رنج کی کیا بات ہی اپنی اپنی قسمت ہی
اور سمجھنے کو سبھی طرح کی باتین ہین اونکی بسم اللہ کی شادی ہوئی روزہ کھا گیا چار برس تک

بتاؤن بیٹا بڑے سوچ مین ہون کیا کرون کیا نکرون تم سے میری آنکھ
سامنے نہین ہوتی خدا نے مجھکو تمھارا گنہگار بنا دیا دیکھیے محمد کامل کی قسمت کیسی ہی
محمد عاقل نے کہا اماں مین سچ کہتا ہون اصغری ہزار لڑکیون مین ایک ہی عمر بھر
چراغ لیکر ڈھونڈھو گی تو اصغری جیسی لڑکی پاؤ گی صورت سیرت دونون مین خدا نے
اوسکو فائق اور لائق بنایا ہی ہرگز اندیشہ مت کرو بسم اللہ کر کے بیاہ کر ڈالو اور
بڑی بہن پر جو خیال کرو تو آپنے سنا ہوگا بیت نہ ہر زن نست و نہ ہر مرد مرد خدا
پنج انگشت یکسان نکرد اپنا اپنا مزاج ہی اور اپنی اپنی طبیعت شعر گل چمن مین ہزار
دیکھ ظفر ہی کیا بہار سب کا ہی رنگ الگ الگ سبکی ہی بو الگ الگ تمھاری بڑی بہو کو
لاحول ولا قوۃ اصغری سی کیا نسبت مصرع چہ نسبت خاک را با عالم پاک خدا راست
لانے بیاہ کے بعد میری بات کا تمکو یقین حاصل ہوگا محمد عاقل نے جو اصغری کی اسقدر
تعریف بیان کی پھر محمد کامل کے ساتھ جو بات تھی پکی ہوگئی غرض دونون بھائیون
کی صلاح سے یہ امر قرار پایا کہ بقر عید کے اگلے دن اصل خیر سے نکاح ہو اصغری کا
باپ دے رانڈ شیخان پہاڑ پر نوکر تھا اوسکو خط گیا خط کے پہونچتے ہی خانصاحب کی
باچھین کھل گئین اصغری کو سب بچونمین بہت چاہتا تھا فوراً رخصت کی درخواست
کی جواب صاف ملا بہت رو رلا رے ایک نہ چلی جاڑے کی آمد تھی دورہ شروع ہونے کو تھا
حاکم کو بھی بہانہ معقول تھا دو رانڈ شیخان کو رخصت نہ ملنے سے بہت رنج ہوا مگر بندگی
و بیچارگی کیا کرتا قہر درویش بر جان درویش چپ ہو کر بیٹھ رہا لیکن بڑا بیٹا خیر رانڈ شیخان

اوسکے مزاج کی اصلاح ہوئی جب اکبری نے ساس سے جدا ہوکر الگ گھر کیا برتن
بھانڈا کپڑا زیور سب کچھ اوسکے پاس موجود تھا چونکہ خانہ داری کا سلیقہ نہین رکھتی تھی
چند روز مین جملہ مال اسباب غلک مین ملا دیا اور ایک ہی برس مین ہاتھ کا سب ننگی رہگئی اگر
محمد عاقل بھی اسکی طرح احمق و بدمزاج ہوتا تو شاید ایک دو سرے سے قطع تعلق ہوجاتا
لیکن محمد عاقل نے ہمیشہ عقل و شرافت کو برتا۔ اب سنو اصغری کا حال۔ یہ لڑکی اوس
گھر مین ایسی تھی جیسے باغ مین گلاب کا پھول یا آدمی کے جسم مین آنکھ ہر ایک طرح کا ہنر
ہر ایک طرح کا سلیقہ اسکو حاصل تھا عقل ہنر حیا لحاظ سب صفتین خدا نے اصغری کو عنایت
کی تھین لڑکپن سے اسکو کھیل کود ہنسی اور چھیڑ سے نفرت تھی پڑھنا یا گھر کا کام کرنا کبھی اسکو
کسی نے واہیات بکتے یا کسی سے لڑتے نہین دیکھا محلے کی جتنی عورتین تھین سب اسکو
بیٹیون کی طرح چاہتی تھین بیشک رہے قسمت اوس ماں اور باپ کی جنکی بیٹی اصغری تھی
اور خوشا نصیب اوس گھر کے جسمین اصغری بہو بنکر جانیوالی تھی آخر خدا کے فضل و کرم سے
اصغری کی عمر تیرہ برس کی ہوئی بات تو اسکی محمد کامل سے ٹھہری ٹھہرائی تھی اب چرچا
ہونے لگا کہ مہینا اور دن مقرر ہوجائے اودھر محمد کامل کی ماں اکبری کے ڈھنگ دیکھکر اتنا
ڈر گئی تھی (مثل ہے کہ دودھ کا جلا چھاچھ پھونک پھونک پیتا ہی) کہ اکبری کے تصور
سے بدن پر رونگٹے کھڑے ہوتے تھے درپردہ محمد کامل کی ماں کا ارادہ تھا کہ چھوٹے
لڑکے کی منگنی دوسرے گھر مین کرون محمد عاقل کو کسی طرح معلوم ہوگیا اور اوسنے
ماں سے کہا اماں مینے سنا ہی تم محمد کامل کی منگنی چھڑانا چاہتی ہو ماں نے کہا کیا

اصغری خانہ داری کا بیان

میان بی بی مین ہوئی تمام محلہ جمع ہوگیا بات پر بات چلی تو معلوم ہوا کہ اسی
جمن نے کھجنی گلی مین احمد بخش خان کی بی بی کا تمام زیور اس حیلے سے ٹھگ لیا
کہ ایک فقیر سے دونا کرالاوونگی روئی کے کپڑے مین میان ستیا کی نئی سے ایسی
محبت بڑھائی کہ اونکا زیور عاریت کے حیلے سے اوڑا لیگئی غرض زیور تو گیا
گذرا ہوا باتین بہت سی رہگئین برتن چوری جا چکے تھے زیورون غارت ہوا
ہزار روپے کے موتیون کی جوڑی جو لوگون نے دیکھی تو تین پیسے کی تھی تھانہ
مین اطلاع ہوئی لوگون نے بطور خود بہت ڈھونڈھا جمن کا سراغ نملا پر نملا
اکبری کو جمن مین جو کپڑے ملے تھے اونکا حال سنیے جب تک ساس کے ساتھ رہین
ساس سوین پندرھوین دن نکالکر دھوپ دیدیا کرتی تھین شروع برسات مین
الگ ہوکر رہین کپڑون کا صندوق جس کوٹھری مین جس طرح رکھا گیا تھا
تمام برسات گذر گئی اوسکو دیکھنا نصیب نہوا وہین اوسی طرح رکھا رہا جاڑے کی
آمد مین دولائی کی ضرورت ہوئی تو صندوق کھولا گیا بہت سے کپڑونکو دیمک
چاٹ گئی تھی چوہون نے کاٹ کاٹ کر بغارے ڈالدیے تھے کوئی کپڑا سلامت
نہین بچنے پایا۔ جو لڑکیان چھٹپن مین لاڈ پیار مین ہا کرتی ہین اور ہنر اور سلیقہ
نہین سیکھتین یون اکبری کی طرح عمر بھر رنج و تکلیف اوٹھاتی ہین۔ اکبری کا جتنا
حال تمنے پڑھا اوس سے تمکو معلوم ہوا ہوگا کہ اکبری کو ماں اور نانی کے لاڈ نے
اوسکی زندگی بھر کیسی مصیبت مین رکھا لڑکپن مین اکبری نے نہ تو کوئی ہنر سیکھا نہ کچھ

رومال کھولا اور زلفن سے کہا لاؤ اجلوانے کا الگ کرلین اور دراولوانے کا
الگ پور کو الگ کرتے کرتے حجن بولی اَین ناک کی کیل کہان ہی زلفن نے کہا
اسیمین ہوگی ذرا بھر کی تو چیز ہی اسی پوٹلی مین دیکھو پھر حجن آپ ہی آپ بولی
ارے ہی یا ندان کے ڈھکنے پر بھی رہگئی ارے زلفن دوڑ تو جا جلدی سے لے آ
زلفن بھاگی بھاگی آئی اور رونے سے چلائی بی بی ناک کی کیل یاندان کے
ڈھکنے پر رہگئی ہی حجن نے ہانکی ہی جلدی دو حجن گلی کے نکڑ پر دیبا بنیے کی
دکان کے آگے بیٹھی ہی یہ کہنا تھا اور مزاجدار بہو کا ماتھا ٹھنکا زلفن سے کہا باولی
ہوئی ہی کیسی کیل میرے پاس کہین تھی تو نے دیکھی ہی ارے کمبخت دوڑ دیکھ تو حجن
کہین چلی نجانے زلفن اولٹے پاؤن دوڑی گئی حجن کو ادھر دیکھا ادھر دیکھا
کہین پتا نہ تھا۔ مزاجدار سے آکر کہا بی حجن کا تو کہین پتا نہین ہین بازار تک دیکھ آئی
اتنی دیر مین نہین معلوم کہان غائب ہوگئی یہ سنکر مزاجدار سر پیٹنے لگی ہاے مین لٹگئی
ہاے مین لٹگئی ارے لوگو خدا کے لیے دوڑیو موم گروں کے چھتے تک لوگ دوڑے وہان جاکر
معلوم ہوا کہ کہین کی بہتی بہاتی مہینہ بھر سے کرانے پر آکر رہی تھی چار دن سے مکان
چھوڑ چلی گئی اب کیا ہو سکتا تھا محمد عاقل نے آکر سنا سر پیٹ لیا اور بیوی سے کہا
ارے تو گھر کو خاک سیاہ کرکے چھوڑے گی مین تجھکو پہلے سے جانتا ہون مزاجدار
نے کہا چل دور ہو اب باتین بنانے کھڑا ہوا ہی ازار بند دیکھکر تو نے آپ مجھسے
نہین کہا کہ ہان بیگم کا اسباب ضرور دیکھنا غرض خوب مزے کی لڑائی دونون

مزاجدار نے حجن سے پوچھا کیون بی اجمل بیگم کی کوئی چیز نہین لائین حجن نے جان لیا کہ
اسکو اچھی چاٹ لگ گئی ہی کہا تھا ٹے دھب کی کوئی چیز نکلے تو لاؤن دو چار دن کے بعد
جھوٹے موتیونکی ایک جوڑی لائی اور کہا لو بی خود بیگم کی نتھ کے موتی ہین معلوم
ہزار کی جوڑی ہی یا پانسو کی پتا مل جوہری کی دکان پر مین نے دکھائی تھی لیکن ہو گیا
دو سو روپی میرے پلے باندھے دیتا تھا مین بیگم سے پچاس روپی پر لائی ہون تم لے لو پھر
ایسا مال نہ ملیگا مزاجدار نے کہا پچاس روپی نقد تو میرے پاس نہین ہین حجن نے کہا کیا ہوا ہی
پہونچیان بیچکر لے لو نہین تم جانو آج یہ موتی بک جائینگے حجن نے اٹھ دھب سے کہا کہ مزاجدار
فوراً زیور کا صندوقچہ اٹھا لائی اور حجن کو پہونچیان نکالکر دیدیا حجن نے
مزاجدار کا زیور دیکھکر کہا آئی ہی کیسی بد احتیاطی سے زیور مولی گاجر کی طرح ڈال رکھا
بیٹی دھکدگی مین ڈورا ڈولو تو بالی پتے مگر مرکیان بازو بند میلے چٹ ہو گئے ہین میل
سونے کو کھائے جاتا ہی انکو اجلواؤ مزاجدار نے کہا کون ڈورا ڈولوائے اور کون اجلا کرائے
اون سے کہتی ہون تو وہ کہتے ہین مجھے فرصت نہین حجن نے کہا اوئی بیٹی یہ
کون بڑا کام ہی لو موتی رہنے دو مین ابھی ڈورا ڈولوا لاؤن اور جو زیور میلا ہی مجھے
نکال دو مین ابھی اجلوا دون مزاجدار نے سب زیور حوالے کیا حجن نے کہا زلفن کو
بھی ساتھ کر دو وہ سنار کے پاس بیٹھی رہیگی مین پڑوسے سے ڈورے ڈلوا لونگی
مزاجدار نے کہا اچھا یہ کہکر زلفن کو آواز دی آئی تو حجن نے کہا لڑکی ذرا میرے ساتھ
چل سنار کی دکان پر بیٹھی رہیو حجن نے زیور لیا زلفن ساتھ ہوئی گلی سے باہر نکل حجن نے

کہا چار آنے کو لیا ہی محمد عاقل نے کہا سچ کہو مزاجدار نے کہا تمھارے سر کی قسم
چار ہی آنے کو لیا ہی محمد عاقل نے کہا بہت سستا ہی کہان سے ملگیا مزاجدار نے کہا
ایک حجن بڑی نیکبخت ہی بہت دنون سے گلی مین آیا کرتی ہی کسی بیگم کا ہی وہ بیچنے کو
لائی تھی یہ کہکر سر منہ ہلا دیا علی فیروزے کی انگوٹھی مزاجدار نے دکھائی طمع ایسی بری چیز
ہی کہ بڑا سیانا آدمی بھی اس سے دھوکا کھا جاتا ہی جنگلی جانور مینا طوطا لعل بلبل آدمی
کی مکر سے بھاگتے ہین لیکن دانے کی طمع سے جال مین پھنس جاتے ہین اور زندگی بھر قفس مین
قید رہتے ہین - اسی طرح محمد عاقل اپنا فائدہ دیکھکر خوش ہوا اور جب مزاجدار نے کہا کہ وہ
حجن بیگم کا تمام اسباب جو بکنے کو نکلیگا میرے پاس لانے کا وعدہ کر گئی ہی محمد عاقل نے کہا ضرور
دیکھنا چاہیے لیکن ایسا نہو چوری کا مال ہو پیچھے کر خرابی پڑے اور حجن کوئی جھکی نہو
مزاجدار نے کہا خدا خدا کرو وہ حجن ایسی نہین ہی غرض بات گئی گذری ہوئی محمد عاقل سے
جو آج ایسی باتین ہوئین لوگون پر مزاجدار کا اعتقاد جمگیا اگلے دن لفن کو بھیج حجن کو بلوایا
اور آج مزاجدار بیٹی ہنین اور حجن کو مان بنایا رات کے وقت محمد عاقل سے پھر حجن کا
ذکر آیا تو پھر محمد عاقل نے کہا کہ دیکھو ہوشیار رہنا ان بھیس مین کٹنیان اور ٹھگنیان
بہت ہوا کرتی ہین لیکن طمع نے خود محمد عاقل کی عقل پر ایسا پردہ ڈال دیا کہ اتنی
موٹی بات وہ نہ سمجھا کہ دو روپیے کا مال چار آنے کو کوئی بیوجہ بھی دیتا ہی محمد عاقل کو
مناسب تھا کہ قطعاً اوس حجن کے آنے کی ممانعت کرتا اور سب چیزین اوسکی
پھروا دیتا اور مزاجدار کو اتنی عقل کہان تھی کہ اس بات کو سمجھتی کئی دن کے بعد

کچھ پڑھکر دم کردیا مجھ سے کہا چلی جا آگرے اور دلی مین لوگون کے کام بنایا کر
بیٹی اون بارہ لونگون مین کی دو لونگین یہ ہین جمع کرکے جو لوٹے تو نواب
یا تو بیگم کی بات پوچھتے تھے یا یہ نوبت ہوئی کہ ایک مہینے آگے سے بمبئی مین آکر
بیگم کے لینے کو پڑے تھے جون ہی بیگم نے جہاز سے پانون اوتارا نواب نے اپنا سر
بیگم کے قدمون پر رکھدیا اور رو رو کر خطا معاف کرائی چھ برس تین بھوپال مین
رہے آگرہ ٹھہری فقیر کی دعا کی برکت سے لگاتار اوپر تلے اللہ رکھے چار بیٹے بیگم
کے بیر رہنے تک ہو چکے تھے پھر مجکو اپنا دیس یاد آیا بیگم سے اجازت مانگی
بہت سا روکا مین نے کہا شاہ صاحب نے مجکو دلی آگرے کی خدمت سپرد کی ہے مجھکو وہان
جانا ضرور ہے یہ سنکر بیگم نے چارناچار مجھکو رخصت کیا دو لونگ اور راو سکے ساتھ دو ورق
کی حکایت دلچسپ - مزاجدار دل و جان سے معتقد ہو گئی جبن تو لونگین دیکر رخصت
ہوئی مزاجدار بہو نے غسل کرکپڑے بدل خوشبو لگا ایک لونگ تو بسم اللہ کرکے اپنی
چوٹی مین باندھی اور میان کے پلنگ کی چادر اور تکیون کے غلاف بدل ایک لونگ کسی
تکیہ مین رکھدی محمد عاقل جو گھر مین آیا بی بی کو دیکھا صاف ستھری پلنگ کی چادر
بے کے بدلی ہوئی خوش ہوا اور التفات کے ساتھ باتین کرنے لگا مزاجدار نے کہا
دیکھو ہمنے آج ایک چیز مول لی ہے یہ کہکر ازار بند دکھایا محمد عاقل نے کہا کتنے کو لیا ہے
مزاجدار نے کہا تم تو اسکو کتنے کا ہے وہ ازار بند خاص لاہور کا بنا ہوا نہایت عمدہ تھا چوڑا
چکلا کلابتو کی گچھہ دار ہر تین تین محمد عاقل نے کہا دو روپے کے سیطرح کم کا نہین ہے مزاجدار نے

ماہتاب اور اس حسن و دولت پر مزاج ایسا سادہ کہ ہم جیسے ناچیزونکو برابر بٹھانا اور
بات پوچھنا بیگم کو فقیروں سے پرلے درجے کا اعتقاد تھا ایک دفعہ سنا کہ تین کوس
پر کوئی کامل وارد ہوا اندھیری رات مین اپنے گھر سے پیادہ پا اونکے پاس گئین
اور پہر بھر تک ہاتھ باندھے کھڑی رہین فقیرون کے نام کے قربان جائے ایک مرتبہ
جو شاہ صاحب نے آنکھ اوٹھا کر دیکھا فرمایا جا مائی اسی رات کو حکم ملیگا بیگم کو خواب
مین بشارت ہوئی کہ حج کو جا اور مراد کا موتی سمندر سے نکال الاصبح اوٹھ حج کی طیاریان
ہونے لگین بانسو مسکین بیگم نے آپ کرایہ دیکر جہاز پر سوار کرائے اونمین سے ایک
مین بھی تھی ہر وقت کا پاس رہتا بیگم صاحب (الٰہی مرے دونون جہان مین سرخرو) مجھپر بہت مہربانی
کرنے لگین اور سہیلی کہا کرتی تھین دس دن تک برابر جہاز پانی مین چلا گیا گیارھوین
دن بیچ سمندر مین ایک پہاڑ نظر آیا ناخدا نے کہا کوہ حبشہ یہی ہے اور ایک بڑا کامل
فقیر اسپر رہتا ہے جو گیا بامراد آیا بیگم صاحب نے ناخدا سے کہا کسیطرح مجھکو اوس پہاڑ پر
پہونچاؤ ناخدا نے کہا حضور جہاز تو پہاڑ تک نہین پہونچ سکتا البتہ اگر آپ ارشاد
کرین تو جہاز کو لنگر کر دین اور آپکو ایک کشتی مین بٹھا کر لیچلین بیگم نے کہا خیر یہی
سہی پانچ عورتین بیگم کے ساتھ کوہ حبشہ پر گئین تھین ایک مین اور چار اور
پہاڑ پر پہونچے تو عجیب طرح کی خوشبو مہک رہی تھی چلتے چلتے شاہ صاحب تک
پہونچے ہو کا مقام تھا نہ آدمی نہ آدم زاد تن تنہا شاہ صاحب ایک غار مین بیٹھے
کیسی نورانی شکل جیسے فرشتہ ہم سبکو دیکھکر دعا دی بیگم کو بارہ لونگین دین اور

حجن نے کہا چار آنے کا ہی محلے مین ایک بیگم رہتی ہین اب غریب ہوگئی ہین اسباب
بیچ بیچکر گذر کرتی ہین مین اونکی اکثر چیزین بیچ لادیا کرتی ہون فراجدار اتنا سستا
ازار بند دیکھکر لوٹ ہوگئی فورًا پیسے نکال حجن کے ہاتھہ دیے اور بہت گڑگڑا کر
حجن سے کہا اچھی بی جو چیز بکاؤ ہوا کرے پہلے مجھکو دکھادیا کرو حجن نے کہا
بہت اچھا پہلے تم اور پیچھے اور۔ اسکے بعد ادھر اودھر کی باتین ہوکہین چلتے
ہوئے حجن نے ایک بٹوا نکالا اوسمین کپڑے اور کاغذ کی کئی تہون مین تھوڑی
لونگین تھین اونمین سے دو لونگین حجن نے فراجدار کو دین اور کہا کہ دنیا مین
محبت اسیواسطے ہوا کرتی ہی کہ ایک دوسرے کو فائدہ ہو یہ دو لونگین مین تمکو دیتی ہون
ایک تو تم اپنی چوٹی مین باندھ لو دوسری بہتر تھا کہ تمھارے میان کی پگڑی
مین رہتی پر تمھارے میان شاید شبہہ کرین خیر تکیے مین سہی دو اور انکا اثر
آج ہی دیکھہ لینا لیکن اتنی احتیاط کرنا کہ پاک صاف جگہہ مین رہین اور اپنے قدر
برابر ایک کلاوہ مجھکو ناپ دو مین تمکو ایک گنڈا بنوالادونگی مین جب حج کو گئی تھی تو
اوسی جہاز مین بھوپال کی ایک بیگم بھی سوار تھین شاید تمنے اونکا نام بھی سنا ہو
بلقیس جہانی بیگم سب کچھہ خدا نے اونکو دے رکھا تھا دولت کی کچھہ انتہا نتھی نوکر
چاکر لونڈی غلام پالکی نالکی سبھی کچھہ تھا ایک تو اولاد کیطرف سے مغموم رہا کرتی
تھین کوئی بچہ نتھا دوسرے نواب صاحب کو اونکی طرف مطلق التفات نتھا اور
شاید اولاد نہونے کے سبب محبت نکرتے ہون نہ بیگم صورت شکل مین چندے آفتاب چندے

گئین اسکے بعد حجن نے سمندر کا حال عرب کی کیفیت اور دل سے جوڑ کر دو چار
باتین ایسی کین کہ مزاحد ار نے کمال شوق سے سنا اور اوسکی طرف ایک خاص التفات کیا
حجن نے پوچھا کیون بی تمھارے کوئی بال بچہ نہین مزاحد ار نے آہ کھینچکر کہا ہماری
ایسی تقدیر کہان تھی حجن نے پوچھا بیاہ کو کتنے دن ہوئے مزاحد ار نے کہا ابھی برس روز
نہین ہوا مزاحد ار کی بیعقلی کا ابتو حجن کو یقین ہوا اور دل مین کہنے لگی کہ اسنے
تو اولاد کا نام سنکر ایسی آہ کھینچی جیسے کوئی برسون کا امیدوار ہو حجن نے کہا
نا امیدی کی بات نہین تمھارے تو اتنے بچے ہونگے کہ تم سنبھال نسکوگی البتہ
بالفعل اکیلے گھر مین جی گھبراتا ہوگا میان کا کیا حال ہی مزاحد ار نے کہا ہمیشہ
مجھہ سے ناخوش رہا کرتے ہین غرض پہلی ہی ملاقات مین مزاحد ار نے حجن سے
ایسی بے تکلفی کی کہ اپنا حال جز و کل اوس سے کہدیا اور حجن نے باتون ہی باتون
مین تمام بھید معلوم کر لیا ایک پہر کامل حجن بیٹھی رہی رخصت ہونے لگی تو مزاحد ار نے
بہت منت کی اچھی بی حجن اب کب تک آؤگی حجن نے کہا میری بھانجی
صوم گردن کے چھتے مین رہتی ہی اور بہت بیمار ہی اوسکے علاج کیواسطے مین آگرے
سے آئی ہون اوسکے دوا معالجے سے فرصت کم ہوتی ہی مگر انشاء اللہ تعالے
دوسرے تیسرے دن تمکو دیکھہ جایا کرونگی اگلے دن حجن پھر آموجود ہوئی اور
ایک ریشمی ازار بند لیتی آئی مزاحد ار دور سے حجن کو آتے دیکھہ خوش ہو گئی
اور پوچھا یہ ازار بند کیسا ہی حجن نے کہا بکاؤ ہی مزاحد ار نے پوچھا کتنے کا ہی

چڑیاں چگ گئیں کھیت بی بی سے خوب لڑا اور خوب اپنا سر پٹا آخر رو دھو کر
بیٹھ رہا قرض وام کر کے ہلکی دو پتیلیاں مول لایا چھوٹے چھوٹے برتن ماں سے مانگ لے
لگن تو ار کا بی ساس نے بھیجدی غرض کسیطرح کام چل نکلا اتفاق سے ان نونون
ایک کٹنی اس شہر میں وارد تھی اور تمام شہر میں اوسکا غل تھا محمد عاقل نے بھی
بی بی سے کہدیا تھا کہ اجنبی عورت کو گھر میں مت آنے دینا اندنون ایک کٹنی آئی ہوئی
ہوگی گھر نکو لوٹ چکی ہوگی لیکن مزاجدار شدت سی بیوقوف بھی اسکی عادت تھی
ہر ایک سے جلد ملجانا - ایکدن وہی کٹنی حجن کا بھیس بنا اسکی گلی میں آئی یہ حجن مکار
بیوقوف عورتوں کے پھسلانے کیواسطے طرح طرح کے تبرکات اور صدہا قسم کی چیزیں
اپنے پاس رکھا کرتی تھی تسبیح خاک شفا زمزمیان مدینہ منورہ کی کھجوریں کوہ
طور کا سرمہ خانہ کعبہ کے غلاف کا ٹکڑا عقیق البحر اور مونگے کے دانے اور ناد علی
پنجسورے اور بہت سی دوائیں - گلی میں آکر جاوسنے اپنی دوکان کھولی بہت
سی لڑکیاں جمع ہوگئیں مزاجدار نے بھی سنا زلفن سے کہا گلی سے جب اوٹھنے
لگے حجن کو یہان لوالانا ہم بھی تبرکات کی زیارت کرینگے زلفن جا کھڑی ہوئی اور
حجن کو لوالائی مزاجدار نے بہت خاطر داری سے حجن کو پاس بٹھایا اور سب چیزیں
دیکھیں سرمہ اور ناد علی دو چیزیں مزاجدار نے پسند کیں حجن نے مزاجدار کو باتونمیں
تار لیا کہ یہ عورت ڈھب پر جلد چڑھجائیگی ایک پیسے کا بہت سا سرمہ تول دیا اور
دو آنے کو ناد علی حوالہ کی اور فیروزے کی ایک انگوٹھی مفت نذر کی مزاجدار سمجھ

اور دونون میان بی بی روٹی کھالیتے آخر محمد عاقل نے روز کہ کہکر مزاحد ار سے کھانا
پکوایا مزاحد ار نے کبھی کھانا پکایا نہ تھا روٹی پکائی تو عجیب صورت کی نہ گول نہ چوکھوٹی
ایک کان ادھر نکلا ہوا اور چار کان ادھر کنارے موٹے بیچ مین ٹکیا کہین جلی کہین
کچی دھوئین مین کالی اور دال جو پکائی تو پانی الگ دال الگ غرض مزاحد ار
ایسا لذیذ اور لطیف کھانا پکاتی تھی کہ جسکو دیکھکر بھوک بھاگ جائے۔ سالن
پکاتی بدرنگ بدمزہ نمک ڈالا تو زہر اور کبھی پھیکا پانی دو ایکدن تو محمد عاقل نے
صبر کیا آخر کار اسنے اپنی ماں کے گھر کھانا شروع کر دیا مزاحد ار نے بھی اپنے
آرام کا ٹھکانا کر لیا دونون وقت بازار سے کچوریان اور بالائی کُندا کھویا پر ی
کباب منگوا کر کھا لیا کرتی کھانا جو پکتا نمک لہسن وغیرہ کھا کھا کر موٹی ہوئین ان باتون
کے بھاگون چھینکا ٹوٹا لیکن دس دن دو مہینے مین یہ چھوتیان کیونکر ہو سکتی تھین
چپکے چپکے اسباب بکنے لگا مگر محمد عاقل کو اصلا اسکی خبر نہ تھی ایک روز محمد عاقل تو
نوکری پر گیا تھا مزاحد ار دوپہر کو سو گئی چنپا جو آئی اوسنے دیکھا بھونچال سو رہی
ہین اسنے اپنے بھائی میرن کو خبر کر دی وہ بڑا شاطر بدمعاش تھا مزاحد ار تو سوتی
کی سوتی رہین میرن آکر دن دہاڑے تمام برتن چورا کر لیگیا مزاحد ار اوٹھکر جو
دیکھین تو گھر مین جھاڑو دی ہوئی ہے کوٹھری کو قفل لگا ہوا تھا اوسکا اسباب
تو بچا باقی جو چیز اوپر تھی ایک ایک کر کے لیگیا اب پانی پینے تک کو کٹورا نہ رہا۔
محمد عاقل نوکری پر سے آیا تو سُنکر بہت مغموم ہوا لیکن اب پچتائے کیا ہوتی جب

بہر حال پہونچیگا آدمی کی سعی و تدبیر کو آہین کیا دخل یہ سوچکر محمد عاقل نے
الگ ہوجانے کا ارادہ مصمم کرلیا اتفاق سے اسیکے مکان سے متصل ایک مکان بھی
خالی تھا ایک روپے ماہواری کرائے پر اوسکو ٹھہرالیا بلکہ سرقفلی دیکر سر خط بھی
لکھدیا کنجی بھی لے لی اور سسرال کہلا بھیجا کہ مکان قرار پاگیا ہی آپ اوتو نئے مکان
مین اوٹھ چلین اور اپنی ماں سے بھی کہدیا کہ سبھی تارکش والا مکان لے لیا ہی ماں
نے جتنا اسباب مزاجدار بہو کا تھا کپڑون کے صندوق برتن فرش مسہری پلنگ
سب ایک علیحدہ کوٹھری مین رکھوایا شام کو مزاجدار بہو بھی آپہونچین صبح اوٹھ
ماں نے کوٹھری کھول محمد عاقل سے کہا لو بھائی اپنی چیزین دونون مہان بی بی
خوب دیکھ بھال لو محمد عاقل نے کہا اماں تم کیا کہتی ہو کیا کوئی غیر جگہہ تھی ماں
نے کہا بیٹا یہ بات نہین ایسا نہو اوٹھانے بٹھانے مین کوئی چیز ادھر اودھر ہوجاے
اور ماں سے کہا کہ عظمت تم اور ہمسائی یہ سب اسباب تارکش والے گھر مین پہونچادو اکبری
کی سہیلیان چنپا رحمت زلفن سکتی آپہونچین اور بات کی بات مین سارا اسباب
اوٹھا کر ادھر سے اودھر لے گئین مزاجدار بہو نئی خوشی نئے گھر مین اکبر سمین
تین دن تک دونون وقت محمد عاقل کی ماں نے کھانا بھیجا چوتھے دن محمد عاقل نے
بی بی سے کہا لو صاحب اب کچھہ کھانے کا بندوبست شروع ہو مزاجدار نے کہا سب اسباب ابھی
بی ٹھکانے پڑا ہی یہ کھہ جاے تو فراغت سے ہنڈیا چولھے کو دیکھون ابھی تو مجکو فرصت نہین
غرض سات دن تک تنور پر روٹی پکتی رہی رانکو کباب اور دن کو دہی بازار سے منگواتے

کا جھگڑا نہایت بُری بات ہی اگر تمھاری بی بی کو یہی منظور ہی اور الگ رہنے سے
اونکو خوشی ہی تو بسم اللہ ہمکو عذر نہین جہان وہ خوش ہون آباد رہو خدا نے ایک مامتا اولاد کی ہمارے
پیچھے لگادی ہے سو کبھی تم ادھر کو آنکلے ایک نظر دیکھ لیا صبر آگیا گھر کے کام دھندے سے
کبھی چھٹکارا ملا مین آپ چلی گئی تمکو دیکھ آئی - یہ کہنا تھا اور محمد عاقل کا جی بھر آیا
اور بے اختیار رونا شروع کیا اور یہ سمجھا کہ آج ماں سے جدائی ہوتی ہی ماں بھی روئی
تھوڑی دیر بعد محمد عاقل نے کہا مین تو الگ نہین ہونگا بی بی رہے یا جائے ماں نے کہا
ارے بیٹا یہ بھی کہین ہوتی ہی اشرافون مین کہین بیبیان بھی چھوٹتی ہین تمکو اپنی عمر انھین
کے ساتھ کاٹنی ہی ہمارا کیا ہی قبر مین پاؤن لٹکائے بیٹھے ہین آج مرے کل دوسرا دن
میری صلاح مانو تو وہ جو کہین ہو کر ہم نے جسدن تمھارا بیاہ کیا اوسیدن سے تمکو الگ
سمجھا نہ تم انوکھے بیٹے نہ مین انوکھی ماں - کون بیٹا اپنی ماں کے ساتھ رہا ہی محمد عاقل نے
اپنے دوستون سے بھی صلاح پوچھی سب نے یہی کہا کہ رفع فساد بہتر ہی اور ساتھ
رہنے پر کیا منحصر ہی ماں سے الگ رہو اور اونکی خدمت اور اطاعت کرو جب سب
لوگون نے یہی صلاح دی محمد عاقل نے بھی کہا کہ خیر الگ رہ کر بھی دیکھ لو اگر یہ
عورت سنبھل جاے اور گھر کو گھر سمجھے بدمزاجی نافرمانی بدزبانی چھوڑ دے تو الگ
رہنا عیب نہین گناہ نہین یہی نہ کہ خانہ داری کی فکر کرنی پڑے گی اور تنگی سے
گذرے گی سو دنیا مین بے فکر سے کسی حالت مین نجات نہین اب کچھ فکر نہین تو یہ
ہر روز کا فساد بیجا خود عذاب ہی اور تنگی رزق کا اندیشہ بھی بیجا ہی جتنا رزق مقدر مین ہی

محمد عاقل آخر میرے کہنے پر عمل نکیا محمد عاقل نے کہا امان سچ کہتا ہون لڑائی
بھڑائی کچھ بھی نہین ہوئی مان نے کہا پھر سست کیون ہی محمد عاقل نے کہا کچھ
بھی نہین سوتا اوٹھکر آیا ہون اس سبب سے شاید آپکو میرا چہرہ اوداس معلوم ہوتا
ہوگا مان نے کہا لڑکے ہوش مین آ کیا تجھکو سوتا اوٹھکر کبھی تھوڑا ہی دیکھا ہی سچ
بتا کیا بات ہی محمد عاقل نے مجبور ہوکر رات کا تمام قصہ مان کے روبرو بیان کیا
سنتے کے ساتھ ہی مان کو کاٹو تو بدن مین لہو نہین تھا لیکن عورت بڑی دانشمند
تھی کہنے لگی کہ ہرچند میری تمنا یہ تھی کہ جب تک میرے دم مین دم ہی تم سب کو اپنے
کلیجے سے لگائے رہون اور تم دونون بھائی اتفاق سے رہو لیکن مین دیکھتی
ہون تو سامان اولٹے ہی اولٹے نظر آتے ہین لے آج مین تجھ سے کہتی ہون کہ
بیاہ کے دوسرے مہینے سے مزاجدار بہو کا ارادہ الگ گھر کرنے کا ہی تو جو دس
روپیے مہینے کے مہینے لاکر مجھکو دیتا ہی اونکو نہایت ناگوار ہوتا ہی آئے دن
مین تمھاری بہو کی سہیلیون سے سنتی رہتی ہون کہ بہو بی ماروں کے محلے مین مکان
لینگی زلفن کو ساتھ لیجائینگی جب تک یہ سب لڑکیان اکٹھی بیٹھی رہتی ہین نہی ذکر ہی
مذکور آپسمین رہا کرتا ہی مین نے تمھاری خلیا ساس کے موجہ پر ایکمرتبہ یہ بات بھی
کہہ دی تھی کہ مزاجدار بہو کو اگر ہمارے ساتھ رہنا ناگوار ہی تو اپنا کھانا کپڑا الگ
کرلین اور اسی گھر مین رہین پھر تمھاری خلیا ساس سے معلوم ہوا کہ مزاجدار بہو کو یہ
بھی منظور نہین آدمی بیاہ خوشی اور آسایش کیواسطے کرتا ہی روز کی لڑائی کون

چلے بنجائیگا آپکے واسطے چاے بنائی ہی لیکن بسادی پیجیے گا یا دودھ کی محمد عاقل نے
کہا جیسی ملجای اصغری بولی آپکی آواز کچھ بھاری بھاری لگتی ہی شاید نزلے کی
تحریک ہی تو دودھ ضرر کریگا محمد عاقل نے کہا نہین نزلے کی تحریک تو نہین ہی آنکو
اماجان کے ساتھ بہت دیر تک باتین کرتا رہا بدخوابی البتہ ہی محمد عاقل نماز پڑھکر
واپس آیا تو ساس کو دیکھا نماز سے فارغ ہوکر پان کھا رہی ہین سلام کرکے بیٹھ گیا
اصغری نے سینی لاکر سامنے رکھدی چاندان مین گرما گرم چاے دو پیالیان دو چمچے
اور ایک طشتری مین قند محمد عاقل نے چاے پی خوش ذائقہ خوش رنگ بو باس
درست پیکر جی باغ باغ ہوگیا اکبری حسب عادت پڑی سوتی تھی محمد عاقل نے
کہا اماجان انکو بھی نماز کی تاکید کیجیے ساس نے کہا بیٹا یہ اپنی نانی کی بہت چہیتی
ہین اونکی محبت نے انکا مزاج انکی عادت سب خراب کر رکھی ہی جب یہ چھوٹی
تھی اور مین کسی بات پر گھڑک بیٹھتی تھی تو کئی کئی دن تک مجھ سے بولنا چھوڑ دیتی
تھین اور یہ تو کیا مجال تھی کہ اکبری کو کوئی ہاتھ لگانے اکبری بات بات پر ضد
کرتی چیزونکو توڑتی پھوڑتی اونکے ڈر کے مارے کوئی کچھ نہین کہہ سکتا تھا اسی بات پر
اکبری کے باپ سے روز بگاڑ رہتا تھا۔ اب محمد عاقل رخصت ہونے لگا
چلتے چلتے ساس نے کہا کہ بیٹا رات کی بات یاد رکھنا اور ضرور اوسکا کچھ بندوبست
کرنا راہ مین محمد عاقل اوسیکو سوچتا آیا گھر مین پہونچا تو بان نے دیکھا کہ اوسکے
چہرے پر فکر معلوم ہوتی ہی انھون نے سمجھا ضرور آج سسرال مین لڑا پوچھا

رئیس تو کی لیکن اتنا تو سمجھ لیتیا تیری پیٹھ پر روئی ہی نمک نہین ہی لتا جان ایسا نہو
لوگون کی رئیس کرنے سے میرا حال اوس کدھے کا سا ہو اس نے کہا بھائی تم تو ہنسی
قائل ہی نہین ہوا ور نہ مین تمہاری طرح منطق پڑھی ہون مین تو سیدھی بات سمجھتی ہون کہ
دس روپیے مہینا تم کماتے ہو خدا کا فضل ہی سستا سما ہی بال نہین بچے نہین اللہ رکھے
دو میان بی بی خاصی طرح گوشت روٹی کھاؤ پیو سکھ تن سے رہو آیندہ کی فکر تمہاری
طرح کیا کرین تو دنیا کا کارخانہ بند ہو جائے - نوکری تو نوکری زندگی کا اعتبار نہین جی دن
جینا ہی ہنسی خوشی سے تیر کر دینا چاہیے محمد عاقل نے کہا یہی تو مین سوچتا ہون خوشی الگ
ہو کر رہنے مین ہی یا ساتھ مین بس نے کہا دلیل اور حجت سے کیا مطلب سیدھی بات یہی
کیون نہین کہتے کہ مجھکو ماں سے الگ ہونا منظور نہین ایک بات تم سے بی بی نے
کہی اسکے قبول کرنے مین تمکو یہ بلا کا تامل ہی اور پھر کہتے ہو کہ ہم انکی خاطر داری مین کمی نہین
کرتے آرام و خوشی کیا چیز ہی جسمین بی بی خوش ہو اور جسکو وہ آرام سمجھے اسکے بعد باتون
مین بخیہ تراوش کرنے لگی محمد عاقل نے سکوت اختیار کیا رات بھی زیادہ گئی تھی
محمد عاقل نے ساس سے کہا اب آپ آرام کیجیے مین اس مضمون کو پھر سوچون گا
یہ لوگ تو سو رہے محمد عاقل رات بھر اسی خیال کے اودھیڑ بن مین رہا اور دل ہی دل
مین باتین کرتا رہا صبح کو اوٹھا تو دیکھا اصغری جھاڑو دے رہی ہی اسکو دیکھکر اصغری نے
سلام کیا اور کہا بھائی صاحب وضو کے واسطے گرم پانی موجود ہی محمد عاقل نے کہا
نہین بھائی مسجد مین جماعت کے ساتھ نماز پڑھینگے اصغری نے کہا بھائی صاحب

الگ گھر کا سنبھالنا نہایت مشکل نظر آتا ہی اور پھر اس نفع کمری کا بھی اعتبار نہین
خدانخواستہ الگ ہوئے پیچھے اگر نوکری جاتی رہی تو پھر باپ کے گھر آنا مجھپر نہایت شاق ہوگا
اوس وقت البتہ بیعزتی ہوگی کہ میان الگ تو ہوگئے تھے پھر جھک مار کر باپ کے ٹکڑونپر آپڑے
لوگونکی کیا اس معاملہ مین ٹھیک نہین اپنے حال پر خود غور کرنا چاہیے وہ مثل آپنے
سنی ہی کہ ایک شخص نے بازار سے نمک اور روئی مول لی نمک تو خچر پر لادا اور روئی
گدھے پر چلتے چلتے راہ مین ایک ندی واقع ہوئی ندی پایاب تھی اوس شخص نے خچر اور
گدھے کو لدا لدایا پانی مین اوتار دیا بیچ ندی مین پہونچکر خچر نے غوطہ لگایا تھوڑی
دیر بعد سر اوبھارا تو گدھے نے پوچھا کیون یار خچر یہ تمنے کیا کیا خچر نے جواب دیا
کہ بھائی تم تو بڑے خوش قسمت ہو تمپر روئی لدی ہی اسکا بوجھ تو بہت ہلکا ہوتا ہی
مجھ کمبخت پر نمک ہی بوجھ کے مارے میری کمر کٹ کر لہولہان ہوگئی ہی یہ ہمارا
مالک ایسا بیرحم ہی کہ اسکو مطلق ہماری تکلیف کا خیال نہین اناپ شناپ لدنا چاہتا ہی
لادو تیا ہی مین نے سمجھا کہ منزل تک پہونچتے پہونچتے کمر مار دیگا آو غوطہ لگاؤ نمک پانی
مین بھیگ کر کچھ تو گھل جائیگا جسقدر ہلکے ہوئے غنیمت ہی لاکھ بہت کریگا چھ سات
ڈنڈے اور مار لیگا سو یون بھی راہ بھر ڈنڈے کھاتا آتا ہون دیکھو اب میرا بوجھ
آدھا رہگیا ہی گدھے بیوقوف نے بھی خچر کی ریس کر کے غوطہ لگایا روئی بھیگکر اور
وزنی ہوگئی سر اوبھارا تو ہانپا جاتا تھا خچر ہنسا اور کہا کیون بھائی گدھے کیا حال ہی
گدھے نے کہا یار مین تو مرا جاتا ہون خچر نے کہا ابے تو بیوقوف ہی تو نے میری

کی ہی جسکی تعمیل نہوتی ہو بڑے کنبون مین البتہ اسطرحکی تکلیف ہوا کرتی ہی ایک کا
دل میٹھے چانولونکو چاہتا ہی دوسرے کو بھونی کھچڑی چاہیی تیسرے کو پلاؤ درکار ہی چوتھی
کو قورمہ کھانا منظور ہی پانچوین کو پرہیزی کھانا حکیم نے بتایا ہی دس کیواسطے دس
ہنڈیان روز کے روز کہان سے آئین ہمارے یہان کنبہ کون بہت بڑا ہی فرمایش
کرین تو ہم اور نکرین تو ہم اسکو بھی جانے دیجیے اگر انکو ایسا ہی لحاظ ہی آپکھانے کا اہتمام
کیا کرین خود والدہ کئی مرتبہ کہہ چکی ہین انھین سے پوچھیے کہا ہی یا نہین اور نام کو
جو آپنے فرمایا یہ بھی میرے نزدیک عقل کی بات نہین اپنے آرام سے کام ہی لوگ اپنے
دلو نمین جو چاہین سو سمجھین اور فرض کیجیے لوگون نے یہی جانا کہ ہم مان باپ کے سر
پر پڑے ہین تو ہمین ہماری کیا بیغرتی ہی مان باپ ہین کوئی غیر تو نہین ہین مان باپ نے
ہمکو پالا پرورش کیا کھلایا پہنایا پڑھایا لکھایا شادی بیاہ کیا ان سب باتو نمین بیغرتی
نہین ہوئی تو اب کونسا سرخاب کا پر ہم مین لگ گیا ہی اونکا دست نگر ہونا ہماری بیغرتی کا
موجب سمجھا جاہی ساس نے جواب دیا اگر سب لوگ تمھاری طرح سمجھا کرین تو کیون الگ ہون دنیا کا
دستور ہوا اور ہوتی چلی آئی ہی اور ہوتی چلی جائیگی کو بیٹے مان باپون سے جدا ہو جاتے ہین اور
مین تو جانتی ہون کہ دنیا مین کوئی بہو ایسی نہوگی جسکا میان کمائو نہوا اور وہ ساس سسر دون
مین رہنا پسند کرے محمد عاقل نے کہا یہ آپکا فرمانا درست ہی اگر بیٹے مان باپ سے
جدا نہوا کرتے تو شہر مین اتنے گھر کہان سے آتے لیکن ہر ایک کی حالت جدا ہی لگ
ہو کر رہنا میری حالت کے لیی ہرگز مناسب نہین معلوم ہوتا دس روپے کا تو مین نوکر اتنی آمدنی مین

بیٹی کیطرف مخاطب ہوکر بولین ہان بھائی جو کچھ تمھارے دل مین ہو تم بھی صاف
صاف کہہ گذرو بات کا دل مین رہنا اچھا نہین ہوتا دل مین رکھنے سے رنج بڑھتا ہی
اور فساد زیادہ ہوتا ہی اکبری اگرچہ جھوٹھ بولنے پر بہت دلیر تھی لیکن اوس وقت
محمد عاقل کے روبرو کوئی بات کہتے نہ بن پڑی اور جی ہی جی مین ڈر رہی تھی کہ
مین نے بہت سی جھوٹ باتین ماں سے آکر لگائی ہین ایسا نہو کہین اس وقت قلعی کھلجاے
یہ سوچ سمجھ اوسنے اس بات ہی کو ٹال دیا اور کہا تو یہ کہا کہ ہم تو الگ گھر کرینگے
اکبری کی ماں نے داماد سے کہا کیون بھائی تمکو الگ ہوکر رہنے مین کیا عذر ہی خدا کا
فضل ہی خود نوکر ہو خود کماتے ہو کسی بات مین ماں باپ کے محتاج نہین اپنا کھانا اپنا
پہننا پھر دوسرے کا دست نگر ہوکر رہنا کیا فائدہ بیٹا بہو کیسی ہی پیاری ہون پھر بھی
جو آرام الگ رہنے مین ہی ماں باپ کے گھر کہان جو چاہا سو کھایا اور جو چاہا سو پکایا
اور ذرا غور کرنے کی بات ہی ماں باپ کے ساتھ رہکر لاکھ کماؤ پھر بھی نام نہین لوگ کیا
جانین تم اپنا کھاتے ہو یا ماں باپ کے سر پڑے ہو۔ محمد عاقل نے کہا آرام کی جو پوچھیے
تو ہمکو جو اب حاصل ہے الگ ہوئے پیچھے اسکی قدر معلوم ہوگی دونون وقت پکی پکائی
کھالی اور بیفکر ہوکر بیٹھ رہے الگ ہونے پر آٹا دال گوشت ترکاری کنڈا لکڑی سب کا
فکر کرنا پڑیگا اور آپ ہی انصاف فرمائیے خانہ داری مین کتنے بکھیڑے ہین سب ان
سب آفتونکو اپنے سر لینا میرے نزدیک تو عقل کی بات نہین ہی یہ بات کہ جو چاہا
سو کھایا اور جو چاہا سو پکایا اب بھی حاصل ہی انھین ہی پوچھیے کبھی کوئی فرمایش

ایسی بُری عادت ہی کہ کبھی بھولکر بھی سسرال کی بات مجھسے نہین کہتی نہین ورنہ
جہان کی بیٹیونکا دستور ہوتا ہی کہ سسرال کی ذرا ذرا بات ماؤن سے کہا کرتی ہین
نہین معلوم اسکو کیا خدا کی مار ہے بہتیرا پوچھ پوچھ کر اپنا موہنہ تھکائو حاشا کہ
یہہ کچھہ بھی بتلائے لیکن ٹولے محلے کی بات کانون کان پہونچ ہی جاتی ہی اوپری
لوگون سے مین بھی گھر بیٹھی بیٹھی سنا کرتی ہون محمد عاقل نے ساس سے یہ بات
سنکر تھوڑی دیر تامل کیا اور لحاظ کے سبب جواب موہنہ سے نہین نکلتا تھا مگر اسنے
خیال کیا کہ مدت کے بعد ایسا اتفاق ہوا ہی اور خود انھون نے چھیڑ کر پوچھا ہی ایسے
موقع پر سکوت کرنا سراسر خلاف مصلحت ہی بہتر ہی کہ عمر بھر کا زہر اوگل ڈالا شاید آج
کی گفتگو مین کی بندہ کیواسطے کوئی بات نکل آئے غرض محمد عاقل نے شرماتے شرماتے
کہا کہ آپکی صاحبزادی موجود ہین انھین سے پوچھیے ہمارے یہان انکو کیا تکلیف ہوئی
خاطر داری و مدارات مین کسیطرحکی کمی ہوئی یا کوئی انسے لڑا یا کسی نے انکو برا کہا
آپکو معلوم ہی گھر مین ہم گنتی کے کی آدمی ہین والدہ صاحبہ سے تو تمام محلہ واقف ہی
ایسی صلح کل ہین کہ تمام عمر اونکو کسی سے لڑنے کا اتفاق نہین ہوا اگر کوئی اونکو
دس باتین سخت بھی کہہ جائے تو چپ ہو جاتی ہین محمد کامل دن بھر لکھنے پڑھنے مین
لگا رہتا ہی صبح کا نکلا رات کو گھر آتا ہی کھانا کھایا اور سو رہا مین نے اوسکو اسنے
کبھی بات کرتے بھی نہین دیکھا محمودہ انکی صورت سے ڈرتی ہی رہا مین سو موجود
بیٹھا ہون جو کچھہ شکایت مجھہ سے ہو بے تکلف بیان کرین محمد عاقل کی ساس اب

الگ ہو بیٹھی پھر اوٹھکر نہایت سلیقہ کے ساتھ اُجلا دسترخوان بہنوئی کے آگے
لا بچھایا اور ایک کاسی مین سویّان ایک پیالے مین دودھ تشتری مین قند ایک چمچہ لاکر
سامنے رکھدیا ساس نے کہا بیٹا کھاؤ محمد عاقل نے عذر کیا کہ مجھکو عیدگاہ مین زیادہ دیر
ہوگئی تھی ابھی تھوڑی دیر ہوئی مین نے کھانا کھایا ہی ساس نے کہا کیا مضایقہ ہی
سویّان تو پانی ہوتی ہین کھاؤ بھی جبتک محمد عاقل سویّان کھاتا رہا اصغری
الایچی ڈال ایک مزہ دار پان بنا لائی کھانے کے بعد ادھر اودھر کی باتین
ہوتی رہین تھوڑی دیر بعد محمد عاقل نے کہا جناب مین رخصت ہوتا ہون ساس نے کہا آپ
کہان جاوگے یہین سو رہنا محمد عاقل نے کہا آج عید کا دن ہی آنے گئے سے ملنا ہی دوسرے
کہین کچھ بھیجنا بھجوانا اور مین اپنی سسرات کیواسطے کہکر بھی نہین آیا ساس نے کہا ملنے ملانیکا
تو اب وقت نہین ہی شام ہونے آئی اور بھیجنے بھجوانے کو سمدھن کافی ہین وہ سنکر یہ بھی کہا
کہ تم کچھ سمدھن کا دودھ نہین پیتے آخر عظمت جائیگی خبر کردیگی غرض محمد عاقل نے
بہت کچھ حیلے کیے ساس نے ایک نہ مانی اور محمد عاقل کو زبردستی رہنا پڑا چار گھڑی
رات گئے جب کھانے پینے سے فراغت ہوئی اصغری نے برتن بھانڈا گری پڑی
چیز سب کھانے سے رکھی باہر کے دروازے کی زنجیر بند کی کوٹھریکو قفل لگا کنجیان پان
کے حوالے کین باہر کے دالان اور باورچیخانے کا چراغ گل کیا یان اور آیا اور بہنوئی
سب کو پان بنا کر دیے اور فراغت سے جا کر سو رہی اب ساس نے محمد عاقل سے کہا
کیون بیٹا تم میان بی بی مین یہ کیا آئے دن لڑائی رہا کرتی ہی اکبری کی تو

پڑھو وقت تنگ ہی پھر آؤ تو تمکو کام تبائین نماز پڑھ پڑھا کر محمد عاقل آیا تو ہان نے کہا
لو اب سسرال جاؤ اور تجھے میری ہی جان کی قسم ہی جو تو وہان کچھ لڑایا بولا
محمد عاقل نے کہا تو مجکو مت بھیجو ہان نے کہا لڑکے خیر خیر منا الہی کیسی بری زبان ہی
سسرال تو تیری اور بھیجون کسکو لو یہ ایک روپیہ تو اپنی سالی اصغری کے ہاتھ
مین عیدی کا دینا اور یہ ایک اٹھنی اپنی خلیا ساس کے بیٹے میان مسلم کو اور آدھے
کھلونے بھی لیتے جاؤ ایک خوان مین سوئیان اور دودھ اور مٹھائی کی ٹوکری بھی
ماما عظمت کے ہاتھ اپنے ساتھ لو الیجاؤ دیکھو خبردار کچھ بولنا چالنا مت
محمد عاقل نے کہا اور اماں خنجری اور ڈفلی بھی لیتا جاؤن ہان نے کہا ہے
بس کہین ایسی بات وہان مت بول اٹھنا غرض محمد عاقل ساس کے گھر پہنچے پھر مین
اکبری خانم اپنی سہیلیون کے ساتھ اودھم مچا رہی تھی اور باہر گلی مین تمام غل کی
آواز چلی آتی تھی ماما عظمت اندر گئی اصغری نے ماما کو دور سے دیکھکر دبی آواز سے
کہا امی بی آپا امی بی آپا چپ کرو تمھاری سسرال سے ماما آئی ہی عظمت نے
اندر پہونچکر محمد عاقل کو بلایا صاحبزادے آیئے غرض محمد عاقل اندر گئے ساس کو سلام
کیا انھون نے کہا جیتے رہو عمر دراز اتنے مین اصغری بھی اپنی اوڑھنی سنبھال سنبھال
کوٹھری سے نکلین اور نہایت ادب سے جھک کر بہنوئی کو سلام کیا اصغری کو بہنوئی
نے گود مین بٹھالیا اور روپیہ دیا اصغری اپنی ماں کیطرف دیکھنے لگی ماں نے کہا
لے بہنوئی عیدی دیتا ہی اصغری نے روپیہ لیکر پھر سلام کیا اور گود سے اتر ادب سے

مین نے ہر چند منع کیا ایک نہ مانی مولن سے ڈولی منگوا کر چلی گئین مین روکتی کی
روکتی رہگئی۔ محمد عاقل یہ سنکر غصے کے مارے تھرا اُٹھا اور چاہا کہ سسرال جاکر
ابھی اُون نابکار عورت کو سزا دے یہ سوچکر باہر کو چلا مان سمجھ گئی جاتے کو مان نے پکارا
اوسنے کچھ جواب نہ دیا مان نے کہا شاباش بیٹا شاباش مین تمکو پکار رہی ہون اور
تم سنتے ہو اور جواب نہین دیتے تیرہوین صدی مین ہو تمکا یہی وقر رہگیا ہی یہ سُنتے
ہی محمد عاقل اولٹے پانون پھرا مان نے کہا بیٹا تو یہ تو بتا اس دھوپ مین کہان
جاتا ہی ابھی عیدگاہ سے آیا ہی اب پھر باہر چلا امان صدمے گنی جی ماندہ ہوجائیگا
محمد عاقل نے کہا بی مین کہین نہین جاتا مسجد مین حافظ جی سے ملنے جاتا ہون
مان نے کہا ای لڑکے ہوش مین آ مین نے دھوپ مین اپنا چونڈا سفید نہین کیا یو صاب
ہمین سے باتین بنانے چلا ہی حافظ جی کے پاس جاتا ہی تو انگرکھا اور دوپٹہ اوتار کر
رکھ جا شوق سے مسجد مین بیٹھ یہ سُنکر محمد عاقل مسکرانے لگا مان نے ہاتھ پکڑکر اپنے
پاس بٹھالیا اور اوسکے سر کیطرف دیکھکر بولی کہ عیدگاہ کے آنے جانے مین تمھارے
بال تمام گرد آلود ہوگئے ہین ذرا تکیے پر سر رکھکر لیٹ جاؤ تو مین صاف کردون محمد عاقل مان
کے کہنے سے ذرا کی ذرا لیٹ گیا محمودہ بھائی کو لیٹا دیکھ پنکھا جھلنے لگی کچھ تو عیدگاہ
کے آنے جانیکا تکان ادھر پنکھے کی ٹھنڈی ہوا اور مان نے جو دست شفقت
سر پر پھیرا تو سب سے زیادہ اسکی راحت ہوئی غرض محمد عاقل سو گیا جاگا تو دن ڈھلگیا
تھا اور وہ غصہ بھی رفع ہوگیا تھا مان نے کہا لو ہاتھ مونھ دھو وضو کرکے ظہر کی نماز

ساس سے کہا ہمکو ڈولی منگا دو ہم اپنی ماں کے گھر جائینگے ساس نے کہا بھلا
جانے کا یہ کیا موقع ہی چار مہینے بعد تو تم ماں کے گھر سے اب آئی ہو نئی کہ آئی ہو عین
عید کے دن جانا بالکل نامناسب ہے مزاحدار نے کہا آج میرا جی بہت گھبراتا ہی دل اُلٹا چلا
آتا ہی مجھکو اپنے میکے کی سہیلی ہو منہیار کی بیٹی بنو بہت یاد آتی ہی ساس نے کہا بیٹی
نوج کسیکو کسی سے ایسا عشق ہو جیسا تمکو بنو کا ہی اگر ایسا ہی دل چاہتا ہی تو اوسکو
بلا بھیجو مزاحدار نے کہا واہ بڑی بچاری بلانے والین ایسا ہی بلانا تھا تو کل اُسکو بلوا کر
چوڑیان پہنوائی ہوتین ساس نے کہا بھلا بیٹی مجھکو کیا معلوم تھا کہ یکایک تمکو اوسکی یاد
گدگدائیگی مزاحدار نے کہا خیر خیر اس بحث سے کیا فائدہ ڈولی منگوانی ہی تو منگوا دو
نہین تو مین بوا سلمتی کے ابا سے منگوا بھیجون ساس نے کہا لڑکی کوئی تیری عقل
ماری گئی ہی میان سے پوچھا نہین کچھا نہین آپ ہی آپ چلین اور مجھکو تو اپنا بڈھا
چونڈا نہین منڈوانا جو لڑکے کی بے اجازت ڈولی منگوا دون مزاحدار بولی کیسے
میان اور کیسا پوچھنا اب کوئی اپنے ماں باپ سے عید بقر عید کو بھی ملا کرے اتنا
کہکر مولن کنجڑے سے ڈولی منگوا یہ جا وہ جا۔ تھوڑی دیر بعد محمد عاقل عید گاہ
سے لوٹا اور گھر مین گھستے ہی پکارا لوبی اپنی خنجری اور ڈفلی لو بجاؤ دیکھا تو سب
چپ ہین ماں سے پوچھا کیا ہوا خیر تو ہی محمودہ نے کہا بھابھی جان چلی گئین
محمد عاقل نے حیران ہو کر پوچھا اَین کیونکر گئین کہان گئین کیون جانے دیا
ماں نے جواب دیا بیٹھے بٹھائے یکایک کہنے لگین مین تو اپنی ماں کے یہان جاؤنگی

دودھ لینے بازار گیا ماں کو معلوم تھا کہ لڑکے کا مزاج بہت برہم ہوا اور طبیعت
بھی اسکی اسطرح کی واقع ہوئی ہی کہ اول تو اسکو غصہ نہین آتا اور جو کبھی آجاتا ہی
تو عقل اسکی ٹھکانے نہین رہتی ایسا نہو سچ مچ نئے کپڑے جلا دے جلدی
سے بہو کے پاس گئین اور کہا بیٹی خدا کے لیے برس کے برس دن تو بدشگونی
مت کرو اٹھو نہاؤ کپڑے بدلو فراجدار نے کہا نہین بی مین تو اس وقت نہین
نہاتی ٹھہر کر نہا لونگی۔ بارے ساس نے منت سماجت کر کے بہو کو نہلا دھلا
کنگھی چوٹی کر کپڑے پہنا محمد عاقل کے آنے سے پہلے دولھن بنا کر بٹھا دیا
محمد عاقل یہ دیکھکر خوش ہوا عیدگاہ چلتے ہوئے محمودہ سے پوچھا کہو بی تمھارے
واسطے بازار سے کونسا کھلونا لائین محمودہ نے کہا اچھی خوبصورت سی رحل لا دینا اور
ہم اپنا سیپارہ رکھین گے اور قلم دوات رکھنے کے لیے ایک ننھی سی صندوقچی
فراجدار خود بخود بولی اور ہمارے لیے۔ محمد عاقل نے کہا جو تم فرمایش کر دیتیا اون
فراجدار نے کہا بھٹے اور سنگھاڑے اور جھربیری کے بیر اور مٹر کی پھلیان اور بہت ساری
نارنگیان ایک ڈلی ایک خنجری۔ یہ سنکر محمد عاقل ہنسنے لگا اور کہا ڈلی خنجری کیا
کرو گی۔ فراجدار احمق نے جواب دیا بجائینگے اور کیا کرینگے محمد عاقل سمجھا کہ ابھی تک
اس بیوقوف مین بے تمیز بچون کیطرح کھانے اور کھیلنے کے بیت خیالات موجود
ہین کپڑے بدلنے سے جو خوشی محمد عاقل کو ہوئی تھی وہ سب خاک مین ملگئی اور اسکا
افسردہ دلی کی حالت مین عیدگاہ چلا گیا اسکا جانا اور فراجدار نی ایک اور نئی بات

بہن محمودہ سے کہا محمودہ جاؤ اپنی بھابھی کو جگا دو پہلے تو محمودہ نے تامل کیا
اسواسطے کہ یہ مزاجدار بہو سے بہت ڈرتی تھی جب سے بیاہ ہوا مزاجدار نے
ایکدن اپنی چھوٹی نند کے ساتھ محبت سے بات نہین کی تھی اور نہ کبھی اسکو
اپنے پاس آنے اور بیٹھنے دیا تھا لیکن بھائی کے کہنے سے عید کی خوشی مین
محمودہ دوڑی دوڑی چلی گئی اور کہا بھابھی اوٹھو۔ بھابھی نے اُٹھتے
کے ساتھ محمودہ کے ایک طمانچہ سہی کیا محمودہ رونے لگی باہر سے بھائی آواز سُنکر
دوڑا اسکو روتا دیکھ گود مین اوٹھا لیا اور پوچھا کیا ہوا محمودہ نے روتے روتے
کہا بھابھی جان نے مارا مزاجدار نے کہا دیکھو جھوٹی نامراد آپ تو دوڑتے ہین
گری اور میرا نام لگاتی ہی محمد عاقل کو غصہ تو آیا لیکن مصلحت وقت سمجھکر ضبط کیا
محمودہ کو پیار چمکار کر چپ کیا اور بی بی سے کہا خیر اوٹھو نہاؤ کپڑے بدلو دن
زیادہ چڑھگیا ہین عیدگاہ جاتا ہون مزاجدار نے ناک بھوؤنکو سکیڑ کر کہا ہین تو
ایسے سویرے نہین نہاتی ٹھنڈ کا وقت ہی تم اپنے عیدگاہ جاؤ مین نے کیا منع کیا ہی
محمد عاقل کو ایسی روکھی بات سنکر بہت رنج ہوا اور مزاجدار سدا کی اپنی
تھی کہ ہمیشہ اپنے میان کو ناخوش رکھتی تھی اتنے مین محمد عاقل کو ماں نے پکارا
کہ بیٹا جاؤ بازار سے دودھ لادو تو خیر سے عیدگاہ کو سدھارو محمد عاقل نے کہا
بہت خوب پیسے دیجیے مین دودھ لائے دیتا ہون لیکن اگر میرے واپس آنے تک
انھون نے کپڑے نہ بدلے تو سب کپڑے چولھے مین رکھدونگا۔ محمد عاقل تو

پوچھکر مین چلتی ہون غرض خالہ امان نے جاکر چوڑیان پہنائین کپڑے قطع کیے
جلدی کیواسطے سب ملکر سینے بیٹھین خالہ نے کہا بیٹی پاجامے مین کلیان تو
تم لگاؤ گوٹ تمھاری ساس کترین مین اتنے تمھارے دوپٹے مین طوئی ٹانکتی ہون جب
اکبری کلیان لگا چکی تو اسنے اتراکر خالہ سے کہا لو بی تمکو ابھی دوپٹے باقی ہین
اور مین دونون پاچون مین کلیان لگا بھی چکی خالہ نے دیکھا تو سب کلیان اولٹی
اکبری کی ساس کے لحاظ سے مونھ پر تو کچھ نکہا لیکن چپکے چپکے دوچار چٹکیان ایسی
لین کہ اکبری کی آنکھون مین آنسو بھر آئے اور اشارے سے کہا کہ اپنی مراد سوجھہ تو
اولٹی کلیان لگا بیٹھی اکبری نے اپنا سیا ہوا سب اوندھیڑا اور پھر کلیان لگانی شروع
کین جب لگا چکی خالہ نے دیکھا تو سب مین جھول اب تو خالہ سے نرہا گیا اور اکبری کی
ساس کی آنکھہ بچا ایک سوئی اکبری کے ہاتھہ مین چبھودی اور کلیان پھر اوندھیڑکر
آپ لگائین غرض خدا خدا کرکے مزاجدار بہو کا جوڑا سلکر تیار ہوا رات زیادہ گئی تھی
اکبری کی خالہ اپنے گھر کو رخصت ہوئین یہ سب لوگ بھی سو سلا رہے۔ بچے عید کی
خوشی مین سویرے سے جاگے کسی نے رات کی مہندی کھولی۔ کسی نے کھلی اور بسین
کے لیے غل مچایا۔ کسی نے اوٹھنے کے ساتھہ عیدی مانگنی شروع کی۔ محمد عاقل
بھی نماز صبح سے فارغ ہوکر حمام مین غسل کرنے چلا گیا نہا دھوکر چار گھڑی دن
چڑھے واپس آیا لڑکون کو دیکھا کہ کپڑے بدل بدلا عیدگاہ کیواسطے تیار بیٹھے
ہین لیکن مزاجدار بہو صاحب حسب عادت سو رہی ہین محمد عاقل نے اپنی چھوٹی

مول لی ہی لو صاحب رونے مین چولھا جھونکنا - محمد عاقل نے سوچا اب اگر
مین کچھ دوکد کرتا ہون پہلے کیطرح رسوائی ہوگی اپنا سا مونھہ لیکر رہگیا اور افطار
کیواسطے کچھ بازار سے مول لے آیا غرض وہ بات ٹل گئی - اب محمد عاقل کو دوسری آفت
پیش آئی یعنی عید بیچارے نے ایک ہفتہ آگے سے فراجدار بہو صاحب کے جوڑے
کی تیاری شروع کی ہر روز طرح طرح کے کپڑے رنگ برنگ کی چوڑیان ڈیڑھ حاشیہ
اور سلمے ستارے کی کامدار جوتیان لاتا تھا فراجدار کی خاطر مین کچھ نہین آتا تھا
یہان تک کہ عید کا ایکدن باقی رہگیا مجبور ہوکر اکبری خانم کی خالہ کے پاس گیا
انھون نے آواز سنکر اندر بلا لیا بلائین لین پیار سے بٹھایا پان بنا کر دیا اور پوچھا کہو
اکبری تو اچھی ہی محمد عاقل نے کہا صاحب آپکی بھانجی تو عجب مزاج کی عورت ہی میرا
تو دم ناک مین آگیا ہی جو ادا ہی سو نرالی ہی اور جو بات ہی سو ٹیڑھی ہی خلیا ساس نے
کہا بیٹا اسکا کچھ خیال مت کرو ابھی کم عمر ہی بال بچے ہونگے گھر کا بوجھ پڑیگا مزاج
خود بخود درست ہو جائیگا اور آخر اچھے لوگ بروں سے بھی نباہ دیتے ہین بیٹا تمکو خدا
نے سب طرح لائق کیا ہی ایسی بات نہو کہ لوگ ہنسین آخر تمھاری ناموس ہی محمد عاقل
نے کہا جناب مین تو خود اسی خیال سے بہت درگذر کرتا رہتا ہون اب دیکھیے
کل عید ہی اس وقت تک چوڑیان پہنی ہین نہ کپڑے بنائے ہین فرمائیے آپ چلکر سمجھا دیجیے
مین نے بہت کچھ کہا اماں نے بہت منتین کین نہین مانتین خلیا ساس نے
کہا اچھا تمھارے خالو آتا نماز پڑھنے مسجد مین گئے ہین وہ آلین تو اون سے

کرتی تھی لیکن اصغری ہمیشہ آپا کا ادب کرتی اور کبھی ماں سے اوسکی چغلی نہ کھاتی دونو
بہنون کی منگنی بھی اتفاق سے ایک ہی گھر مین ہوئی محمد عاقل اور محمد کامل
دو حقیقی بھائی تھے اکبری کا بیاہ بڑے بھائی محمد عاقل سے ہوا تھا اور اصغری
کی بات محمد کامل کے ساتھ ٹھہر چکی تھی مگر بیاہ نہین ہوا تھا۔ اکبری کی بدمزاجی
کے سبب قریب تھا کہ اصغری کی منگنی چھوٹ جاے لیکن ان لڑکیونکی خالہ محمد عاقل
کے گھر کے پاس رہتی تھی ہمیشہ اصلاح کیا کرتی تھی اور اگرچہ اکبری لڑکر چلی گئی
تھی لیکن خالہ نے بہت کچھ لعنت ملامت کی اور پس و پیش سمجھایا آخر کار کئی مہینے بعد
رمضان کی تقریب سے بھانجی کو سسرال لوالائی چند روز تک محمد عاقل مزاجدار
بہو سے ناخوش رہا آخر کو خلیا ساس نے میان بی بی کا ملاپ کرادیا لیکن جب
مزاج نمین ناموافقت ہوتی ہی تو ہر ایک بات مین بگاڑ کا سامان موجود ہوتا ہی محمد عاقل
نے ایکدن اپنی ماں سے کہا کہ آج مین نے ایک دوست کی دعوت کی ہی افطاری
اور کھانے کا زیادہ اہتمام ہونا چاہیے ماں نے جواب دیا خدا جانے کس مصیبت سے مین
روٹی بھی پکا لیتی ہون تین دن سے افطار کے وقت مجھکو لرزہ چڑھتا ہی مجھکو اپنی خبر
تک نہین رہتی خدا ہمسائی کا بھلا کرے کہ وہ آتا بھی پکا دیتی ہی تم نے دعوت
سے پہلے گھر مین پوچھ تو لیا ہوتا۔ محمد عاقل نے تعجب کی راہ سے بی بی کیطرف
اشارہ کرکے کہا کہ ایسے کاموں کی بھی نہین ہین بہو کو اتنا ضبط کہان تھا کہ اتنی بات
سنکر چپ رہے سنتے ہی بولی اسی بوڑھی ماں سے پوچھو کہ بیٹے کا بیاہ کیا ہی یا لونڈی

ہر چند ساس نے منت کی اور سمجھایا اس مکار عورت پر مطلق اثر نہوا ہمسائے کی
عورتین رونے پیٹنے کی آواز سنکر جمع ہوگئین۔ یہانتک نوبت پونہچی کہ بخشو قلعی گر کی
بیٹی زلفن سمدھیانے کو دوڑی گئی اور ایک ایک کی چار چار جا لگائین۔ انکی ماں
بھی خدا کے فضل سے بڑی تیز تھین سنتے کے ساتھ ڈولی پر چڑھ آپونہچین بہت
کچھ لڑین جھگڑین آخر بیٹی کو ساتھ لے گئین کئی مہینے تک دونون طرف سے آمد و رفت
سلام و پیغام متروک رہا تاکہ قصہ اچھی طرح سمجھ مین آئے۔ تمکو نام بھی ان لوگون کے بتا دینے
ضرور ہین اکبری خانم اس بیوقوف اور مکار عورت کا نام تھا اور سسرال سے اسکو
فراجدار بہو کا خطاب ملا تھا یہ اکبری بیوقوف بے ہنر بدمزاج تھی لیکن اسکی چھوٹی
بہن اصغری خانم بہت عقلمند فہمیدہ اور نیک مزاج تھی چھوٹی سی عمر مین اسنے
قرآن کا ترجمہ اور مسائل کی اردو کتابین پڑھ لی تھین لکھنے مین بھی عاجز نہ تھی
گھر کا حال اپنے باپ کو ہفتے کے ہفتے لکھ بھیجا کرتی ہر ایک طرح کا کپڑا سی سکتی تھی
اور انواع اور اقسام کے مزہ دار کھانے پکا جانتی تھی تمام محلے مین اصغری خانم کی
تعریف تھی ماں کے گھر کا تمام بندوبست اصغری خانم کے ہاتھ مین رہتا تھا جب کبھی باپ
رخصت لیکر گھر آتا خانہ داری کے انتظام مین اصغری سے صلاح پوچھتا روپیہ پیسا کوٹھری
اور صندوقونکی کنجیان سب کچھ اصغری کے اختیار مین رہا کرتا تھا ماں باپ دونون
جان و دل سے اصغری کو چاہتے تھے بلکہ محلے کے سب لوگ اصغری کو پیار کیا کرتے
تھے مگر اکبری خود بخود اپنی چھوٹی بہن سے ناراض رہا کرتی بلکہ اکیلا پاکر مارا بھی کیا

ایک بانسو مہیار رہتا تھا بنو اوسکی بیٹی ہماری سہیلی تھی جب ہم چھوٹے تھے
اسکے ساتھ کھیلا کرتے تھے دو گڑیونکا بیاہ بھی ہمنے بنو کے ساتھ کیا تھا بنو بیچاری
بہت غریب تھی ہم اپنی امان سے چرا کر اوسکو بہت چیزین دیا کرتے تھے امان نے
ہرچند منع کیا مگر ہمنے بنو کا مانا نچھوڑا میان نے کہا تمنے بہت جھک مارا۔ یہہ
سنکر وہ احمق عورت میان سے بولی دیکھو خدا کی قسم مین نے کہدیا ہی مجھ سے
زبان سنبھالکر بولا کرو نہین پیٹ پیٹ کر اپنا خون کر ڈالونگی یہ کہکر رونے لگی
اور اپنے مان باپ کو کوسنا شروع کیا الہی اس امان ماوا کا برا ہو کیسی کمبختی مین مجھ کو
ڈھکیل دیا ہی مجھکو اکیلا پاکر سب نے ستانا شروع کیا ہی الہی مین مرجاؤن میرا
جنازہ نکلے اور غصے کے مارے پان کھانے کی پٹاری جو چارپائی پر رکھی تھی لات
مارکر گرادی تمام کتھا چونا توشک پر گرا اونی دریں کا لحاف پانتی تہ کیا ہوا رکھا تھا
چونے کے لگتے ہی اوسکا تمام رنگ کٹ گیا۔ پٹاری کے گرنے کا غل سنکر سامنے
کے دالان سے ساس دوڑی آئین مان کو آتے دیکھ بیٹا تو دوسرے دروازے سے
چلدیا لیکن اپنے دل مین کہتا تھا ناحق مین نے بھڑون کے چھتے کو چھیڑا۔
ساس نے آکر دیکھا تو چار پیسے کا کتھا جو کل چھان پکا کر کلھیا مین بھر دیا تھا
سب گر پڑا ہی توشک کتھے مین لت پت ہی لحاف چونے مین تر بتر بہو زار و قطار
رو رہی ہین آتے ہی ساس نے بہو کو گلے سے لگا لیا اور اپنے بیٹے کو ناحق
بہت کچھ برا کہا اتنی دلجوئی کا سہارا اونگھتے کو ٹھیلتے کا بہانہ ہوا۔

خانہ داری کی درستی عقل پر اور عقل کی درستی علم پر موقوف ہے ٭

اب تمکو ایک لطیف قصہ سُناتے ہین جس سے تمکو معلوم ہوگا کہ بے ہنری سے کیا تکلیف پہونچتی ہی۔ ایک بیوقوف لڑکی کا بیاہ ہوگیا تھا اوسنے اپنی بیوقوفی سے سسرال مین برس دو برس بھی نباہ نکیا بیاہ کے چوتھے یا پانچوین ہی مہینے میان پر تقاضا کرنا شروع کیا کہ تمھاری مان بہنون مین ہمارا گزارہ نہین ہوتا ہمکو الگ مکان لے دو میان نے کہا تمھارے جتنے جھگڑے اپنی مان بہنون کے ساتھ مین سنتا رہا ہون اون سب مین تمھاری ہی خطا ہی محلے مین جو آدمی بازاری طور کے رہتے ہین تمنے اونھین کی لڑکیونکو بہن بنا رکھا ہی رانڈ بھوندو بھٹیارے کی بیٹی چنیا اور بخشو قلعی گر کی بیٹی زلفن کمو سقے کی بیٹی رحمت مولن کنجڑے کی بیٹی سلمتی تمھارے پاس گھسی رہا کرتی ہین اور تمکو اس بات کا کچھ خیال نہین کہ یہ لوگ نہ ہماری برادری ہین نہ بھائی بند نہ انسے ہماری ملاقات نہ راہ و رسم نہ محبت تمام محلے مین چرچا ہو رہا ہی کہ کیسی بہو آئی ہی جب دیکھو ایسی ہی لڑکیان اوسکے پاس بیٹھی ملتی ہین آخر محلے مین قاضی امام علی حکیم شفاء الدولہ منشی ممتاز احمد مولوی روح اللہ میر حسن رضا یہ لوگ بھی تو رہتے ہین اور اونکی بہو بیٹیان ہمارے گھر مین آتی جاتی ہین تم کسی سے بات بھی نہین کرتین اگر والدہ صاحب نے تمکو ذلیل اور بیعزت لوگون کی لڑکیون سے ملنے کو منع کیا تو کیا بیجا کیا۔ اوس بیوقوف بی بی نے جواب دیا کہ محبت ملاپ دل کے ملنے پر موقوف ہی ہماری مان کے ہمسائے مین

ہین تو خود لڑکونکو مدرسے جانے کا شوق ہوتا ہی اور نہ ماؤن کی محبت اس باتکی
مقتضی ہوتی ہی کہ ننھے ننھے بچے جو ابھی اپنی ضرورتون کے ضبط پر قادر نہین ہین استاد
کی قید مین رکھے جائین لیکن ماین اگر چاہین اوسی وقت مین اونکو بہت کچھ سکھا پڑھا
دین لڑکے مدرسے مین بیٹھنے کے بعد بھی مدتون تک بیدلی سے پڑھا کرتے ہین اور بہت
دنونمین اونکی استعداد کو ترقی ہوتی ہی اس تمام وقت مین اونکو ماؤن سے بہت مدد
مل سکتی ہی اول تو ماؤن کی سی شفقت اور دلسوزی کہان دوسرے رات دن کا
برابر پاس رہنا جب ذرہ طبیعت متوجہ دیکھی جھٹ کوئی حرف پہچنوا دیا کچھ گنتی ہی یاد
کرادی کہین پورب پچھم کا امتیاز بتا دیا مائین تو باتون باتون مین وہ سکھا سکتی ہین
جو استاد برسون کی تعلیم مین بھی نہین سکھا سکتا اور ماؤنکی تعلیم مین ایک یہ
کتنا بڑا لطف ہی کہ لڑکون کی طبیعت کو وحشت نہین ہونے پاتی اور شوق کو ترقی
ہوتی جاتی ہی اولاد کی تہذیب تو تہذیب اُنکی پرورش کی تدبیر انکی جان کی حفاظت
ماؤن کے اختیار مین ہی اگر خدانخواستہ کہین اس سلیقے مین کمی ہی تو اولاد کی جانپر گزند
ہی ایسا کون کمبخت ہوگا کہ جسکو ماؤن کی محبت مین کلام ہو لیکن وہی محبت اگر
نادانی کے ساتھ برتی جاوی تو ممکن ہی کہ بجاے نفع کے اولٹا نقصان پہونچاوے ذرا
انصاف کرو کیا ہزارون جاہل اور کم عقل مائین ایسی نہین ہین جو اولاد کے ہر ایک مرض کو
نظر گذر اور پرچھانوان اور جھپیٹا اور آسیب سمجھکر بجاے دوا کے جھاڑ پھونک اوتارا
کیا کرتی ہین اور نامناسب علاج کا اثر تمھین سمجھ لو کیا ہوتا ہوگا غرض یہ ہی کہ کل

وہ بھی ہزارون طرح کے لوگون سے ملتے دس سے دس طرح کی باتین سنتے اس پر وہ
تو تمکو نجات کی امید نہین ہمارے ملکی دستور اور رواج نے پردہ نشینی کو عورتونپر فرض
واجب کردیا ہی اور اب اس رواج کی پابندی نہایت ضرور ہی پس سوای پڑھنے لکھنے کے اور
کیا تدبیر ہی کہ تمھاری عقلون کو ترقی ہو بلکہ مردونکی نسبت عورتونکو پڑھنے کی زیادہ
ضرورت ہی مرد تو باہر جانے پھرنے والے ٹھہرے لوگون سے مل جلکر بھی تجربہ حاصل
کرلینگے تم گھر مین بیٹھے بیٹھے کیا کروگی سینے کی کھنچی سے عقل کی پڑیا نکال لوگی
یا اناج کی کوٹھری سے تجربے کی جھولی بھر لاؤگی۔ پڑھنا سیکھو کہ پردے مین
بیٹھے ہوئے تمام دنیا کی سیر کرلیا کرو۔ علم حاصل کرو کہ اپنے گھر مین زمانے بھر کی باتین
تمکو معلوم ہوا کرین۔ عورتونکو اپنی اولاد کی تہذیب کیواسطے بھی لیاقت حاصل
کرنے کی بہت ضرورت ہی لڑکیان تو بیاہ تک اور لڑکے بھی اکثر دس برس کی عمر تک
گھر ونمین تربیت پاتے ہین اور ماؤن کی خو بو اونمین اثر کرجاتی ہی پس ای عورتو اولاد کی
اگلی زندگی تمھارے اختیار مین ہی چاہو تو شروع سے اونکے دلونمین وہ ارادے اور وہ اونچے
خیال بھر دو کہ یہ بڑے ہوکر نام اور نمود پیدا کرین اور تمام عمر آسایش مین بسر کرکے
تمھارے شکر گزار رہین اور چاہو تو اونکی افتاد کو ایسا بگاڑ دو کہ جون جون بڑے ہون
خرابی کے لچھن سیکھتے جائین اور انجام تک اس ابتدا کا تاسف کیا کرین۔ لڑکونکو بولنا آیا
اور تعلیم پانے کا مادہ حاصل ہوا اگر ماؤن کو لیاقت ہو تو اوسی وقت سے بچونکو تعلیم کرچلین
مکتب یا مدرسے بھیجنے کے انتظار مین لڑکون کے کئی برس ضایع جاتے ہین بہت چھوٹی عمر

گوٹ لگی گی یا سر میں اسکے سوا کوئی عورت بتا دے کہ کبھی مردون نے اُس سے
بڑی بڑی باتون مین صلاح لی ہی یا کوئی بڑا کام اُسکے اختیار مین چھوڑ دیا ہی پس ای
عورتو کیا تمکو ایسے بُرے حالون جینا بھی ناخوش نہین آتا اپنی بے اعتباری اور
بے وقری پر کبھی افسوس نہین ہوتا کیا تمھارا جی نہین چاہتا کہ مردونکی نظرون مین تمھاری
عزت ہو تمنے اپنے ہاتھون اپنا وقر کھو کھا ہی اپنے کارن نظرون سے گری ہوئی ہو تمکو قابلیت ہو
تو مردون کو کب خیال ہوگا تمکو لیاقت ہو تو مردونکو کہانتک یاد ہوگا
مشکل تو یہ ہی کہ تم صرف اسی روٹی دال پکا لینے اور بچہ پیدا کر اسی لینے کو لیاقت
سمجھتی ہو پھر جیسی لیاقت ہی ویسی قدر ہی تمھاری اس بالفعل کی حالت پر ایک
بدعقلی اور ایک مکروبیوفائی کیا اگر دنیا بھر کے الزام تمپر لگائے جائین تو واجب اور دنیا
بھر کی برائیان تم مین نکالی جائین تو بجا ای عورتو تم مردون کے دل کا بہلاوا انکی زندگی
کو سرمایہ عیش انکی آنکھونکو باغ و بہار انکی خوشی کو زیادہ اور اونکے غم کو غلط کرنے
والیان ہوا کرتم سے مردونکو بڑے کامونمین مدد ملے اور تمکو بڑے کامون کے
انتظام کا سلیقہ ہو تو مرد تو تمھارے پانون دھو دھو کر پیا کرین اور تمکو اپنا سرتاج بنا کر
رکھین تمسے بہتر اونکا غمگسار تمسے بہتر اونکا صلاح کار تمسے بہتر اونکا خیر خواہ اور کون ہے
لیکن بڑے کامونکا سلیقہ تمکو حاصل ہو تو کیونکر ہو گھر کی چار دیوار مین تو تم قید ہو
کسی سے ملنے کی تم نہین کسی سے بات کرنے کی تم نہین عقل ہو یا سلیقہ آدمی سے
آدمی سیکھتا ہی مرد لوگ پڑھ لکھکر عقل و سلیقہ حاصل کرتے ہین اور جو لکھے پڑھے نہین

لڑکی تو ہو نہین کہ بیاہ ہے پیچھے تمکو کچھہ اور بھاگ لگجائینگے جو دنیا جہان کی بہو بیٹیونکو پیش آتی ہی وہ تمکو بھی پیش آئیگی پس سوچنا چاہیے کہ عورتین کس طرح زندگی بسر کرتی ہین بیاہ کے پیچھے کیسی اُنکی عزت ہوتی ہی مرد کیا اُنکی توقیر اور کسطرح اُنکی خاطرداری کرتے ہین خاص لوگونکی حالت پر تو نظر کرو مت بعض جگہہ اتفاق سے زیادہ ملاپ ہوا عورت مرد پر غالب آگئی اور جہان زیادہ موافقت ہوئی عورت کا وقار بالکل اُٹھہ گیا یہ تو بات ہی الگ ہی ملک کے عام دستور اور عام رواج کو دیکھو سو عام دستور کے موافق ہم تو عورتونکی کچھہ قدر نہین دیکھتے ناقصات العقل تو انکا خطاب ہے تریا ہٹ تریا چرتر مردونکے زبان زد عورتون کے مکر کی مذمت قرآن مین موجود اِنَّ کَیْدَکُنَّ عَظِیْمٌ مرد لوگ عورتونکی ذات کو بیوفا جانتے ہین مصرع اسپ و زن و شمشیر وفادار کہ دید؟ ایک شاعر نے عورتونکی وجہ تسمیہ مین بھی انکی مذمت پیدا کی ہی بیت اگر نیک بودے سرانجام زن ؎ زنان را مزن نام بودے نہ زن یہ سب باتین تو کتابونمین لکھی ہوئی ہین خانہ داری کے برتاؤ مین دیکھو تو گھر کی ٹہل خدمت کے علاوہ دُنیا کا کوئی عمدہ کام بھی عورتون سے لیا جاتا ہی یا کسی عمدہ کام کے صلاح و مشورے مین عورتین شریک ہوتی ہین جن گھر و نمین عورتونکی بڑی عزت اور بڑی خاطرداری ہی وہان بھی جب عورتون سے پوچھا جاتا ہی تو یہی کہیون بی آج کیا ترکاری پڑیگی لڑکی کیواسطے ٹاٹ بافی جوتی منگواؤگی یا ڈیڑھہ حاشیہ کی چھالیا مانگیندی لوگی یا جہازی زردہ پوربی لینا منظور ہی یا ایانت خانی رضائی کو اودی

کہ چند روز مین تم پکانا سیکھ جاؤگی اور تمکو وہ ہنر آجاویگا جو دنیا کے تمام ہنروں سے زیادہ ضرورت کی چیز ہی معمولی کھانون کے علاوہ تکلف کے چند کھانونکی ترکیب بھی سیکھ لینی چاہیے آئے گئے کی دعوت مین ہمیشہ طرح طرح کے تکلف کھانونکی ضرورت ہوا کرتی ہی کباب پلاؤ میٹھے چاول زردہ مطنجن چٹنی مربّا فیرنی سب مزہ دار کھانے ہین ہر ایک کی ترکیب یاد رکھنی چاہیے بعض کھانے تکلف کے تو نہین ہوتے لیکن انکا مزہ دار پکانا تعریف کی بات ہی جیسے مچھلی کریلے سینا تو چندان دشوار نہین قطع کرنا البتہ عقل کی بات ہی دل لگاکر اسکو معلوم کرلینا بہت ضرور ہی عورتون کے سب کپڑونکا قطع کرنا خاصکر ضرور سمجھ لینا چاہیی ہمنے اکثر بیوقوف عورتونکو دیکھا ہی کہ اپنے کپڑے دوسری عورتون کے پاس قطع کرانے کیواسطے لیے پھرا کرتی ہین اور اونکو تھوڑی سی بات کے لیے بہت سی خوشامد کرنی پڑتی ہی مردانے کپڑونمین انگرکھا کسیقدر مشکل ہی تم اپنے بھائیون کے انگرکھے قطع کیا کرو دو چار انگرکھے قطع کرنے سے سمجھ مین آجائیگا لڑکیان شرم کے مارے مونھ سے نہ کہین لیکن ان میں تو ضرور جانتی ہین کہ کوار پنے کے تھوڑے دن اور ہین کہ خرچا ہے جائینگے۔ بیاہ ہے پیچھے بالکل نئی طرح کی زندگی بسر کرنی پڑتی ہی جیسا کہ تم ماں اور نانی اور خالہ اور کنبے کی تمام عورتون کو دیکھتی ہو۔ کوار پنے کا وقت تو بہت تھوڑا وقت ہی اس وقت کا اکثر حصہ تو بے تمیزی مین گذر جاتا ہی وہ پہاڑ زندگی تو آگے آرہی ہی جو طرح طرح کے جھگڑون اور انواع و اقسام کے بکھیڑون سے بھری ہوئی ہی اب تم غور کرو کہ تم کوئی انوکھی

داغ باقی نرہگئے ہون اسطرح جب تم اپنے کپڑون کی خبر رکھوگی تمھارے کپڑے
خوب صاف دھلا کرینگے اور کوئی کپڑا گم نہوگا۔ جو زیور تم پہنے رہتی ہو بڑے
دامونکی چیز ہی شام کو سونے سے پہلے اور صبح کو جب سو کر اٹھو خیال کرلیا کرو کہ
سب ہی یا نہین اکثر بیخبر لڑکیان کھیل کود مین زیور گرا دیتی ہین اور کئی کئی دن
کے بعد انکو معلوم ہوتا ہی کہ بالی گرگئی چھلا نکل پڑا جبکہ گھر مین کئی مرتبہ جھاڑو دیگئی
کیا معلوم ذرا سی چیز کہان گئی یا کس جگہہ مٹی مین دبگئی تب وہ غافل لڑکیان زیور کے
واسطے افسوس کرکے روتی ہین اور تمام گھر کو جست و جو مین حیران کر ڈالتی ہین اور جب
ماں باپ کو معلوم ہوتا ہی کہ یہ لڑکی زیور کو حیاط سے نہین رکھتی اور کھو دیتی ہی
تو وہ بھی دریغ کرنے لگتے ہین تمکو ہمیشہ خیال کرنا چاہیے کہ گھر کے کامونمین کونسا کام
تمھارے کرنیکا ہی بیشک چھوٹے بہن بھائی اگر روتے اور ضد کرتے ہین تم انکو سنبھال سکتی ہو
تاکہ ماں کو تکلیف نہ ہو منھ دھلانا انکو کھانے دینا پانی کی خبر رکھنا کپڑا پہنانا یہ سب کام اگر تم
چاہو تو کرسکتی ہو لیکن اگر تم اپنے بھائی بہنون سے لڑو اور ضد کرو تو تم خود اپنا وقت
کھوتی ہو اور ماں کو تکلیف دیتی ہو وہ گھر کا کام دیکھے یا تمھارے مقدمے فیصلہ
کیا کرے۔ گھر مین جو کھانا پکتا ہی اُسکو اسی غرض سے نہین دیکھنا چاہیے کہ کب پک چکیگا
اور کب ملیگا گھر مین جو کتا اور بلی یا دوسرے جانور پلے ہین وہ اگر پیٹ بھرنے کی امید سے
کھانے کے منتظر رہین تو مضائقہ نہین لیکن تمکو ہر بات مین غور کرنا چاہیے کہ سالن کسطرح
بھونا جاتا ہی نمک کس اندازی سے ڈالتے ہین اگر ہر ایک کھانے کو غور سے دیکھا کرو تو یقین ہی

گھر مین برکت اور فراغت دی ہی لیکن اسکے یہ معنی نہین ہین کہ تم اس آرام کی قدر نکرو
یا آیندہ کیواسطے اپنا اطمینان کرلو کہ یہی آرام ہمکو ہمیشہ کیواسطے حاصل رہیگا آرام کے دنونمین عادتین بگاڑنی
درست رکھنا ضرور ہی اگرچہ خدا نے تمکو نوکر چاکر بھی دیدیے ہون لیکن تمکو اپنی عادتین نہین بگاڑنی
چاہیے شاید خدانخواستہ یہ مقدور باقی نرہے تو یہ عادت بہت تکلیف دیگی آپ اُٹھکر پانی
نہ پینا یا چھوٹے چھوٹے کامونمین نوکرون یا چھوٹے بھائی بہنونکو تکلیف دینا اور آپ احدی نکر
بیٹھے رہنا نامناسب بات ہی اور عادت کے بگاڑ کی نشانی ہی تمکو اپنا سب کام آپ کرنا چاہیے بلکہ اگر
تم چست و چالاک رہو تو گھر کے بہت کام تم اُٹھا سکتی ہو اور اگر تم تھوڑیسی محنت بھی اختیار
کرو تو اپنی ماں کو بہت کچھ مدد اور سہارا لگا سکتی ہو خوب غور کرکے اپنا کام کوئی ایسا مت
چھوڑو جسکو ماں اپنے ہاتھون کرے یا دوسرونکو اوسکے واسطے بلاتی اور تکلیف دیتی پھرے
ای میری پیاری لڑکی رات کو جب سونے لگو اپنا بچھونا اپنے ہاتھ سے بچھا لیا کرو اور صبح
سویرے اُٹھکر آپ تیار کرکے احتیاط سے مناسب جگہہ کھدا کرو اپنے کپڑونکی گٹھری اپنے
اہتمام مین رکھو جب کپڑے بدلنے منظور ہون اپنے ہاتھ سے پھٹا اودھڑا درست
کرلیا کرو میلے کپڑونکی احتیاط کرو جب دھوبن کپڑے لینے آئے علیحدہ کھونٹی پر لٹکا رکھو
اگر کپڑے بدلکر میلے کپڑے اُٹھا نرکھوگی شاید چوہے کاٹ ڈالین یا پڑے پڑے زیادہ
میلے ہون اور دھوبن انکو خوب صاف نکر سکے یا شاید زمین کی نمی اور پسینے کی
تری سے اُنمین دیمک لگجاوے پھر دھوبن کو اپنے میلے کپڑے آپ دیکھکر دیا کرو اور جب دھوکر
لائے خود دیکھ لیا کرو شاید کوئی کپڑا کم نکر لائی ہو یا کہین سے پھاڑ ندیا ہو یا کہین

پھر تمنے گر پڑکر گھٹنیون چلنا سیکھا پھر کھڑا ہونا لیکن چارپائی پکڑکر پھر جب تمھارے
پاؤن زیادہ مضبوط ہوگئے رفتہ رفتہ چلنا آگیا مگر صدہا مرتبہ تمھارے چوٹ لگی اور ہر روز
تمکو گرتے سُنا اب وہی تم ہو کہ خدا کے فضل سے ماشاءاللہ دوڑی دوڑی پھرتی ہو
اسیطرح ایکدن لکھنا بھی آجائیگا اور فرض کرو تمکو لڑکون کیطرح اچھا لکھنا نہ بھی آیا تاہم
بقدر ضرورت تو ضرور آجائیگا اور یہ مشکل تو نہ ہیگی کہ دھوبن کے کپڑون اور پہننے والی
کی پیائیون کے واسطے دیوار پر لکیرین کھینچتی پھرو یا کنکر ہتھیر جوڑکر رکھو۔ گھر کا حساب کتاب لینا
دینا زبانی یاد رکھنا بہت مشکل ہی اور بعض مردونکی عادت ہوتی ہی کہ جو روپیہ پیسا
گھر مین دیا کرتے ہین اوسکا حساب پوچھا کرتے ہین اگر زبانی یاد نہین ہی تو مرد کو شبہہ
ہوتا ہی کہ یہ روپیہ کہان خرچ ہوا اور یہیمین ناحق کا رنج و فساد پیدا ہوتا ہی اگر عورتین اتنا
لکھنا بھی سیکھ لیا کرین کہ اپنے سمجھنے کیواسطے کافی ہو تو کیسی اچھی بات ہی لکھنے
پڑھنے کے علاوہ سینا پرونا کھانا پکانا یہ دونون ہنر ہر ایک لڑکی کو سیکھنے ضرور
ہین کسی آدمی کو یہ حال معلوم نہین ہی کہ آیندہ اوسکو کیا اتفاق پیش آئیگا بڑے
امیر اور بڑے دولتمند یکایک غریب اور محتاج ہوجاتے ہین اگر کوئی ہنر ہاتھ
مین پڑا ہوتا ہی ضرورت کے وقت کام آتا ہی یہ ایک مشہور بات ہی کہ اگلے وقتون
بادشاہ باوجود دولت و ثروت کے ضرور کوئی کام سیکھ رکھا کرتے تھے تاکہ
مصیبت کے وقت کام آئے یاد رکھو کہ دنیا کی کوئی حالت قابل اعتبار نہین اگر تمکو
اس وقت آرام و فراغت میسر ہی خدا کا شکر کرو کہ اوسنے اپنی مہربانی سے ہمارے

کیا مردون کیطرح مولوی ہونا ہی پھر محنت کرنے سے کیا فائدہ لیکن اگر کوئی عورت
زیادہ پڑھگئی ہی تو بیشک اوسنے زیادہ فائدہ بھی حاصل کیا ہی ہم اس بات سے انکار نہین کرتے
کہ زیادہ علم عورتونکو پڑھنا ضرور نہین لیکن جسقدر ضرور ہی اوسکو کتنی عورتین حاصل
کرتی ہین کم سے کم اردو پڑھ لینا نہایت ضرور ہی اگر اتنا نہین ہے تو بیشک حرج ہوتا ہی
یا اپنے گھر کی بات غیرونپر ظاہر کرنی پڑتی ہی یا اوسکے چھپانے سے نقصان ہوتا ہی عورتونکی
باتین اکثر حیا اور پردے کی ہوتی ہین لیکن اپنی ماں بہن سے کبھی اونکو ظاہر کرنے کی ضرورت
ہوتی ہی اور اتفاق سے ماں بہن وقت پر پاس نہین ہوتین ایسی صورت مین یا تو حیا کو
بالاطاق رکھنا پڑتا ہی یا نہ کہنے کے سبب نقصان اوٹھانا ہوتا ہی۔ لکھنا بہ نسبت پڑھنے کے کسیقدر
مشکل ہی لیکن اگر کوئی شخص کسی کتاب سے چار سطرین روز نقل کیا کرے اور اوسیقدر یاد سے
دل سے بنا کر لکھا کرے اور اصلاح لیا کرے تو ضرور چند مہینونمین وہ لکھنا سیکھ جائیگا
خوشخطی سے مطلب نہین لکھنا ایک ہنر ہی جو ضرورت کے وقت بہت کام آتا ہی اگر غلط ہوتا
حرف بدصورت اور نادرست لکھے جائین تو بیدل ہوکر مشق کو موقوف مت کرو
کوئی کام ہو ابتدا مین اچھا نہین ہوا کرتا اگر کسی بڑے عالم کو ایک ٹوپی کرتے اور سینے کو دو
جسکو کبھی ایسا اتفاق نہوا ہو ضرور وہ ٹوپی کو خراب کریگا چلنا پھرنا جو تمکو اب ایسا آسان
ہی کہ بے تکلف دوڑتی پھرتی ہو شاید یاد نرہا ہو کہ تمنے کس مشکل سے سیکھا مگر تمھارے
ماں باپ اور بزرگونکو خوبی یاد ہی کہ پہلے تمکو بے سہارے بیٹھنا نہین آتا تھا جب
تمکو گود سے اوتار کر نیچے بٹھاتے تھے ایک آدمی پکڑے رہتا تھا یا تکیہ کا سہارا لگا دیتے تھے

معمار۔ دیگر۔ کمہار۔ حلوائی۔ تیلی۔ تنبولی۔ رنگساز۔ گندھی وغیرہ جنکی پیشہ وارانہ
ہین سیکے کامونمین برابر درجہ کی تکلیف ہی اور یہ تمام تکلیف روپیہ کمانیکے واسطے مرد سہتے اور
اوٹھاتے ہین لیکن اس بات سے یہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ عورتون سے سوائے کھانے اور سونے کے کوئی کام
دنیا کا متعلق نہین ہی بلکہ خانہ داری کے تمام کام عورتین کرتی ہین روپیہ کمانی عورتون کے
آگے لاکر رکھدیتے ہین اور عورتین اپنی عقل سے اوسکو ایسے بندوبست اور سلیقہ کے ساتھ
اوٹھاتی ہین کہ آرام کے سوا عزت اور نام پر حرف نہین آنے پاتا پس اگر غور سے دیکھو تو دنیا
کی گاڑی جبتک ایک پہیہ مرد کا اور دوسرا پہیہ عورت کا نہو چل نہین سکتی مردونکو
روپیہ کمانے سے اتنا وقت نہین بچتا کہ اوسکو گھر کے چھوٹے چھوٹے کامونمین صرف
کرین اسی لڑکو وہ بات سیکھو کہ مرد ہوکر تمھارے کام آئے اور اسی لڑکیو وہ ہنر حاصل کرو کہ عورت
ہونیپر تمکو اوس سے خوشی اور فائدہ ہو بیشک عورت کو خدا نے مرد کی نسبت کسیقدر کمزور پیدا کیا ہی
لیکن ہاتھ پانون کان آنکھ عقل سمجھ یاد سب مرد کی برابر عورتکو دیے ہین لڑکے انھین چیزون سے
کام لیکر عالم حاذق حکیم کاریگر دستکار ہر فن مین طاق اور ہر ہنر مین مشاق ہوجاتے ہین
لڑکیان اپنا وقت گڑیان کھیلنے اور کہانیان سننے مین کھوتی ہین نے ہنر رہتی ہین اور
جن عورتون نے وقت کی قدر پہچانی اور اوسکو کام کی باتونمین لگایا وہ مردونکیطرح دنیا مین
نامور اور مشہور ہوئی ہین جیسے نورجہان بیگم زیب النسا بیگم یا ایدنون اب اسکندر بیگم یا انگریزونکی
شاہزادی ملکہ وکٹوریا یہ وہ عورتین ہین جنھون نے ایک چھوٹے سے گھر اور کنبے کا نہین
بلکہ ملک اور جہان کا بندوبست کیا بعض ناوان عورتین خیال کرتی ہین کہ بہت پڑھکر

مان باپ کی زندگی کی قدر نکی اور جو آرام مان باپ کی بدولت انکو میسر ہوا اوسکو
اکارت کیا اور ایسے اچھے فراغت اور بیفکری کے وقت کو سستی اور کھیل کود مین ضایع
کیا اور عمر بھر رنج و مصیبت مین کاٹی آپ عذاب مین رہے اور مان باپکو بھی اپنے سبب
عذاب مین رکھا مرنے پر کچھ موقوف نہین شادی بیاہ ہوئے پیچھے اولاد مان باپ سے
جیتے جی چھوٹ جاتی ہی جب اولاد جوان ہوتی ہی مان باپ بڈھے ہوجاتے ہین اور
خود اولاد کے محتاج ہوجاتے ہین پس جوان ہوئے پیچھے اولاد کو مان باپ سے مدد ملنی تو درکنار
خود مان باپ کی خدمت اور مدد کرنی پڑتی ہی لڑکون اور لڑکیونکو ضرور سوچنا چاہیے
کہ مان باپ سے الگ ہوئے پیچھے اُنکی زندگی کیونکر گذریگی - دنیا مین بہت بھاری بوجھ
مردون کے سر پر ہی دنیا مین کھانا کپڑا اور روزمرہ کے خرچ کی سب چیزین روپیہ سے
حاصل ہوتی ہین اور سب کھڑاگ روپیہ کا ہی عورتونکو بڑی خوشی کی بات ہی کہ اکثر
کمانے اور روپیہ پیدا کرنے کی محنت سے محفوظ رہتی ہین دیکھو مرد کیسی کیسی سخت
محنت کرتے ہین کوئی بھاری بوجھ سر پر اُٹھاتا ہی کوئی لکڑی ڈھوتا ہی سونار لوہار
ٹھٹھیرا - کسیرا - کندلہ گر - زرکوب - دلکیہ - تارکش - ملمع ساز - جڑیا - سلمہ ستارہ والا
بٹیہ - بدرسا ز - مینا ساز - قلعی گر - سادہ کار - صیقلگر - آئینہ ساز - زردوز - منہیار
نعلبند - نگینہ ساز - کامدانی والا - سان گر - نیاریا - ڈھلیہ - بڑھئی - خرادی
ناریل والا - کنگھی ساز - بنس پھوڑ - کاغذی - جولاہہ - رفوگر - رنگر - چھیپی
درزی - دستار بند - علاقہ بند - نیچہ بند - موچی - مُہرکن - سنگتراش - حکاک -

بڑے ہوجاتے ہین تو اونکو اسطرح مارنے لگتی ہی گویا وہ اُنکی ماں نہین ہی آدمی کے ہان
باپ کا بھی یہی حال ہی جبتک بچہ بہت چھوٹا ہی ماں دودھ پلاتی ہی اور اوسکو گود مین
اوٹھائے پھرتی ہی اپنی نیند حرام کرکے بچے کو تھپک تھپک کر سُلاتی ہی جب بچہ
اتنا سیانا ہوا کہ وہ کھچڑی کھانے لگا ماں دودھ بالکل چھُڑا دیتی ہی اور وہی دودھ
جسکو برسون پیارسے پلاتی رہی سختی اور بیرحمی سے نہین پینے دیتی کڑوی چیزین
لگالیتی ہی اور بچہ ضد کرتا ہی تو مارتی اور گھڑکتی ہی چند روز کے بعد بچونکا یہ حال
ہوجاتا ہی کہ گود مین لینا تک ناگوار ہوتا ہی کیا تمنے اپنے چھوٹے بھائی بہن کو باپ کی مار
کھاتے نہین دیکھا کہ ماں کی گود سے نہین اوترتے ہین ماں خفا ہوتی ہی کہ کیسا ناہموار
بچہ ہی ایکدم کو گود سے نہین اوترتا ان باتون سے یہ مت سمجھو کہ ماں کو محبت نہین ہی بلکہ
ہر حالت کے ساتھ ایک خاص طرحکی محبت ہوتی ہی اولاد کا حال کہان تک بیان کرین ماں
دودھ پیتے ہین کل کھانے لگے پھر پانون چلنا سیکھا جتنا بڑا بچہ ہوتا گیا اوسیقدر
محبت کا رنگ بدلتا گیا لڑکے اور لڑکیان پڑھنے اور لکھنے کیواسطے کیسی کیسی مارین
کھاتے ہین اگرچہ بیوقوفی سے بچے نہ سمجھین لیکن ماں باپ کے ہاتھون سے جو تکلیف بھی تمکو
پونہچے وہ ضرور تمھارے اپنے فائدے کیواسطے ہی تمکو دنیا مین ماں باپ سے الگ
رکھکر بہت دنون جینا پڑیگا کیسکے ماں باپ تمام عمر زندہ نہین رہتے خوش نصیب ہین وہ
لڑکے اور لڑکیان جنھون نے ماں باپ کے جیتے جی ایسا ہنر اور ایسا ادب سیکھا جس سے
اونکی تمام زندگی خوشی اور آرام مین گذری اور نہایت بدقسمت ہی وہ اولاد جنھون نے

کوئی ماں سلائی کاسیتی ہی کوئی گوٹا بنتی ہی کوئی ٹوپیان کاڑھتی ہی یہانتک کہ کوئی
مصیبت ماری ماں چرخہ کاتکر چکی پسکر یا ماما گری کرکے اپنے بچونکو پالتی ہی۔ اولاد
کی محبت جو ماں باپ کو ہوتی ہی ہرگز بناوٹ اور ظاہرداری کی نہین ہوتی بلکہ سچی اور
دلی محبت ہی اور خدا یتعالی نے جو بڑا دانا ہی اولاد کی یہ ماتا ماں باپ کو سکھلا دی
ہی کہ اولاد پرورش پائے ابتدای عمر مین بچے نہایت بے بس ہوتے ہین نہ بولتے نہ
سمجھتے نہ چلتے نہ پھرتے اگر ماں باپ محبت سے اولاد کو نہ پالتے تو بچے بھوکون مرجاتے
کہان سے اونکو روٹی ملتی کہان سے یہ کپڑا لاتے اور کیونکر بڑی ہوتے آدمی پر کیا موقوف
ہی جانور مین بھی اولاد کی ماتا بہت سخت ہی مرغی بچونکو کسطرح پالتی ہی دن بھر انکو
پرون مین چھپائے بیٹھی رہتی ہی اور ایک دانہ اناج کا بھی اُسکو ملتا ہی تو آپ نہین کھاتی بچونکو
بلاکر چونچ سے اُنکے آگے رکھ دیتی ہی اور اگر چیل یا بلّی اُسکے بچونکو مارنا چاہی تو اپنی
جان کا خیال نکرکے لڑنے اور مرنے کو موجود ہوجاتی ہی غرض یہ خاص محبت
ماں باپکو صرف اسی لئے خدا نے دی ہی کہ چھوٹے سے ننھے ننھے بچون کو جو ضرورت ہو اُنکی
نہ ہے بھوک کے وقت کھانا اور پیاس کے وقت پانی سردی سے بچنے کو گرم کپڑا اور ہر طرح
کی آرام کی چیز وقت مناسب ملجاوے دیکھنے سے یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ یہ خاص محبت
اوسی وقت تک رہتی ہی جبتک بچونکو ضرورت اور احتیاج ہوتی ہی جب مرغی کے بچے بڑے ہوجاتے
ہین وہ اونکو پرون مین چھپانا چھوڑدیتی ہی اور جب بچے چل پھر کر اپنا پیٹ آپ
بھر لینے کے قابل ہوجاتے ہین مرغی کچھ بھی اونکی مدد نہین کرتی بلکہ جب بہت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

جو آدمی دنیا کے حالات پر کبھی غور نہین کرتا اوس سے زیادہ کوئی بیوقوف نہین ہی اور غور کرنیکے واسطے دنیا مین ہزارون طرح کی باتین ہین لیکن سب سے عمدہ اور ضروری آدمی کا حال ہی غور کرنا چاہیے کہ جس روز سے آدمی پیدا ہوتا ہی زندگی مین مرنے تک اوسکو کیا کیا باتین پیش آتی ہین اور کیونکر اوسکی حالت بدلا کرتی ہی۔ انسان کی زندگی مین سب سے اچھا وقت لڑکپن کا ہی۔ اس عمر مین آدمی کو کسی طرح کی فکر نہین ہوتی ماں باپ نہایت شفقت اور محبت سے اوسکو پالتے ہین اور جہانتک بس چلتا ہی اوسکو آرام دیتے ہین۔ اولاد کے اچھا کھانے اچھا پہننے سے ماں باپکو خوشی ہوتی ہی بلکہ ماں باپ اولاد کے آرام کیواسطے اپنے اوپر تکلیف اور رنج گوارا کر لیتے ہین۔ مرد جو باپ ہوتے ہین کوئی محنت اور مزدوری سے کماتے ہین کوئی پیشہ کرتے ہین کوئی سوداگری کوئی نوکری غرض جسطرح بن پڑتا ہی اولاد کی آسایش کیواسطے روپیہ پیدا کرتے ہین عورتین جو ماں ہوتی ہین اگر باپکی کمائی گھر کے خرچ کو کافی نہین ہوتی بعض اوقات خود بھی روپیہ پیدا کرنے کیواسطے محنت کیا کرتی ہین

ایک گھڑی جسپر الفاظ مناسب کندہ ہونگے عطا فرمائینگے اور امید رکھتے ہین کہ
یہ صلہ محمد نذیر احمد کو کسی مقام پر جو مشارالیہ کے لیے سہولت کی جگہہ ہو یعنی شاید
بمقام اٹاوا جبکہ نواب مجتشم الیہم کا لشکر اوس مقام سے ہوکر گذرے مرحمت
عنایت فرمائین۔ حکم دیا جاوے کہ سرکار کیواسطے دو ہزار نقلین پتھر کے چھاپے
کی نہایت پسندیدہ طرز کی جلد مطبوع ہون اور محمد نذیر احمد کو اجازت ہو
کہ اس کتاب کا حق تصنیف حاصل کرنے اور اپنی طرف سے اسکو چھپوانیکے
لیے بھی تدابیر مناسب عمل مین لائے۔ یقین ہو کہ یہ کتاب بہت شہرت پکڑیگی
گو اسکی عبارت سادہ و سلیس دیسی زبانون کے پڑھنے والون کی نظر مین اولاً
بے زینت اور نئی معلوم ہو۔ جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کی دانست مین
مناسب ہو کہ اس کتاب کے لیے صاحبان بورڈ ممتحن کی خدمت مین سفارش
کیجاوے کہ امتحان مین داخل کرنیکے لایق ہو اس ملک کے عام مروجہ حکایات
بے لطف کے مقابل مین کہ وہ اکثر قابل اعتراض بھی ہین اس کتاب کے نہایت
عمدہ مضامین سے پڑھنے والونکو نہ صرف یہ فائدہ حاصل ہوگا کہ سلیس اور فصیح
زبان روزمرہ سے واقفیت حاصل ہو بلکہ امور خانہ داری مین بھی بہت
واقفیت پیدا ہوگی اور ممکن نہین کہ جن لوگونکو بوجہ اپنے مناصب کے لوگون
سے کام پڑتا ہو اونکے لیے مفید معاملات مین بکار آمد نہو فقط

انتخاب چٹھی گورنمنٹ نمبری ۱۲۳۶۔ الف مورخہ ۲۰ اگست ۱۸۶۹ء مقام نینی تال

اور جبکہ ذہانت اور نیکذاتی پر اثر تعلیم مستزاد ہو تو وہ اختیار نہایت عمدہ
نتیجون کا موجب ہوسکتا ہی اور یہ ہرگز خیال مین نہین آتا کہ ہندوستانیون
مین سے کوئی مرد شریف اس کتاب کا مطالعہ کرے اور مستورات کی تعلیم
سے جو فوائد بیشمار ہوتے ہین وہ اوسکے دلپر نقش کالحجر نہو جائین ٭
علاوہ برین اس کتاب مین ایک عجیب وصف یہ ہی کہ ہندوستان کی مستورات
کے پڑھنے کیواسطے بہت مناسب ہی ممکن نہین کہ انکو مرغوب خاطر نہو اور
انکی عقل و دانش کی اصلاح نکرے اور کسی شریف ہندوستانی کو اپنے
خاندان مین اس کتاب کے پڑھانے مین تامل نہین کرنا چاہیے بلکہ
یقین رکھنا چاہیے کہ اسمین اونکا دل بھی لگیگا اور فائدہ علمی بھی حاصل ہوگا۔
تمام کتاب مین کوئی مضمون ایسا نہین جو پاکیزہ اور پُر از تہذیب نہو
یا جس سے کسی ایسے قاعدہ یا اصول کی تعلیم نہوتی ہو جو خاص کر اہل اسلام کے
نزدیک عیب سے بری اور نیکی سے مملو ہی۔ محمد نذیر احمد کی بڑی تعریف اس
بات کی ہی کہ اونہے راستی کی جانب ایک نئی راہ نکالی ہی اور سادہ و سلیس عبارت
مین تصنیف مفید اور دلچسپ کا نمونہ دوسرون کیواسطے پیدا کر دیا ہی۔ جناب
نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو یقین ہی کہ بہت لوگ جلد اس طرز کی تقلید کرینگے
جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر کو ایک نوع خاص کی خوشنودی محمد نذیر احمد کو پورے
ایکہزار روپیہ کے انعام کے عطا کرنے مین ہی بلکہ ازراہ قدردانی خود اپنی جیب خاص سے

جس وقت کہ یہ کتاب مشہور ہوگی سیکڑون آدمی اسکو شوق سے پڑھینگے
اور ممکن نہین کہ تعلیم نسوان کے لیے فائدہ مند نہو فقط

(انتخاب یادداشت)

تقریظ

جناب مستطاب معلی القاب نواب سر ولیم میور صاحب بہادر
کے سی ایس آئی لفٹنٹ گورنر ممالک شمال و مغرب

جناب نواب لفٹنٹ گورنر بہادر نے کتاب مرآۃ العروس کو ملاحظہ فرمایا اور
بہت خوش ہوئے۔ یہ کتاب اس رتبہ کی ہی کہ نواب ممدوح کے نزدیک
اُردو مین کوئی اور کتاب اسکی ثانی نہین ہی اور جو تعریف صاحب ڈائرکٹر بہادر نے
لکھی ہی واقع مین یہ کتاب اوسکے لائق ہی۔ حالات بعینہ مثل سرگذشت
واقعی کے ہین اور زبان سلیس اور بلا تصنع ہی اور ہندوستانیونکی خانہ داری
کے معاملات رہت رہت مطابق حقیقت بیان کیے گئے ہین اور جن
اشخاص کا مذکور اوسمین ہی اونمین سے ہر ایک کی طینت کا حال اُس سے
جدا جدا ظاہر ہوتا ہی اور جابجا بلا تصنع دل پر مؤثر ہونا اور گداز طبیعت پیدا کرنا
بھی اوس سے پایا جاتا ہی اور ہر ایک واقعہ سے تہذیب اخلاق باہمی معاشرت
کی ایک نصیحت نکلتی ہی اور یہ بات بھی اوس سے بخوبی روشن ہوتی ہی کہ
ہندوستان مین مستورات کو معاملات خانہ داری مین بہت سا دخل ہی

یہ کل قصہ شرفا کی زبان روزمرہ مین بیان کیا گیا ہی کہ وہی اس ملک کی اصل اُردو ہی نہ وہ جسمین نمایش کے لیے بڑے بڑے الفاظ اور مضامین رنگین بھر دیے جائین - حالات ایسے ایسے واقعی لکھے ہین جو ہر ایک عورت کو سُسرال مین پیش آیا کرتے ہین اور زنان خانہ کے وہ طور اور طریق بیان کیے ہین کہ جو اہل یوروپ اسکو پڑھیگا اس مُلک کی عورتون کے روزمرہ حالات کی کسیقدر واقفیت اوّل اسی کتاب سے حاصل کریگا - عورتون کی زبان اور انکی رغبت اور نفرت اور بچّون کا لاڈ پیار اور امور خانہ داری مین عورتون کا اختیار اور اونکی جہالت محض اور حسد اور مکر اور فریب یہ سب اس کتاب سے خوب عیان ہوتے ہین اور بیان سے کوئی علامت مبالغہ کی نہین پائی جاتی - ظاہر ہی کہ مصنف نے اصل حقیقت بیان کی ہی اور قصہ کی نصیحت نفس قصہ سے نکلتی ہی مشار الیہ کی لیاقت علمی مشہور اور معروف ہی لیکن اوسنے اس کتاب مین اوسکے اظہار کا قصد نہین کیا اور جابجا جو خیالات اُوسنے لکھے ہین اُونسے صداقت اور طبیعت کی راستی پائی جاتی ہی - جن اشخاص کا مذکور اس قصہ مین ہی وہ پڑھنے والے کو ایسے نظر آتے ہین کہ گویا اونکی نقل ہو رہی ہی - جہانتک مین جانتا ہون کسی ہندوستانی مصنف نے اس سے پہلے بجاے لفاظی و مداحی کے بات چیت اور گفت و شنید سے اصل حقیقت کو ایسا ادا نہین کیا ؛

مشار الیہ ان تین ہندوستانی اشخاص مین سے ہی جنکو سر جارج انڈنسٹن صاحب لفٹننٹ گورنر سابق نے چند سال ہوئے کہ اُردو زبان مین مجموعۂ تعزیرات ہند کا ترجمہ کرنے کے لیئے منتخب کیا تھا چنانچہ اونسے اس خدمت کے جلد و مین خلعت حاصل کیا اور اوس وقت سے سررشتۂ مال مین عمدہ عہدہ پر مامور ہی - یہ کتاب نہایت دلچسپ اور اس ملک کے لوگون کے مناسب حال ہی ؛
اب تک اس قسم کی کتاب کوئی نہین ہوئی اور عبارت اور طرز بیان کی نظر سے زبان اُردو کا ایک بہت اچھا نمونہ ہی - کتاب مذکور اس باب مین مرزا نوشہ دہلوی متخلص بہ غالب کے حال کے چھپے ہوئے رقعات کے برابر ہی اور فی الواقع الف لیلہ اور بدر الدین خان دہلوی کی بوستان خیال کی اُردو کے ہم پلّہ ہی ؛
نذیر احمد کی یہ تصنیف روزمرہ کے پڑھنے کے لائق اور عام فہم ہی اور اسکا مطلب صاف اور عمل کرنیکے قابل ہی اسمین مضامین عاشقانہ اور نازک خیالات جنکو اس ملک کے مصنّف اپنی شہرت کا ذریعہ سمجھتے ہین نہین ہین اور مجھکو امید ہی کہ اور بہت لوگ بھی اس مصنّف کی تقلید کرینگے ؛
(انتخاب ڈاکٹ نمبری ۹۲۵ - مورخہ ۲۲ - جولائی ۱۸۶۹ء مقام نینی تال)
یہ کتاب ظاہرا عورتون کے فائدہ کیواسطے تالیف کی گئی ہی اور اسمین اہل اسلام کے ایک شریف خاندان کا ایک فرضی قصّہ بیان کیا گیا ہی ؛

ارادے ہوئے اسی اثنا مین بڑی لڑکی کا عقد کر دیا گیا اور بطور جوہر
بیش بہا یہ کتاب مین نے اُسکے جہیز مین دی اور اُسکی سُسرال مین بھی اس
کتاب کی شہرت خوب ہوئی جب مین نے دیکھ لیا کہ یہ کتاب عورتون کے لیے
نہایت مفید ہی اور خوب دل لگا کر پڑھتی اور سنتی ہین تب اسکو جناب صاحب
ڈائرکٹر مہادر مدارس ممالک شمالی و مغربی کے ذریعہ سے سرکار مین پیش کیا
سرکار کی قدردانی نے تو میری آبرو اور اس کتاب کی قیمت کو ایسا بڑھایا
کہ مین بیان نہین کر سکتا مین نے خاطر خواہ اپنی مراد اور محنت کی داد پائی ٭
جو کچھ وقت اس کتاب کی تصنیف مین صرف ہوا اوسکے علاوہ مدتون یہ کتاب
اس غرض سے پیش نظر رہی کہ بولی با محاورہ ہو اور خیالات پاکیزہ اور کسی بات
مین آورد اور بناوٹ کا دخل نہو چونکہ بالکل نئے طور کی کتاب ہی عجب نہین کہ
پھر بھی اسمین کسر رہگئی ہو ناظرین سے توقع ہی کہ معذور رکھین کیونکہ اس طرز
مین یہ پہلی ہی تصنیف ہی ٭ العبد نذیر احمد وفقہ اللہ التزود لغد

تقریظ

جناب معالی انتساب افضل العلما ایم کیمپسن صاحب بہادر
ڈائرکٹر آف پبلک انسٹرکشن ممالک شمال و مغرب

مجکو اس کتاب کے پونہنچنے سے بہت خوشی حاصل ہوئی اسلیے کہ یہ کتاب
سرکار کے ایک ملازم ذی لیاقت اور عالم با استعداد کی تصنیف سے ہی ٭

معنی قیامت نامہ رآہ نجات وغیرہ اس قسم کے چھوٹے چھوٹے اردو کے
رسالے گھر کی بڑی بوڑھیون سے پڑھے گھر مین رات دن پڑھنے لکھنے کا چرچا
تو رہتا ہی تھا مین دیکھتا تھا کہ ہم مردون کی دیکھا دیکھی لڑکیون کو بھی علم
کی طرف ایک خاص رغبت ہی لیکن اوسکے ساتھ ہی مجھکو یہ بھی معلوم ہوتا تھا
کہ نرے مذہبی خیالات بچّون کے مناسب حالت نہین اور جو مضامین انکے
پیش نظر رہتے ہین اُنسے اُنکے دلونکو اُسردگی اُنکی طبیعتونکو انقباض اور اُنکے
ذہنونکو کُندی ہوتی ہی تب مجھکو ایسی کتاب کی جستجو ہوئی جو اخلاق و نصایح
سے بھری ہوئی ہو اور اون معاملات مین جو عورتونکو اپنی زندگی مین پیش
آتے ہین اور عورتین اپنے توہّمات اور جہالت اور کجرائی کی وجہ سے ہمیشہ
اونمین مبتلاے مصیبت و رنج رہا کرتی ہین انکے خیالات کی اصلاح اور انکی عادات
کی تہذیب کرے اور کسی دلچسپ پیرایہ مین ہو جس سے انکا دل نہ اُکتاے
طبیعت نہ گھبرائے مگر تمام کتاب خانہ چھان مارا ایسی کتاب کا پتا نملا پر نملا تب
مین نے اس قصہ کا منصوبہ باندھا تین برس ہوئے مین جھانسی مین تھا کہ اکبری کا
حال قلم بند کیا لڑکیون کو تو اسکا وظیفہ ہو گیا اور ہر روز ختم کتاب کا تقاضا
شروع کیا یہانتک کہ ڈیڑھ برس کے بعد اصغری کا حال بھی لکھا گیا ہوتے
ہوتے اس کتاب کا چرچا محلہ مین ہوا اور چند عورتین اسکے سننے کو آئین
جسنے سُنا دیکھ گئی اونچے اونچے گھرونمین کتاب منگوائی گئی نقل لینے کے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

خداوند کریم کا شکر اپنی گویائی کی بساط بھر تو ادا ہو ہی نہین سکتا اور اسکی بندہ نوازیون اور ہزارون لاکھون نعمتون کی مکافات کا حوصلہ چھوٹا مونھ بڑی بات ٭

پیغمبر صاحب کی مدح اپنی اراوت ناقص کی قدر تو بن ہی نہین پڑتی اونکی شفقتون اور دلسوزیون کی تلافی کا دعوا اتنی سی جان گز بھر کی زبان حمد و نعت کے بعد واضح ہو کہ ہر چند اس ملک مین مستورات کو پڑھانے لکھانے کا رواج نہین مگر پھر بھی بڑے شہرون مین بعض شریف خاندانون کی اکثر عورتین قرآن مجید کا ترجمہ مذہبی مسائل اور نصائح کے اردو رسالے پڑھ پڑھا لیا کرتی ہین مین خدا کا شکر کرتا ہون کہ مین بھی دہلی کے ایک ایسے ہی خاندان کا آدمی ہون ٭

خاندان کے دستور موجب میری لڑکیون نے بھی قرآن شریف اور اوس کے

Merlakaroas

INDIAN INSTITUTE

فَالصّٰلِحٰتُ
قٰنِتٰتٌ حٰفِظٰتٌ لِّلْغَيْبِ

جو نیک بیبیان ہین وہ بات مانتی ہین
اور مردون کے پیٹھہ پیچھے ہر طرحکی خبر رکھتی ہین

مرآۃ العروس

از تصنیفات مولوی نذیر احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر

جنکے لیے

ایکہزار روپیہ بطور انعام بموجب اشتہار گورنمنٹ ممالک
مغربی وشمالی مورخہ ۲۰ اگست سنہ ۱۸۶۹ع نمبری ۱۲۳۶ الف مبلغ ہوا

باجازت مصنف

مطبع منشی نولکشور واقع کانپور مین چھپی
سنہ ۱۸۸۱ع



Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

